یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

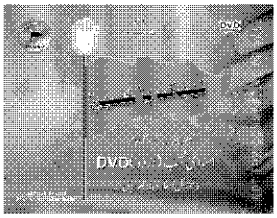

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by Ziaraat.com

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی

DVD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Presented by Ziaraat.com

الألوان في القرآن

وتسمية العلوية والعلويات القرآنية

مؤلف

السيد هاشم معروف

نشر

المركز العالمي للدراسات الإسلامية

Presented by Ziaraat.com

اللوامع النورانیہ

فی اسماء علیؑ واہلبیتؑ القرآنیہ

مؤلف

السید ہاشم بحرانیؒ

ناشر

سلام اللہ علیہا

اُم البنین پبلی کیشنز

Presented by Ziaraat.com

پہلا ایڈیشن

مئی 2017ء

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : اللوامع النورانیہ فی اسماء علی واہلبیتہ القرآنیہ
مؤلف : السید ہاشم بحرانی
ناشر : اُم البنین پبلی کیشنز
تعداد اشاعت : ۵۰۰
ہدیہ :

اسٹاکسٹ

ترابی پبلی کیشنز / رحمت اللہ بک ایجنسی
فون:03412135807

Presented by Ziaraat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

ہم اس کتاب کا انتساب کرتے ہیں عبدِ ھو، لسان اللہ، حجاب اللہ، احمد مجتبیٰؐ، محمد مصطفیٰؐ کے نام جن کی لسانِ صادق سے تمام آیات کی تاویل صادر ہوئی اور آپ ہی سب سے بڑے مبلغ ولایتِ امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالبؑ ہیں۔

جاروب کش درِ زہرا سلام اللہ علیہا
نہج المعارفت مشن

Presented by Ziaraat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ مؤلف

حمد ہے اس اللہ کی جس نے آدمؑ کو علم عطا کیا اسماءِ خاص کا، سبحان ہے وہ اللہ جس نے شرف بخشا اپنی کتاب (قرآن) کو اہلبیتؑ کے ذکر سے وہ فرماتا ہے اپنی کتاب میں "اللہ کو اس کے اسماء الحسنٰی سے پکارو، پس کل تعظیم و تکریم اور درود و سلام ہے محمدؐ اور ان کی آلؑ پر جن کو خیر بنایا اور مصطفیٰؐ بنایا۔

امابعد: یہ فقیر اللہ کا عبد ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل الحسینی البحرانی جب فارغ ہوا کتاب البرھان فی تفسیر القرآن کو تالیف کرنے کے بعد تو یعنی ہاشم بحرانی نے فضائل اہلبیتؑ پر مشتمل شیخ فاضل بن علی شہر آشوب فی کتاب اور صاحب بحار الانوار کے قول ان کی کتب میں پڑھے کہ "بیشک امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ کے ۳۰۰ اسماء اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیے ہیں۔

شیخ رجب البرسی اپنی کتاب میں صحیح اسناد کے ساتھ لکھتے ہیں ان آیات قرآنیہ اور ان کی تفاسیر کو جس میں امیر المومنین علیؑ کے اسماء کا بیان ہے۔ وہ صحیح اسناد کے ساتھ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے آیت: **و انہ فی اُم الکتابِ لدینا لعلی**

Presented by Ziaraat.com

حکیم. آیت. وجعلنا لهم لسان فدق علیا. آیت. انما انت منه و لکل قومٍ هَاد.

منذر سے مراد رسولؐ اور ہادی سے مراد علیؑ ہیں۔

آیت:۔افمن کان علی بینة من ربه و یتلوه شاهد منه.

بینة سے مراد رسول اللہؐ اور شاہد سے مراد یہاں علیؑ ہیں۔

آیت: اَن تقولَ نفس یا حسرتی علی ما فرطت فی جهبِ الله و ان کنت لمن الساخزین.

اس آیت میں جنب اللہ علیؑ ہیں۔

آیت:و کل شئی احصیناه فی امامٍ مبین.

یعنی امام مبین سے مراد یہاں علیؑ ہیں۔

آیت:یتسألن یومئذ عن النعیم.

نعمت سے مراد جس کے بارے میں سوال ہوگا علیؑ ہیں۔

اسی طرح امیر المومنینؑ کے ساتھ باقی آئمہؑ کے اسماء بھی قرآن میں ذکر ہے۔

امام محمد باقرؑ اللہ کے اس قول وَلذکر اللہ اکبر۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہم ہی ذکر اللہ ہیں اور ہم ہی اکبر ہیں۔

یہ کتاب (الوامع النورانیہ) جس میں ان آیات کو لکھا گیا ہے، جن میں اسماء آئیں ہیں جیسا کہ امام حسنؑ نے فرمایا کہ بیشک میرے بابا امیر المومنین علیؑ کو اللہ نے قرآن میں دس آیات میں مومن کہہ کر مخاطب کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.com

پس یہ کتاب جس میں سماء آئمہؑ قرآن کی آیات اور ان کی تفسیر کے ساتھ درج کر دیئے گئے ہیں جس کا نام اللوامع النورانیہ فی اسماء علیؑ و اھل بیت القرآنیہ ہے۔

ہاشم بحرانیؒ

Presented by Ziaraat.com

مؤلف کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد الله رب العالمين والصلاة والسلام علىٰ سيدنا محمد المصطفىٰ خاتم الانبياء و المرسلين واله البررة الكرام الطيبين الطاهرين ولعنة الله على اعدائهم اعداء الدين الى يوم الدين.

قارئین کرام! زیرِ نظر کتاب امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ اور ان کی آل علیہم السلام کے قرآنی اسماء پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں السید ہاشم بحرانی نے امیر المومنینؑ اور ان کے خاندان علیہم السلام کے گیارہ سو سے زائد اسماء کو تحریر کیا ہے۔ زیر نظر کتاب میں ۱۵۵۰ اسماء کا ترجمہ کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ باقی اسماء جلد ہی قارئین کی خدمت میں پیش کیے جائیں گے۔

آپ کا پورا نام سید ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل بن عبدالجواد بن علی بن سلیمان بن سید ناصر الحسینی البحرانی التوبلی الکتکانی ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب علم الہدیٰ سید مرتضیٰ رضوان اللہ علیہ تک پہنچتا ہے اور سید موصوف کا تعلق امام موسیٰ کاظمؑ کی نسل سے ہے۔

آپ کس سن ولادت معلوم نہیں ہے۔ آپ کی وفات ۱۱۰۷ھ یا ۱۱۰۹ھ کو نعیم نامی قریہ میں واقع ہوئی اور وہاں سے آپ کا جنازہ ''توبلی'' لایا گیا جہاں آپ دفن ہوئے اور وہاں آپ کا عالی مرتبت مزار ہے۔

Presented by Ziaraat.com

آپ کے مشائخ واساتذہ:۔

آپ نے اپنے دور کے جلیل القدر علماء سے کسبِ فیض کیا اور جی بھر کے ان کے خرمنِ علم سے خوشہ چینی کی۔ آپ کے معروف مشائخ حسب ذیل ہیں۔

(۱) سید عبدالعظیم بن سید عباس استرآبادی۔ آپ شیخ بہائی کے اجلہ تلامذہ میں سے تھے اور شیخ بہائی نے انہیں اجازہ حدیث عطا کیا تھا اور سید موصوف نے سید ہاشم بحرانی کو مشہد مقدس میں اجازہ حدیث عطا کیا تھا۔

(۲) سید عبدالعظیم کے علاوہ آپ کے مشہور اساتذہ میں شیخ فخر الدین الطریحی بن محمد علی بن احمد النجفی کا نام نامی بہت نمایاں ہے۔ آپ علم اصولِ فقہ اور لغت و حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔

سید بحرانی نے مدینۃ المعاجز میں لکھا ہے:۔

''میں نے ان سے نجف اشرف میں کسبِ فیض کیا تھا اور انھوں نے مجھے روایت حدیث کا اجازت نامہ مرحمت فرمایا تھا۔''

آپ کے تلامذہ:۔

آپ کے تلامذہ میں نامور محققین شامل ہیں جن میں کچھ مشہور ترین شخصیات حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) شیخ ابوالحسن شمس الدین سلیمان الماخوزی۔ آپ کو محقق بحرانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(۲) شیخ علی بن عبداللہ بن راشد القابی البحرانی: آپ نے اپنے استاد کی 'حلیۃ الابرار'' اور ''حلیۃ النظر'' کو نقل کیا تھا۔ ان کے نقل کردہ دونوں نسخے اس وقت امام علی الرضاؑ کی لائبریری میں موجود ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

(۳) الشیخ محمد بن حسن بن علی جنہیں ''حر عاملی'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ عظیم القدر فقیہہ اور جلیل القدر محدث تھے اور آپ نے ہی وسائل الشیعہ تالیف کی تھی۔

شیخ حر عاملی نے اپنی کتاب ''امل الامل'' میں لکھا ہے کہ میں نے سید بحرانی کی زیارت کی اور ان سے احادیث نقل کیں۔ (امل الامل، ج ۲، ص ۳۴۱)

(۴) سید محمد عطار بن سید علی بغدادی: آپ مشہور ادیب اور شاعر تھے۔ ان کے متعلق شیخ محمد حرز الدین نے ''معارف الرجال'' میں لکھا۔

سید محمد عطا نے اپنے دور کے علماء سے احادیث پڑھی تھیں جن میں سید ہاشم بحرانی بھی تھے۔ (معارف الرجال، ج ۲، ص ۳۳۰)

(۵) شیخ محمود بن عبدالسلام المعنی البحرانی: اللہ تعالیٰ نے انہیں طویل عمر دی تھی۔ ان کے متعلق بلاذری نے ''انوار البدرین'' میں لکھا کہ انھوں نے سید ہاشم بحرانی اور شیخ حر عاملی جیسے مشائخ عظام سے اجازہ حاصل کیا تھا۔

(الکواکب المنتشرہ، ص ۲۳۳۔ انوار البدرین، ص ۱۴۸)

(۶) الشیخ ہیکل الجزائری بن عبد علی الاسدی: انہیں سید بحرانی نے ''الاستبصار'' کے ایک نسخہ پر اجازہ حدیث لکھ کر دیا تھا اور انھوں نے اپنے استاد کو ''الشیخ الفاضل، العالم، الکامل، الحبی الوفی'' کے القاب سے یاد کیا۔ (تراجم الرجال، ص ۲۴۲)

سید ہاشم بحرانی رضوان اللہ علیہ نے اپنی دینی تعلیم نجف اشرف میں حاصل کی تھی۔ علمائے رجال نے آپ کو حسب ذیل الفاظ سے خراج تحسین پیش کیا۔ ''الامامی، الفاضل، العالم، الماہر، المدقق، الفقیہ، العارف بالتفسیر والعربیۃ والرجال، المحدث، الجامع، المتتبع الاخبار مالم یسبق الیہ سابق سوی شیخنا المجلسیؒ، الصالح، الورع،

Presented by Ziaraat.com

العابد، الزاہد، الثقہ۔"

آپ کی عدالت وتقویٰ اور استقامت کے متعلق محدث قمی کا صرف یہ نذرانہ عقیدت ہی کافی ہے۔

"سید ہاشم بحرانی تقدس وتقویٰ کے اسی مقام پر فائز تھے جس کے متعلق صاحب "الجواہر" نے بحث عدالت میں یہ الفاظ لکھے کہ اگر عدالت کا مفہوم ایک خصوصی ملکہ ہوتا جس میں حسن ظاہر شامل نہ ہوتا تو پھر مقدس اردبیلی اور سید ہاشم بحرانی کے علاوہ کسی دوسرے کو عادل کہنا تک بھی درست نہ ہوتا۔"

(سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۷۱۷)

آپ شیخ محمد بن ماجد بن مسعود بحرانی کے بعد منصب قضاوت پر فائز ہوئے۔ آپ نے اپنی زمانہ قضاوت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو خوب فروغ دیا۔ آپ حق وصداقت کے لیے کسی ملامت کنندہ کی ملامت سے کبھی نہیں ڈرتے تھے۔ آپ نے اپنے فتاویٰ پر مبنی کوئی کتاب تالیف نہیں کی تھی اور اس سلسلہ میں آپ سید ابن طاؤس کی طرح بڑے محتاط تھے۔ اور آپ نے جتنی بھی کتابیں تالیف کیں ان میں صرف معصومین سے مروی روایات کو ہی نقل کیا۔ اس میں اپنی ذاتی رائے کو کبھی بیان نہیں کیا۔

آپ کی تالیفات:۔

آپ نے بہت سی کتابیں تالیف فرمایں جو کہ آپ کی وسعت علمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ریاض العلماء کے مولف کے مطابق آپ نے چھوٹی بڑی پچھتر کتابیں تالیف کی تھیں جن میں سے کچھ کتابیں یہ ہیں۔

(۱) اثبات الوصیۃ

Presented by Ziaraat.com

(۲) احتجاج المخالفین علی امامۃ امیر المومنینؑ

اس کتاب میں آپ نے امامت علیؑ پر مخالفین کے ۷۵ سوالات نقل کیے اور پھر ان کے مسکت جواب دیئے۔

(۳) الانصاف فی النص علی الآئمۃ الاشراف من آل عبد مناف۔

اس کتاب کو عرفِ عام میں کتاب النصوص بھی کہا جاتا ہے اور اس میں آپ نے آئمہ طاہرینؑ کی امامت کے اثبات میں تین سو آٹھ احادیث نقل کی ہیں۔ یہ کتاب سید مرعشی مرحوم کے کتاب خانہ میں موجود ہے۔

(۴) ایضاح المستر شدین فی بیان تراجم الراجعین الی ولایۃ امیر المومنین۔

اس کتاب میں آپ نے ایسے دو سو ترپن افراد کا تعارف کرایا جنھوں نے مکتب خلافت کے نظریات سے تائب ہو کر امیر المومنینؑ کی خلافت بلافصل کے عقیدہ کو اپنایا تھا۔

(۵) البرھان فی تفسیر القرآن:

یہ تفسیر کی مشہور کتاب ہے۔ اس میں آپ نے احادیث آئمہؑ سے تفسیر بیان کی ہے۔

(۶) البحجۃ المرضیہ فی اثبات الوصیہ:

ممکن ہے کہ یہ ان کے کتاب اثبات الوصیۃ کا دوسرا نام ہو۔

(۷) تبصرۃ الولی فیمن رأی المھدی عجل اللہ فرجہ الشریف:

اس میں آپ نے ان خوش نصیب افراد کا تذکرہ کیا جنھوں نے امام زمانہؑ کی زیارت کی تھی۔

(۸) التحفۃ السنیۃ فی اثبات الوصیۃ لعلی علیہ السلام۔

(۹) ترتیب التھذیب:

Presented by Ziaraat.com

اس کتاب میں مولف نے تہذیب الاحکام کی روایت کو مرتب کیا اور یہ کتاب ۱۳۹۲ھ کو تین مجلدات میں آفسٹ پیپر پر شائع ہوئی اور آیت اللہ مرعشی النجفی نے اس کا مقدمہ تحریر کیا اور انھوں نے مقدمہ میں لکھا:

مجھے اپنی زندگی کی قسم! مولف نے اس کتاب میں محنت کا حق ادا کر دیا اور انھوں نے اس موضوع سے متعلق تمام توقعات سے بڑھ کر حق تحقیق ادا کیا۔

(۱۰) در تعریف رجال من لایحضرہ الفقیہ:

اس کتاب میں شیخ صدوقؒ کی کتاب من لایحضرہ الفقیہ کے رجال پر بحث کی۔

(۱۱) تفضیل الائمۃ علی الانبیاء عدا نبیناؐ الذی ھو اشرف المخلوقات وافضلھم۔

(۱۲) تفضیل علی علی اولی العزم من الرسل:

اس کتاب کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے یہ کتاب اپنی مرض موت میں لکھائی تھی اور آپ بیماری کی وجہ سے حرکت کرنے سے قاصر تھے۔ آپ نے اسی موضوع کی احادیث بیان کیں اور کاتب نے انہیں نقل کیا۔ آپ نے یہ کتاب چودہ دنوں میں نقل کرائی تھی۔

(۱۳) تنبیہ الاریب فی ایضاح رجال التہذیب:

کتاب تہذیب الاحکام کے رواۃ کے متعلق یہ مبسوط کتاب ہے۔ اس کتاب پر شیخ حسن بن محمد دمستانی المتوفی ۱۱۸۱ھ نے تحقیق کی اور اسے باقی کتب فقہ کی ترتیب سے مدون کیا اور انھوں نے اس کا نام ''انتخاب الجید من تنبیہات السید'' رکھا۔ اس کا ایک نسخہ سید مرعشی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

(۱۴) من تنبیہات فی اتمام الفقہ من الطہارۃ الی الدیات:

یہ استدلالی فقہ پر مبسوط کتاب ہے اور یہ کتاب علامہ مجلسیؒ کے ورثاء کے پاس

Presented by Ziaraat.com

موجود ہے۔

(۱۵) التتمیۃ فی بیان نسب التمیمی۔

(۱۶) حقیقۃ الایمان المبعوث علی الجوارح:

آپ اس کتاب کی تالیف سے ۱۰۹۰ھ میں فارغ ہوئے۔

(۱۷) حلیۃ الابرار فی احوال محمد وآلہ الاطہار:

یہ ایک بڑی کتاب ہے جس میں رسولخداؐ کی حیاتِ مبارکہ کو تیرہ فصول میں بیان کیا گیا ہے اور حال ہی میں مؤسسۃ المعارف الاسلامیہ نے اس کو منظم کر کے شائع کیا ہے۔

(۱۸) حلیۃ النظر فی فضل الآئمۃ الاثنی عشر:

اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ مکتبہ رضویہ میں موجود ہے۔

(۱۹) الدر النفید فی خصائص الحسین الشہیدؑ۔

(۲۰) الدرۃ الثمینۃ۔

اس کتاب کو "یتیمہ" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب ایک ایک امام کے ساتھ مخصوص ہے اور اس میں ہر امام کے فضائل کی بارہ بارہ احادیث ہیں۔

(۲۱) روضۃ العارفین ونزھۃ الراغبین:۔

اس کتاب کا ایک خطی نسخہ شیخ علی کاشف الغطاء اور ایک نسخہ صدر لائبریری میں بھی موجود ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے ۱۵۸ اصحاب علیؑ کے احوال لکھے تھے اور ان کی ابتدا ابان بن تغلب اور انتہا حضرت قنبر پر کی۔

(۲۲) روضۃ الواعظین فی احادیث الآئمۃ الطاہرین:

Presented by Ziaraat.com

اس کا ایک نسخہ سید ہبۃ الدین شہرستانی اور ایک دوسرا نسخہ تہران کی سپہ سالار لائبریری میں رکھا ہوا ہے۔

(۲۳) سلاسل الحدید وتقیید اھل التقلید :۔

یہ کتاب ابن ابی الحدید کی شرح نہج البلاغہ کا جامع خلاصہ ہے۔

(۲۴) سیر الصحابہ:

یہ کتاب ۱۰۷۰ھ میں تالیف ہوئی تھی۔

(۲۵) شرح ترتیب التہذیب۔

(۲۶) درشفاء الغلیل من تاویل العلیل:

آپ اس کتاب کی تالیف سے ۱۱۰۰ھ میں فارغ ہوئے۔

(۲۷) عمدۃ النظر فی بیان عصمۃ الائمۃ الاثنی عشر بہ راھین الکتاب والعقل والاثر:

اس کتاب میں آئمہ اہلبیتؑ کی عصمت کا اثبات کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ الحاج مولی علی محمد نجف آبادی کی وقف کردہ لائبریری نجف میں موجود ہے۔

(۲۸) غایۃ المرام وحجۃ الخصام:

اس کتاب میں حضرت علیؑ کی خلافت وامامت کا اثبات کیا گیا ہے۔ شیخ محمد تقی دوزفولی نے اس کا فارسی میں ترجمہ کیا تھا جو کہ ۱۲۷۷ھ کو شائع ہوا۔ اس کتاب پر میرزا انجم الدین جعفر تہرانی نے بھی حاشیہ تحریر کیا جس میں انھوں نے ایسی احادیث نقل کیں جو کہ مولف سے چھوٹ گئی تھیں۔ آقا نجفی اصفہانی المتوفی ۱۳۲۲ھ نے غایۃ المرام کی تلخیص لکھی تھی۔

(۲۹) فضل الشیعۃ:

Presented by Ziaraat.com

اس کتاب میں مولف نے شیعانِ علیؑ کی فضیلت کی ایک سو اٹھارہ احادیث نقل کی ہیں۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ مکتبہ رضویہ میں موجود ہے۔

(۳۰) کشف المھم فی طریق غدیر خم۔

(۳۱) اللباب المستخرج من کتاب الشہاب:

اس کتاب میں مولف نے قاضی قضاعی سلامہ بن جعفر الشافعی المتوفی ۴۵۴ھ کی کتاب ''شہاب الاخبار'' سے امیر المومنین اور آئمہ طاہرینؑ کی شان میں وارد احادیث کا استخراج کیا۔

(۳۲) اللوامع النورانیۃ فی اسماء فی علی واھل بیتہ القرآنیۃ:

اس کتاب میں مولف نے آیات مجیدہ کی تفسیر بیان کی جو آئمہ معصومین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئیں۔ اس کتاب میں آپ نے ایک ہزار ایک سو چون (۱۱۵۴) آیات نقل کیں اور آئمہ اہلبیتؑ سے مروی روایات بیان کیں۔

(۳۳) الحجۃ فی مانزل فی القائم الحجۃ:

اس کتاب میں مولف نے ایک سو بیس آیات نقل کیں اور آئمہ اہلبیتؑ کی احادیث سے ثابت کیا کہ مذکورہ آیات کا تعلق قائم آل محمدؐ سے ہے۔

(۳۴) مدینۃ المعاجز الائمۃ الاثنی عشر ودلائل الحجج علی البشر:

یہ کتاب آٹھ مجلدات پر مشتمل ہے اور زیر نظر کتاب اسی کا خلاصہ ہے۔

(۳۵) مصابیح الانوار:۔

اس کتاب میں مولف نے حضرت رسولخداؐ کے معجزات نقل کیے ہیں۔

(۳۶) معالم الزلفیٰ فی معارف النشاۃ الاولیٰ والاخریٰ۔

ریاض الجنان کے مولف لکھتے ہیں کہ یہ ایک عمدہ کتاب ہے اور بہت سے فوائد

Presented by Ziaraat.com

پر مشتمل ہے مگر اس میں مولف نے بہت سی گمنام کتابوں کے حوالے دیے ہیں جو کہ بحارالانوار میں مذکور نہیں ہیں۔ یہ کتاب کئی بار طبع ہو چکی ہے۔

(۳۷) معجزات النبیؐ۔

(۳۸) مناقب امیرالمومنینؑ:۔

علامہ تہرانی اپنی کتاب ''الذریعہ'' میں لکھتے ہیں کہ شیخ احمد بن سلیمان البحرانی نے اپنی کتاب ''عقد اللئال فی مناقب النبی والآل'' میں اس کتاب سے کافی اقتباسات نقل کیے ہیں۔ مذکورہ کتاب ۱۳۷۲ھ میں کاظمین سے شائع ہوئی ہے۔

(۳۹) مناقب الشیخہ۔

(۴۰) مولد القائمؑ

(۴۱) المیثمیۃ:۔

سید محسن امین نے اپنی کتاب الاعیان میں اسے سید بحرانی کی ایک کتاب کے طور پر متعارف کرایا ہے۔

(۴۲) الجنۃ والنار۔

(۴۳) نسب عمر۔

(۴۴) نہایۃ الاکمال فیما یتم بہ تکمیل الاعمال:۔

اس کتاب میں مولف نے اصول دین پر جامع بحث کی ہے۔

(۴۵) نورالانوار:۔

یہ کتاب قرآن کریم کی روائی تفسیر پر مشتمل ہے، اور یہ ''کنز الدقائق'' اور ''نور الثقلین'' کی نظیر ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ جس میں سورہ الحاقہ سے سورہ فلق کی تفسیر ہے، سید محمد علی روضاتی کی لائبریری میں موجود ہے۔

Presented by Ziaraat.com

(۴۶) وفاۃ الزہرا علیہا السلام۔

(۴۷) وفاۃ النبیؐ

(۴۸) الھادی وضیاء النادی:۔

یہ کتاب قرآن کریم کی تفسیر کے لیے مولف نے احادیث اہل بیتؑ کو نقل کیا ہے۔اس کتاب کے متعدد نسخے بہت سے کتب خانوں میں موجود ہیں۔

(۴۹) الھدایۃ القرآنیۃ فی التفسیر:۔

مولف نے یہ کتاب البرھان، نورالانوار، اللباب اور اللوامع کے بعد تالیف کی تھی کیونکہ اس میں ان کی مذکورہ کتاب کے حوالے موجود ہیں۔اس کا ایک نسخہ مکتبہ رضویہ میں موجود ہے۔

(۵۰) التتیمۃ فی احوال الائمۃ الاثنی عشر علیہم السلام:۔

واضح رہے کہ یہ کتاب مذکورہ الصدر "الدرۃ التتیمۃ" کے علاوہ ہے۔

(۵۱) ینابیع المعاجز واصول الدلائل:۔

یہ کتاب مدینۃ المعاجز کی تلخیص ہے۔(مولف کی تالیفات کی تفصیل کے لیے ہم نے آقائے بزرگ تہرانی کی کتاب الذریعہ کے علاوہ اس موضوع کی دیگر کتب ریاض العلماء اور اعیان الشیعہ سے استفادہ کیا ہے) اور کتاب ہٰذا بھی سید ہاشم بحرانی کی کتاب مدینۃ المعاجز کی تلخیص پر مشتمل ہے اور اس میں اس تلخیص میں کتنا کامیاب رہا اس کا اندازہ تو قارئین کرام کی آراء سے ہی ہو سکے گا۔

میں اپنے محترم قارئین کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ کتاب ہٰذا کا انتخاب اور تلخیص حجۃ الاسلام والمسلمین ناشر علوم محمدؐ وآلِ محمدؐ علامہ

Presented by Ziaraat.com

ریاض حسین جعفری مدیر ادارہ منہاج الصالحین کا مرہونِ منت ہے، کیونکہ انھوں نے ہی بندہ کو اس عظیم کام کی ترغیب دی اور وعدہ کیا کہ وہ اس عظیم کتاب کو دیدہ زیب انداز میں طبع کرائیں گے۔ لہٰذا مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اگر علامہ جعفری اس کی ترغیب نہ دیتے تو شاید میں یہ بارِ گراں اٹھانے پر آمادہ ہی نہ ہوتا۔

آخر میں قارئینِ کرام سے التماس ہے کہ وہ مترجم اور ناشر دونوں کی توفیقات کے اضافہ کے لیے دُعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے محبوب بندوں کے صدقے میں ہماری اس حقیر کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے مومنین کے ایمان اضافہ کا سامان قرار دے اور ذوات قدسیہ طاہرہ و مطہرہ سے درخواست ہے کہ وہ ہماری اس عاجزانہ جدوجہد کو اپنے دربار میں قبول فرمائیں اور اپنے گداؤں کو اپنی شفاعت سے سرفراز فرمائیں۔ میں آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے حضور زبانِ حال سے برادرانِ یوسفؑ کا وہ قول دہرانا چاہتا ہوں:

یَا ایھا العزیز قدمسنا و اھلنا الضر و جئنا ببضاعة فرجة .... لنا الکیل و تصدیق عینا ان اللہ یجزی المتصدقین.

Presented by Ziaraat.com

فہرست

- سورہ الحمد 23
- سورہ البقرہ 25
- سورہ آلِ عمران 75
- سورہ النساء 123
- سورہ المائدہ 147
- سورہ انعام 155
- سورہ الاعراف 165
- سورہ التوبہ 191
- سورہ یونس 211

Presented by Ziaraat.com

o سورہ الھود	219
o سورہ یوسف	223
o سورہ الرعد	225
o سورہ الحجر	243
o سورہ النمل	251
o سورہ الاسراء	269
o سورہ الحج	277
o سورہ النور	309
o سورہ الفرقان	323
o سورہ الشعرا	331

Presented by Ziaraat.com

سورہ الحمد

(۱) اسم(1):۔

ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھو۔ (سورہ الفاتحہ، آیت۔6)

علی بن ابراہیم سے ان کے والد نے ان سے بیان کیا محمد بن ابی عمیر نے، انہوں نے النادر ابن سوید سے، انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ انہوں نے فرمایا: ''ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ'' یہ آیت منسوب ہے امامؑ کی راہ پر قائم رکھنے اور علمِ امام سے علم حاصل کرنے سے متعلق ہے۔

علی بن ابراہیم نے اسی سلسلہ سند سے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ''صراط المستقیم'' ''سیدھا راستہ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ آیت منسوب ہے امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے اور یہ آیت قندیل دلیل ہے امیرالمومنینؑ پر ''بیشک وہ ہمارے پاس ام الکتب میں ضرور عالی شان حکمت والا ہے'' یہ امیرالمومنینؑ ہیں جو ام الکتاب ہیں ''صراط مستقیم'' ہیں۔

محمد ابن مسعود نے خبر دی کہ انہوں نے داؤد ابن فرقد سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اس آیت کے متعلق (ہم کو سیدھی راہ پر قائم رکھ) فرمایا کہ اس سے مراد امیرالمومنینؑ حضرت علی ابی طالبؑ ہیں۔

ابن بابویہ نے کہا کہ ان کے والد ان سے کہا کہ انہوں نے محمد ابنِ احمد ابنِ علی ابنِ الصلت سے، انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبیداللہ الحبیبی سے، انہوں نے ابوعبداللہ سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ صراطِ مستقیم امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ احمد ابن الحسن القطان نے بیان کیا ہم سے اور ان سے

Presented by Ziaraat.com

بیان کیا عبدالرحمٰن ابن محمد الحسنی نے ان سے بیان کیا، ابوجعفر ابن عیسٰی ابن مریم ابومریم العجلی نے ،انہوں نے کہا کہ علی ابن ہاتم ابن المنقاری نے مفضل بن عمر سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ سے ''صراط مستقیم'' کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ ''یہ علم اللہ تبارک وتعالیٰ کا راستہ ہے یہ دو راستہ ہیں ایک اس دنیا میں اور ایک اس دنیا کے بعد رہا کہ وہ راست جو اس دنیا میں ہے وہ آئمہؑ ہیں کہ جن کی اطاعت وفرمانبرداری واجب ہے، جو جانتا ہے امامؑ کو اس دنیا میں اور ان سے ہدایت پاتا ہے وہ صراط سے گزر جائے گا جو کہ 'پل' ہے جہنم کے اور وہ جو امام کو جانتا نہیں ہوگا اس دنیا میں تو ایسے شخص کے قدم ڈگ مگائیں گے پل صراط پر چلتے میں اور وہ جہنم میں گر جائے گا۔

انہوں نے مزید کہا کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا اور ان سے کہا علی ابن ابراہیم ابن ہاشم نے اپنے والد کی سند سے اور انہوں نے محمد ابن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے اور انہوں نے ثابت الثمالی سے اور انہوں نے امام زین العابدینؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا:

''اللہ اور اُس کی حجت کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ کے پاس اس کی حجت کے سوا کوئی حجاب ہوتا ہے''''ہم باب اللہ''''اللہ کے دروازے ہیں''ہم ''صراط مستقیم'' ہیں،''ہم اللہ کے علم کے مخزن ہیں''''ہم اس کی وحی کے ترجمان ہیں''''ہم توحید کے ستون ہیں اور ہم ہی اس کے راز ہیں''۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ البقرہ

(۲) اسم(2):۔

''تم کتاب ایسی ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں''۔

(۳) اسم(3):۔

''الٓمّٓ ہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں، ان پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے''۔ (البقرہ،۲۔۳)

(۱) ابوالحسن علی ابن ابراہیم ابن ہاشم نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی یحییٰ ابن ابی عمران نے، ان سے یونس ابن سعدان نے، ان سے ابوبصیر نے اور ابوبصیر نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ''الکتاب'' سے مراد امیر المومنینؑ حضرت علی ابن ابی طالبؑ ہیں اور ''ان پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے'' سے مراد ہمارے شیعہ ہیں۔

(۲) العیاشی نے خبر دی ہے اپنے کچھ اصحاب سے اور انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ اللہ کا قول (الٓمّٓ ہ ذلک الکتاب لاریب فی) الٓمّٓ ہ ''یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم شک نہیں'' فرمایا: ''علی وہ کتاب ہیں جس میں کوئی شک نہیں'' مزید فرمایا کہ اللہ کا قول (ھدی للمتقین) ''ان پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے'' فرمایا وہ پرہیزگار ہمارے شیعہ ہیں۔ مزید فرمایا کہ اللہ کا قول (الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلاۃ ومما رزقناھم ینفقون)۔ ترجمہ: ''غیب پر ایمان لائیں اور صلاۃ قائم کریں اور جو رزق ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کریں)۔

(۳) شیخ رجب ابرسی لکھتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا ''میرے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، جنہیں سوائے حضرت

Presented by Ziaraat.com

محمد مصطفیؐ کے اور کوئی نہیں جانتا، میںؑ ہی ذوالقرنین ہوں جس کا تذکرہ پچھلے صحیفوں میں کیا جا چکا ہے، میںؑ ہی بنی سلیمان بن داؤد کی انگوٹھی کا مالک ہوں، میںؑ ہی نیک اعمال کا مالک ہوں، میںؑ ہی صراط کا مالک ہوں، میں ہی جنت وجہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں، میں ہی پہلا آدم ونوح ہوں، میں ہی جبار کی نشانی ہوں، میں ہی اسرار کی حقیقت ہوں، میںؑ درختوں کو اگانے والا ہوں، میں ہی پھلوں کو پختہ (پکانے) والا ہوں، میںؑ ہی دریاؤں کا بہانے والا ہوں، میںؑ علم کا خزانہ ہوں، میں حکمت کا پہاڑ ہوں، میں امیرالمومنینؑ ہوں، میں ہی یقین کا سرچشمہ ہوں، میںؑ آسمانوں پر اور زمینوں میں اللہ کی حجت ہوں، میں ہی بجلی کی کڑک ہوں، میں ہی حق کی آواز ہوں، میں زمانہ ہوں ان کے لیے جو اس کا انکار کرتے ہیں، میںؑ ہی وہ کتاب ہوں جس میں کوئی شک نہیں، میںؑ ہی اللہ کے اسماء حسنیٰ ہوں کہ جن کے ذریعے اللہ نے پکارنے کا حکم دیا ہے، میںؑ ہی وہ نور ہوں جس سے موسیٰ نے ہدایت حاصل کی، میں ہی صاحب (مالک) صور ہوں، میںؑ ہی مُردوں کو ان کی قبروں سے اٹھانے والا ہوں، میں ہی حشر کے دن کا مالک ہوں، میں ہی نوح کا مالک اور اس کا ساتھی ہوں، میں ہی ایوب کا مالک اور اسے شفا بخشنے والا ہوں، میںؑ ہی ہوں کہ جس نے اپنے رب کے حکم سے آسمان قائم کیے، میں ابراہیم کا مالک ہوں، میں ہی موسیٰ سے کلام کرنے والا ہوں، میں ہی ملکوت کو دیکھنے والا ہوں، میںؑ ہمیشہ زندہ رہنے والا امر ہوں، جس کو کبھی موت نہیں آئے گی، میں حق کا ولی ہوں، مخلوق کا ولی، میں ہی تمام مخلوق کو خلق کرنے والا ہوں، میں وہ ہوں جس سے مخلوق روز قیامت جھوٹ نہیں بول سکتی، میں اللہ کا قائم مقام ہوں، میں وہ ہوں جس کے ذمہ تمام مخلوق کا حساب وکتاب ہے، میں اللہ کا راز ہوں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے حجت

Presented by Ziaraat.com

ہوں، میں اللہ کا امر اور اس کی روح ہوں، جیسا کہ اللہ کا قول ہے ''یہ تم سے پوچھتے ہیں کہ روح کیا ہے؟ کہہ دو کہ روح امر رب میں سے ایک امر ہے۔ (17:85)، میں نے ہی اونچے پہاڑوں کو مستحکم کیا، اور پانی کو شدت کے ساتھ بہایا، میں ہی درختوں کو کاشت کرنے والا ہوں اور ان سے مختلف قسم کے پھلوں کو اگانے والا ہوں، میں ہی رزق تقسیم کرنے والا ہوں، میں ہی مردوں کو آواز دینے والا ہوں، میں بارش کو برسانے والا ہوں، میں شمس وقمر اور ستاروں کو روشن کرنے والا ہوں، میں ہی جانچنے والا ہوں، میں ہی قیامت کی ساعت میں اُس کو قائم کرنے والا ہوں، میں وہ ہوں کہ جس کی اطاعت کرنا اللہ کی طرف سے واجب ہے، میں ایسا زندہ ہوں کہ جس کو کبھی موت نہیں ہے، اور اگر مجھے موت آجائے پھر بھی مجھے موت نہیں آئے گی، میں اللہ کا چھپا ہوا خزانہ ہوں، مجھے علم ہے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو رہا ہے، میں مومنین کی صلاۃ ہوں اور ان کا قیام ہوں اور میں مومنین کا مولا اور ان کا امام ہوں، میں ہی پہلا اور آخری آواز دینے والا ہوں، میں صاحب مناقب ومفاخر ہوں، میں ہی سیاروں کا مالک ہوں، میں خدا کا ہمیشہ جاری رہنے والا عذاب ہوں، نافرمانوں پر، میں ہی پچھلی امتوں کو برباد کرنے والا ہوں، میں صاحب زلزلہ ہوں، میں ہی سورج وچاند گرہن کا مالک ہوں، میں نے ہی فرعون کو اپنی تلوار سے تباہ کیا، میں وہ ہوں جو خدا کے سامنے پروان چڑھا اور خدا نے فرمایا کہ اس کی اطاعت کریں مگر جب میں ظاہر ہوا تو لوگوں نے میرا انکار کیا، ''مگر جب وہ آیا جس کو وہ پہچانتے تھے تو اس کا انکار کر گئے'' (البقرہ۔2:89)۔ میں نوروں کا نور ہوں، میں متقیوں کا سردار ہوں، میں گذشتہ صحفہ انبیا کا مالک ہوں، میں ''باب اللہ'' اللہ کا دروازہ ہوں اور جو میرا انکار کرتا ہے تو جان لو کہ یہ دروازہ ایسے شخص پر نہیں کھلتا

Presented by Ziaraat.com

اور نہ ہی ایسا شخص جنت کی خوشبو کو پا سکتا ہے، میں وہ ہوں جس کے بستر کے اردگرد فرشتوں کا ہجوم ہوتا ہے اور مجھے دنیا کا ہر مذہب جانتا ہے، میں وہ ہوں جس کے لیے سورج دو مرتبہ پلٹایا گیا، میں نے حضورؐ اکرم کے ساتھ صلاۃ پڑھی دو قبلوں کی طرف منہ کر کے، میں نے دو مرتبہ عہد کیا حضورؐ اکرم سے، میں بدر و حنین کی جنگوں میں شریک کار ہوں، میں ہی طور ہوں، میں کتابِ مسطور ہوں، میں بحرِ مسجور ہوں، میں بیت المعمور ہوں، میں وہ ہوں جس کی اطاعت کی طرف اللہ نے مخلوقات کو دعوت دی مگر انہوں نے یقین نہیں کیا اور کوتاہی سے کام لیا تو اللہ نے ان کے چہروں کو مسخ کر دیا اور جس گروہ نے میری اطاعت کو قبول کیا تو اللہ نے اسے انعام و اکرام سے نوازا اور اپنی قربت عطا کی، میں وہ ہوں جس کے پاس جنت کی کنجیاں ہیں اور میں رسولؐ اللہ کے ساتھ زمین و آسمان میں تھا، میں اللہ کی اس وقت تسبیح کرتا تھا جب نہ کوئی حرکت کرنے والا تھا اور نہ ہی کوئی سانس لینے والا تھا، میں گذشتہ صدیوں کا مالک ہوں، میں خاموش اور حضورؐ گفتگو کرنے والے ہیں، میں ہی موسیٰؑ کو دریا پار کرانے والا اور فرعون کو اس کی فوج سمیت سمندر میں غرق کرنے والا ہوں، میں جنات کی بربریت اور پرندوں کی زبانیں جانتا ہوں، میں ہی ہوں جو آنکھ کی جنبش سے پہلے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو پار کر لیتا ہوں، وہ میں ہی تھا جس نے مادر عیسیٰؑ کی گود میں عیسیٰؑ کی زبان سے کلام کیا تھا کہ جب وہ کچھ گھنٹوں کے تھے۔ عیسیٰؑ کی دعاؤں میں، میں ہی تھا، وہ میں ہی ہوں جو اللہ کی منشاء کے مطابق روپ اختیار کرتا ہے، میں ہدایت کا چراغ ہوں، میں تقویٰ کی کنجی ہوں، میں ہی آخر اور میں ہی اول ہوں، میں ہی مخلوقات کے اعمال کا مالک ہوں، اللہ کے حکم سے میں ہی آسمانوں اور زمینوں کا خزانہ ہوں، میں ہی انصاف

Presented by Ziaraat.com

کا نافذ کرنے والا ہوں، روز قیامت میں ہی منصف ہوں، میں وہ ہوں کہ جس کی محبت کے بغیر اعمال قبول نہیں ہوتے، میں وہ ہوں جسے دو مرتبہ قتل کیا گیا اور دو مرتبہ زندگی کی طرف پلٹا، میں ظاہر ہوا اور ہوتا رہوں گا، میں وہ ہوں جس کے پاس انبیاءؑ کی کتب سے ہزار کتابیں ہیں، میں وہ ہوں کہ جس کی ولایت کو ہزار قوموں نے جھٹلایا اور اسی وجہ سے انہیں مسخ کر دیا گیا، میں ہی گذشتہ سرکشوں کو کچلنے والا ہوں، اور میں انہیں پھر پلٹاؤں گا اور سزا دوں گا اس دنیا کے اختتام پر، میں وہ ہوں جس کا ذکر پچھلے زمانوں میں کیا گیا، اور اس دنیا کہ اختتام پر میں پھر ظاہر ہوں گا، میں یاغوث یاؤت کو سخت سزا دینے والا ہوں، میں ہر زبان کا بولنے والا ہوں، مشارق ومغارب میں میں ہی مخلوق کے اعمال پر گواہ ہوں، میں ہی محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں، میں وہ ہوں جس پر کسی اسم کا اطلاق نہیں ہوتا، میں مغفرت کا دروازہ ہوں اور اللہ کے سواء کوئی ہمت وطاقت والا نہیں، وہ بلند اور عظیم ہے۔

اسم(4):۔

"وہ اللہ کو اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ اپنے ہی آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور سمجھتے نہیں" (سورۃ البقرہ۔آیت:۹)

امام ابو محمد عسکریؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول اور آدمیوں میں سے ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔ (البقرہ، آیت:۸)

امام موسیٰ ابن جعفرؑ نے فرمایا کہ پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کی ولایت کے اعلان سے پہلے فرمایا "اے خدا کے بندوں میرا شجرہ نسب بتاؤ تو سب نے کہا آپ محمدؐ ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب، ابن ہاشم ابن عبدمناف ہیں، پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا اے

Presented by Ziaraat.com

لوگوں کیا میں تمہارے نفسوں پر اولیٰ ہوں، کیا میں تمہارا مولا ہوں اور تمہارے نفسوں پر تم سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں؟ تو سب نے یک زبان ہو کر کہا ہاں اے اللہ کے رسولؐ ایسا ہی ہے، پھر حضورؐ اکرم نے آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا !اے اللہ گواہ رہنا!اور پھر فرمایا: جو جو مجھے اپنا مولا مانتا ہے اور جس جس کا یہ عقیدہ ہے کہ میں اس کے نفس پر اولیٰ ہوں تو سن لو کہ یہ علیؑ بھی اس اس کے مولا ہیں، اے اللہ تو اسے دوست رکھ جو اس (علیؑ) کو دوست رکھے اور اس کی مدد فرما جو علیؑ کی مدد کرے اور اس سے بغض رکھ جو علیؑ سے بغض رکھے۔ پھر فرمایا: اے ابوبکر اٹھو اور مسلمانوں کے سامنے اس امر کا اقرار کرو، وہ کھڑا ہوا اور اس نے عہد کیا، پھر حضورؐ نے فرمایا: اے عمر اٹھ اور مسلمانوں کے سامنے اس امر کا اقرار کرو، وہ کھڑا ہوا اور اس نے عہد کیا، پھر حضورؐ اکرم نے انصار اور مہاجرین میں سے نو (۹) لوگوں کو مخاطب کیا اور پھر ان سب نے عہد کیا، پھر عمر سب کے درمیان کھڑا ہوا اور کہا مبارک ہو، مبارک ہو اے ابوطالبؑ کے بیٹے مبارک ہو، آپؑ میرے اور ہر مسلمان مرد و عورت کے مولا بن گئے ہیں۔

مزید یہ کہ شرکشوں اور ظالم لوگوں کے گروہ نے آپس میں سازش تیار کی اور عہد کیا کہ محمدؐ جس کسی کو بھی خلیفہ بنا دیں لیکن ہم یہ امر خلافت علیؑ تک نہیں پہنچنے دیں گے، مگر خدا ان کے دلوں کی ہر بات سے آگاہ ہے، وہ حضور اکرمؐ کی خدمت حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے رسولؐ اللہ آپؐ نے خدا کی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب شخص کو ہمارا سرپرست بنایا ہے، آپؐ نے علیؑ کے ذریعے سے ہمیں مخالفین اور ظالموں کے تشدد سے بچایا ہے، خدا ان کے دلوں کے حال جانتا ہے اور یہ کہ کیسے ان کی سازش کو باطل کرنا ہے اور اس واسطے سے وہ اچھے اخلاق و محبت کا اظہار کرنے

Presented by Ziaraat.com

اور جان توڑ کوشش کرتے کہ اپنی سازش کو چھپائے رکھیں لیکن اللہ نے اپنے حبیبؐ پر وحی نازل کی اور ان لوگوں کے متعلق آگاہ کیا، یہ فرما کر کہ ''اے محمدؐ لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے'' جس کے حکم سے آپؐ نے علیؑ کو ہمارا امام مقرر کیا اور امت کا پیشوا اور اپنا وزیر مقرر کیا، لیکن یہ اس بات پر یقین نہیں رکھتے، وہ آپؐ کو اور علیؑ کو برباد کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو علیؑ سے دشمنی، سرکشی وعداوت پر آمادہ کرلیا ہے، تاہم جو بھی ہو ''وہ اللہ اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ اپنے آپ کو ہی دھوکا دیتے ہیں اور سمجھتے نہیں''۔

(البقرہ سورہ۔۲، آیت۔۹)

امام موسیٰؑ ابن جعفرؑ نے مزید فرمایا کہ جب اللہ نے حضورؐ پر وحی کی اور ان لوگوں کی شیطانی سازش کے بارے میں آگاہ کیا تو آپؐ نے انہیں بلایا اور ان لوگوں کی سرزنش کی تو ان لوگوں نے خوب قسمیں کھائیں اور عہد کیا، ان میں سے پہلے نے کہا کہ اے پیغمبرؐ خدا میں کسی چیز سے اتنا وفادار نہیں ہوں جتنا علیؑ کے بارے میں اپنے عہد سے ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ اس بیعت کی وجہ سے اللہ مجھے جنت میں داخل کرے گا، اور میرا شمار بہترین حاملین جنت میں کرے گا، ان میں سے دوسرے نے کہا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں اے رسولؐ اللہ میں نے کبھی بھی اس بات کا دلی یقین نہیں کیا کہ میں جنت میں داخل ہوں گا اور جہنم سے نجات پاؤں گا مگر روز عید غدیر علیؑ کی بیعت کی وجہ سے خدا کی قسم میں اس بیعت کو نہیں توڑوں گا چاہے اس کے بدلے میں مجھے سچے موتی، قیمتی جواہرات اور تخت وتاج ہی کیوں نہ ملے، ان میں سے تیسرے نے کہا اے اللہ کے رسولؐ خدا کی قسم اس بیعت کے ذریعے میں خدا کی رضا حاصل کرنے کی امید رکھتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا

Presented by Ziaraat.com

کے تمام انسانوں کے گناہ اس بیعت کی وجہ سے معاف کر دیئے جائیں گے، پھر انہوں نے حلف لیا اور اسے برا کہا جس نے پیغمبرؐ اسلام کو یہ خبر دی، ان کی اس قسم کے بارے میں (کہ یہ عہدہ علیؑ تک نہیں پہنچنے دیں گے) اس کے بعد وہ سب ظالم و جابر لوگ بہانے بنا کر وہاں سے چلے گئے تو اللہ نے حضورؐ پر وحی نازل کی کہ یہ ''اللہ کو دھوکا دیتے ہیں'' اور یہ اللہ کے رسولؐ کو اپنے حلف ناموں اور قسموں سے دھوکا دیتے ہیں)، ان کے باطنی ارادوں سے بچے اور جو ایمان لائے اور جو مومنین ہیں اور مومنین کے سردار علیؑ ابن ابی طالبؑ، پھر فرمایا: ''وہ خود کو دھوکا دیتے ہیں'' یہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں، اللہ ایسے لوگوں سے اور ان کی مدد کرنے سے بری ذمہ ہے وہ کسی کے ساتھ فسق اور سختی کرنے کے قابل نہیں تاہم یہ اس بات کا ادراک نہیں رکھتے کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو ان کے مکر و فریب کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے اور اللہ نے حضورؐ کو حکم دیا ہے کہ وہ دھتکاریں ایسے لوگوں کو جب کہ اللہ دھتکارتا ہے فریب کاروں اور ظالموں کو، یہ عذاب ان کا پیچھا اس دنیا میں بھی نہیں چھوڑے گا کیونکہ انہوں نے اللہ کی محبوب ترین مخلوق کو اذیت دی ہے اور وہ مزا چکھیں گے اللہ کے عذاب کا۔

اسم(5):۔

(اعمال صالح)

''اور ایماندار اور نیکوکار آدمیوں کو بشارت دو''

خبر دی ہے اہلسنت کے حوالے سے العابی نے اور سلسلہ روایت کو ملایا ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا ''اکثر روایات جو سورہ البقرہ میں ہیں اور پیغمبرؐ پر نازل ہوئی ہیں وہ علیؑ اور ان کے اہلبیتؑ کی شان میں ہیں اور اللہ کا قول ''بشارت دے دو

Presented by Ziaraat.com

ان کو جو ایمان لائے اور عمل صالح انجام دیئے"، یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ، حمزہ، جعفرؑ اور عبیدہ ابن الحارث ابن عبدالمطلبؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

اسم(6):-

"اللہ کو مچھر تک کی مثال بیان کرنے میں کوئی شرم نہیں نہ اس سے کسی بڑے جانور کی۔ (البقرہ۔آیت،26)

اسم(7):-

"کہ خدا کی طرف سے یہ حق ہے" (البقرہ۔آیت،26)

اسم(8):-

"بہتیروں سے توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے" (البقرہ۔آیت،26)

اسم(9):-

تم وہ ہو جسے فرشتوں کے سامنے پیش کیا گیا دلیل کے ساتھ کہ جب وہ روح تھے "ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کر کے ارشاد فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو ان کے نام مجھے بتادو" (البقرہ،آیت،31)

ابن بابویہ نے کہا کہ مجھ سے محمد ابن موسیٰ ابن التوکل نے کہا کہ انہوں نے محمد ابن ابی عبداللہ الکوفی سے سنا انہوں نے الحسین ابن سائد سے، انہوں نے محمد ابن زید سے، انہوں نے عیمان ابن مظاہر سے، انہوں نے الصادقؑ جعفر ابن محمدؑ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت آدمؑ کو اپنی تمام حجتوں کے نام بتائے اور انہیں ملائکہ کے سامنے ارواح کی صورت میں پیش کیا اور پھر اللہ نے فرمایا کہ مجھے ان کے اسماء بتاؤ، اگر تم سچے ہو کہ تم آدمؑ سے زیادہ حقدار ہو زمین پر میری خلافت و نیابت کے اور تم زیادہ تحلیل و تقدیس کرنے والے ہو آدمؑ سے، فرشتوں نے کہا تمام تعریفیں

Presented by Ziaraat.com

تیرے لیے ہمیں کچھ علم نہیں ہے، اس کے سواء جو کچھ تو نے ہمیں سکھایا ہے، بے شک تو سب جانتا ہے۔ (سورہ البقرہ، آیت۔32)

پھر اللہ نے فرمایا آدمؑ وہ اسماء بتاؤ اور جب آدمؑ نے ان حضرات (ارواح) کے اسماء بتائے تو پھر فرشتوں کو آدمؑ کی ہیبت اور خدا کے ہاں ان کے مقام کا ادراک ہوا اور وہ (فرشتے) جان گئے کہ آدمؑ زیادہ حقدار ہیں اور اس کی مخلوق پر حجت ہیں، پھر آدمؑ کو فرشتوں کی نظر سے اوجھل رکھا اور فرشتوں کو ان کے وعدے کا پابند بنایا اور کہا ''کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمان وزمین کی بھی پوشیدہ باتوں سے آگاہ ہوں اور جو کچھ تم ظاہر کر رہے ہو اور جو کچھ چھپا رہے ہو اس سے بھی خوب واقف ہوں''۔ (البقرہ، آیت، 33)

پھر ابن بابویہ نے کہا محمد ابن الحسن نے ان سے اور انہوں نے الحسن ابن علی العسکری سے، انہوں نے محمد ابن ذکریہ الجواہری سے، انہوں نے جعفر ابن محمد ابن عماد سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ امام الصادقؑ جعفر ابن محمدؑ سے اور انہوں نے اپنے اباؤ اجداد سے خبر دی کہ ''جب حضرت علیؑ تشریف لائے تو ابن عباس نے کہا یا رسول اللہ امیر المومنینؑ تشریف لے آئے ہیں تو حضورؐ نے فرمایا علیؑ مجھ سے پہلے ہے، ابن عباس نے پوچھا یا رسولؐ اللہ آپؐ سے پہلے؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا عیسیٰ اور موسیٰؑ سے بھی پہلے، ابن عباس نے کہا اے اللہ کے رسول عیسیٰؑ اور موسیٰؑ سے بھی پہلے؟ آپؐ نے فرمایا سلیمان ابن داؤدؑ سے بھی پہلے، یہ سوالوں وجواب کا سلسلہ یوں ہی چلتا رہا یہاں تک کہ جب بات حضرت آدمؑ تک پہنچی تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو مٹی سے خلق کیا تو ان کی آنکھوں کے درمیان ایک موتی نصب کر دیا پھر اللہ نے فرمایا کہ ''میں اس موتی کو اس شخص میں ٹھہراؤں

Presented by Ziaraat.com

گا جسے میں اپنی مخلوق کا مولا مقرر کروں گا، اس موتی کو اللہ نے مولا علیؑ میں ٹھہرایا تو علیؑ خلقت آدمؑ سے قبل ہی امیر المومنین کے لقب سے پکارے گئے۔ اللہ کا قول ''اور ہم میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا ایک معین ٹھکانا نہ ہو اور یقیناً ہم صف باندھنے والے ہیں اور بیشک ہم تسبیح کرنے والے ہیں'' (سورہ الصفت، آیت، 165-166)۔ ابن عباس نے اس سورہ کی آیت ''ہم میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس کا معین ٹھکانا نہ ہو'' کے متعلق خبر دی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ''امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ خلقت آدمؑ سے چالیس ہزار سال پہلے خلق ہوئے۔

اسم (10):-

''پس آدمؑ کو اپنے رب کی طرف سے کلمات ملے (جن سے) اللہ نے ان کی توبہ قبول کی''

العیاشی نے خبر دی ہے کہ محمد ابن موسیٰ ابن المتوکل نے ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے یحیٰ ابن احمد سے، انہوں نے العباس ابن معروف سے، انہوں نے بکر ابن محمد سے، انہوں نے کہا کہ ابو صائد المدنی نے ان سے اور بحذفِ اسناد انہوں نے ابو عبداللہؑ سے اس آیت ''پس آدمؑ کو اپنے رب کی طرف سے کلمات ملے'' کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ احمد ابن محمد ابن الہیثم العجلی نے ہم سے کہا کہ ان سے ابو عباس احمد ابن یحیٰ ابن ذکریا العطار نے اور انہوں نے ابو محمد بکر ابن عبداللہ ابن حبیب سے، انہوں نے کہا کہ تمیم ابن بہلول نے ہم سے محمد بنِ سنان سے اور انہوں نے المفضل بن عمر سے کہ انہوں نے کہا کہ ابو عبداللہؑ نے فرمایا: اللہ نے ارواح

Presented by Ziaraat.com

کو اجسام سے دو ہزار سال قبل خلق کیا تو اللہ نے محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اور ان کی نسل میں آنے والے آئمہ معصومینؑ کو اپنی سب سے زیادہ معزز اور بزرگ ارواح قرار دیا، اور ان ارواح کو جنت، زمین اور پہاڑوں پر منکشف کیا لیکن ان ارواح معصومینؑ کا نور جنت، زمین اور پہاڑوں پر غالب آ گیا تو اللہ نے جنت، زمین اور پہاڑوں کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ میرے محبوب ہیں، میرے دوست ہیں، میری مخلوق پر میری حجت ہیں اور میری مخلوق کے امام ہیں۔ میں نے کسی مخلوق کو خلق نہیں کیا جو مجھے ان سے زیادہ محبوب ہو جو ان کو دوست رکھے گا یہ بہشت اس کے لیے ہے، اور جو ان کی مخالفت کرے اور ان حضراتؑ سے عداوت رکھے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور جس نے ان کو میرے مقام و ہیبت و عظمت میں شریک کیا تو میں اسے جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دوں گا اور اسے ایسی سزا دوں گا کہ آج تک میں نے کسی مخلوق کو ایسی سزا نہیں دی اور جس نے ان کی ولایت کا اقرار کیا اور انؑ کو میرے مقام میں شریک نہ کیا تو وہ جنت کے سبز باغوں میں ہونگے اور جس چیز کی وہ آرزو کرینگے وہ انہیں میسر ہوگی اور میں انہی میں سے کہنگار بندوں اور کنیزوں کے لیے ان کی شفاعت کو قبول کروں گا، ان کی محبت میری مخلوق کے ساتھ امانت ہے جب اللہ نے حضرت آدمؑ اور بی بی حواؑ سے کہا کہ جنت میں سکونت اختیار کرو اور جو چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا اور وہ درخت گندم کا تھا" کہیں ایسا نہ ہو کہ تم غلط کام کرنے والوں میں سے ہو جاؤ، پھر انہوں نے محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اور ان کی نسل میں آنے والے آئمہ معصومینؑ کے مقام و مرتبے کو دیکھا تو انہیں جنت کے سب سے زیادہ اعلیٰ و ارفیٰ درجے میں پایا تو سوال کیا اے اللہ یہ مقام کس کا ہے؟ تو اللہ نے فرمایا اپنا سر اٹھاؤں اور تخت کی جانب دیکھو، چنانچہ آدمؑ و حواؑ نے

Presented by Ziaraat.com

سر اٹھایا اور تخت کی جانب دیکھا تو وہاں محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اور آئمہ معصومینؑ کے اسماء مبارک اللہ کے نور سے لکھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا اے ہمارے اللہ ان حضرات کا مقام، مرتبہ وعزت تیری بارگاہ میں کتنی بلند واعلیٰ ہے! تو اللہ نے فرمایا کہ: میں نے ان حضرات کے سبب سے ہی تمہیں خلق کیا۔ یہ میرے علم کا خزانہ ہیں اور میرے اسرار کے محافظ ہیں، یاد رکھو کہ کبھی ان حضرات کی طرف حسد کی نگاہ نہ کرنا اور ان کا جو مقام ومرتبہ میرے ساتھ ہے اس کی کبھی خواہش نہ کرنا اگر تم نے ایسا کیا تو تم عہد کو توڑنے والوں اور نافرمانوں میں سے ہو جاؤ گے اور گنہگاروں میں سے، پھر آدمؑ وحواؑ نے سوال کیا، اے ہمارے رب گنہگار کون ہیں؟ جس کے جواب میں اللہ نے فرمایا: جو ان حضرات کے حق کو غصب کرے وہ گنہگار ہے۔ آدمؑ وحواؑ نے کہا اے ہمارے رب ہمیں ان حضرات کے حقوق غصب کرنے والوں کا مقام جہنم میں دکھا تا کہ ہم انہیں دیکھ سکیں؟ اس کے بعد اللہ نے جہنم کو حکم دیا تو جہنم نے اپنے تمام عذاب وسزا کو آدمؑ وحواؑ پر آشکار کر دیا، اللہ نے فرمایا: گنہگار وہ ہیں جو آئمہ معصومینؑ کے مقام ومرتبہ کو گھٹاتے ہیں اور ان کے فضائل میں قصر کرتے ہیں (یعنی مقصر) ایسے لوگ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں دھکیلے جائیں گے۔

''جب مارے تکلیف کے وہ یہ ارادہ کریں گے کہ اس میں سے نکلیں وہ اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ (سورہ الحج، آیت، 22)

جب ان کی جلدیں جل جائیں گی تو اس غرض سے کہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں ہم ان کی اور جلدیں بدل دیں گے۔ (سورہ النساء، آیت، 56)

اے آدمؑ وحواؑ میرے نور اور میری ان حجتوں کو کبھی حسد کی نگاہ سے نہ

Presented by Ziaraat.com

دیکھنا، اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں اپنی قربت سے دور کردوں گا اور تمہیں شرمناک سزا دوں گا،'' پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا تا کہ ان کے ستر جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھے وہ ظاہر کردے اور یہ کہا کہ تمہارے مالک نے تم کو اس درخت سے روکا نہیں ہے مگر اس لیے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا (جنت میں) ہمیشہ کے رہنے والے بن ہو جاؤ، اور ان دونوں کے سامنے قسم کھائی کہ میں ضرور تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں اور اس طرح دھوکے سے ان کو ڈانوا ڈول کر دیا۔''

(سورہ الاعراف، آیت، 22-20)

اور انہیں آئمہ کے مقام کی خواہش کی طرف اکسایا تو آدمؑ وحواؑ نے آئمہ کی طرف حسد سے دیکھا اور اس درخت کو جب تک ترک نہ کیا تب تک اس میں سے گندم نہ کھالیا، تمام درخت میں سے وہ حصہ جہاں سے ان دونوں نے گندم کھائی تھی وہ جو میں تبدیل ہو گیا، جیسے ہی آدمؑ وحواؑ نے اس درخت میں سے کھایا تو زیورات اور تمام کپڑے ان کے اجسام سے گر گئے اور ان کے جسم ایک دوسرے سے چھپے نہ رہے'' اور وہ باغ کے پتے جوڑ کر اپنے ستر کو چھپانے لگے اور ان کے پروردگار نے پکار کر ان سے کہا کہ کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کیا تھا اور تم کو یہ جتا نہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ دونوں نے عرض کی اے پروردگار ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا، اور اگر تو بخش نہ دے گا اور رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (سورہ الاعراف، آیت 23-22)

اللہ نے کہا نکل جاؤ میری قربت سے کیونکہ جو میری نافرمانی کرے گا وہ میری قربت اور میری جنت میں کبھی سکونت اختیار نہیں کر سکتا، انہیں پھر زمین پر اتار دیا گیا اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا پھر جب اللہ نے ان پر رحم کرنا چاہا تو جبرائیلؑ

Presented by Ziaraat.com

کوان کے پاس بھیجا اور جبرائیلؑ نے ان سے کہا ''تم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا، ان کے مقام و مرتبہ کی طرف حسد کر کے کہ جن کو تم پر فوقیت دی گئی، اب تمہاری سزا یہ ہے کہ تم اللہ کی قربت کو چھوڑ کر زمین پر جاؤ اور اپنے رب سے ان اسماء کے ذریعے سے توسل کرو جنہیں تم نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا تا کہ اللہ تم پر رحم کرے۔ اس کے بعد آدمؑ و حواؑ نے کہا اے ہمارے اللہ ہم تیری بارگاہ میں تیری مقدس ہستیوں کے توسل سے دعا کرتے ہیں، جو محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، اور ان کی نسل میں آنے والے آئمہؑ ہیں کہ ہم پر رحم فرما اور ہمیں معاف فرما تو اللہ ان کی طرف مخاطب ہوا کہ وہ ''بہت زیادہ رحم کرنے والا اور مہربان ہے''، اور اللہ کا یہ قول ''بے شک ہم نے اس امانت کو آسمان کے اور زمینوں کے اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا، تو ان سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا یقیناً وہی اپنے حق میں بڑا ظالم (اور) نادان تھا۔''

حوالہ جات: الارشاد للمفید: 288:۔ رجال النجاشی: 1112/412، رجال للطوسی: 554/314

اسم (11):۔

اللہ کا اپنی ہدایت کے بارے میں قول کہ:

''پھر جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لیے نہ آئندہ کا کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ گذشتہ کا غم کریں گے''۔

(سورہ البقرہ: آیت: 38)

العیاشی نے خبر دی کہ جابر نے امام ابو جعفرؑ سے اس آیت کی باطنی تفسیر کے متعلق دریافت کیا کہ ''پھر جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لیے نہ آئندہ کا کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ گذشتہ کا کچھ غم کریں گے''، امامؑ نے فرمایا: ہدایت سے

Presented by Ziaraat.com

مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، اسی کے مدنظر اللہ نے فرمایا: ''جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لیے نہ آئندہ کا کچھ خوف ہوگا اور نہ گذشتہ کا کچھ غم کریں گے''۔

رجب البرسی نے ابن عباس سے خبر دی ہے کہ اس آیت کے متعلق فرمایا: ''ہدایت سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں'' جیسا کہ اللہ کا یہ قول ''ہم نے تو ان کی نصیحت کی چیز ان کو دی ہے''۔ (سورہ البقرہ: آیت: 71)

اسم (12):-

اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ قول:

''اور تم سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو'' (سورہ البقرہ: آیت: 41)

العیاشی نے خبر دی کہ جابر الجعفی نے کہا کہ انہوں نے ابو جعفرؑ سے اس آیت کریمہ کی باطنی تفسیر کے متعلق پوچھا ''اور جو کچھ میں نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ کہ تمہارے پاس جو کچھ پہلے سے موجود ہے وہ اس کی تصدیق کرتا ہے اور تم سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو۔'' (سورہ البقرہ: آیت، 41)۔ امامؑ نے فرمایا کہ یہ آیت اول وثانی اور ان کے اصحاب کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جو ان کے راستے پر چلتے ہیں۔

اسی کے متعلق اللہ نے فرمایا ''سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو'' سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ کے منکر نہ بنو۔

اسم (13):-

''اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکتے رہو''۔ (سورہ البقرہ، آیت: 43)

ان الفاظ کے سلسلے میں فرمایا ''اور حق کو باطل کے پیرایہ میں مت ظاہر کرو اور حق کو جان بوجھ کر مت چھپاؤ اور صلواۃ پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جھکنے والوں

Presented by Ziaraat.com

کے ساتھ جھکتے رہو"۔ (سورہ البقرہ، آیت:43)

امام ابو محمد عسکریؑ نے فرمایا کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ایک گروہ کی سرزنش فرمائی ہے جو حق کو باطل کے ساتھ ملا رہے تھے، ان کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمدؐ اللہ کے نبی ہیں اور علیؑ ان کے جانشین لیکن وہ آج (اس وقت) سے پانچ سو سال بعد آئیں گے، تو حضورؐ نے فرمایا: یہودیوں کے گروہ سے کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ توریت تمہارے اور ہمارے درمیان فیصلہ کردے جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمیں منظور ہے، وہ توریت لائے اور اسے جس طرح وہ تھی اس کے برعکس پڑھنا شروع کر دیا اور اس توریت کو جو تومار کی صورت میں تھی دو لوگ تھامے ہوئے تھے ایک شخص ابتدائی سرا اور دوسرا انتہائی سرا پکڑے ہوئے تھا جیسے ہی انہوں نے الٹا پڑھنا شروع کیا تو اللہ نے توریت کو اژدہا بنا دیا جس کے دو سر تھے اور اس اژدھے نے ان دونوں لوگوں کے سیدھے ہاتھوں کو کاٹ کر دبانہ اور کچلنا شروع کر دیا ادھر موجود لوگ رونے اور چلانے لگے اور انہوں نے کہا کہ تم اس سزا سے ہرگز نہیں بچ سکتے حتیٰ کہ تم وہ سب تسلیم کرو جو کچھ توریت میں حضور اکرمؐ کے اخلاق اور نبوت کے بارے میں خبریں ہیں اور جو کچھ ان کے وصی و جانشین علیؑ کی امامت کے بارے میں لکھا ہوا ہے، اس کے بعد انہوں نے بالکل ٹھیک ٹھیک پڑھنا شروع کیا اور حضور اکرمؐ کی نبوت پر یقین کیا اور علیؑ کی امامت کو تسلیم کیا جو اللہ کے ولی اور حضور اکرمؐ کے جانشین ہیں۔ تو اللہ نے فرمایا: "اور حق کو باطل کے پیرایہ میں مت ظاہر کرو"۔

اب اس واقعہ کا مقصد حضور اکرمؐ کی تصدیق اور علیؑ کیلیے خاص عزت کا ظاہر کرنا اور یہودیوں کو جھٹلانا اور حضور اکرمؐ کی سچی نبوت اور علیؑ کی امامت کو

Presented by Ziaraat.com

ظاہر کرنا تھا اور یہ کہ تم اس کو جانتے ہو اور پھر بھی اس کے خلاف کرتے ہو، بے شک تم اللہ پر غالب نہیں آسکتے، پھر اللہ نے ان سے فرمایا: ''صلاۃ کو قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو اور پھر فرمایا: جو صلاۃ رسولؐ نے تمہیں دی اسے قائم رکھو اور درود پڑھو رسولؐ پر اور ان کے اہلبیتؑ پر جس میں سے علیؑ سب سے بہتر اور تمہارے مولا ہیں۔ اپنی جائیداد اور جسم کی زکوٰۃ کو وقت پر ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو اور جان لو محمدؐ اللہ کے نبیؐ ہیں، علیؑ اور ان کی ذریت میں آنے والے آئمہؑ اللہ کے وارث ہیں اور اللہ کے چنے ہوئے ہیں''۔

اسم (14):۔

اور وہ جوڑتے ہیں اس (اللہ) سے، رسولؐ سے اور ان سے جن پر اللہ کی رحمتیں ہیں۔

اسم (15):۔

''سوائے ان خوف کرنے والوں کے جن کو یقین ہے کہ ہمیں اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانا ہے''۔ (سورہ البقرہ: آیت:45)

ابن شہر آشوب نے امام جعفر صادقؑ اور ابن عباس سے خبر دی ہے، اس آیت کے بارے میں ''صبر و صلوٰۃ سے مدد مانگو اور اس میں شک نہیں کہ یہ سب پر بھاری ہے سوائے ان خوف کرنے والوں کے جن کو یقین ہے کہ ہمیں اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانا ہے'' امامؑ نے فرمایا: عاجز اور خوف کھانے والے وہی ہیں جو اپنی عبادت میں اطاعت گزار ہیں اور اس سے مراد حضرت محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ اور امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(16):۔

وہ ان میں سے ہے جو یقین رکھتے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں۔

اللہ کا قول: "اور جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے"

(سورہ البقرہ: آیت:۸۲)

او یہ روایت اہل سنت سے لی گئی ہے کہ ابن عباس نے خبر دی کہ "ہاں جو کوئی بدی بھی کرے گا اور اس کا گناہ اس کو گھیر لے گا" (سورہ البقرہ، آیت: 71)، اس آیت کا مصداق ابوجہل ہے اور "جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو وہی جنتی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے" (البقرہ، آیت:82)۔ یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی، وہ ایمان لانے والوں میں اور حضور اکرمؐ کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے والوں میں پہلے ہیں۔

اسم(17):۔

ایک باپ تم ہو اور ایک محمدؐ: "اور اپنے والدین سے نیکی کرتے رہنا"

(سورہ البقرہ، آیت:83)

ابو محمد العسکریؑ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا قول کہ "اور اپنے والدین سے نیکی کرتے رہنا" کے متعلق فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: تمہارے والدین میں سے سب سے زیادہ لائق شکرانہ اور احسان مندی میں محمدؐ اور علیؑ ہیں"۔ مولا علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسولؐ اللہ کو فرماتے سنا کہ "میں اور علیؑ اس امت کے دو باپ ہیں" اور یقیناً ہمارا حق ان پر ان کے ماں، باپ سے زیادہ ہے، جو ہم تمہیں دیں اس پر ہماری اطاعت لازمی ہے، ہم تمہیں جہنم سے نکال کر مکان میں لے جائیں گے اور غلامی سے نجات دے کر آزاد کر دیں گے۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(18):-

تم گروہ میں سے ہیں۔ "ایسا نہیں ہوا کہ جس وقت بھی تمہارے پاس کوئی رسول تمہارے نفوس کی خواہش کے خلاف حکم لے کر آیا تم برابر اکڑتے رہے پھر کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل کیا۔

(سورہ البقرہ: آیت:87)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی ہے احمد بن ادریس سے انہوں نے محمد ابن حسن ابن علی سے، انہوں نے عمار ابن مروان سے، انہوں نے جابر سے اور انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ آپ نے فرمایا کہ حضورؐ تمہارے پاس علیؑ کی ولایت لے کر آئے مگر تم برابر اکڑتے رہے، آل محمدؐ سے تم لوگوں نے ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو بے رحمی سے قتل کر دیا۔

اسم(19):-

وہ تمؑ کو جانتے ہیں اور جھٹلاتے ہیں۔

"مگر جب وہ آیا جس کو وہ پہنچانتے تھے تو اس کا انکار کر گئے"۔

(سورہ البقرہ: آیت:89)

العیاشی نے جابر سے خبر دی ہے کہ جابر نے ابو عبداللہؑ سے اس آیت "مگر جب وہ آیا جس کو وہ پہنچانتے تھے تو اس کا انکار کرنے لگے" (البقرہ، آیت:89)۔ کے متعلق دریافت کیا تو اس آیت کی تاویل میں فرمایا: "مگر جب وہ آیا جس کو وہ پہنچانتے تھے سے مراد "علیؑ" تو اس کا انکار کرنے لگے تو اللہ نے یہ آیت اسی بابت نازل کی" اس آیت میں انکار کرنے والوں سے مراد "بنی امیہ" ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(20):۔

روایت میں وارد ہوا ہے کہ ان کے نام کو راز میں رکھا گیا ہے۔

اسم(21):۔

تم وہ ہو جس کو اللہ نے اپنے فضل سے عطا کیا" کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا اس کا انکار کر دیں، یہ بغاوت اس لیے کی کہ اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے، اپنا فضل نازل کرتا ہے، پس وہ عنقریب بالائے غضب کے مستحق ہوئے اور منکروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب مقرر کیا گیا ہے" (البقرہ: آیت:90)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی، علی بن ابراہیم سے انہوں نے احمد بن محمد البرقی سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد ابن سنان سے، انہوں نے جابر سے کہ امام ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ یہ آیت لے کر حضور اکرمؐ پر نازل ہوئے" کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا اس کا انکار کر دیں" جو اللہ نے نازل کیا اور جس کا انکار کیا گیا وہ امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

العیاشی نے خبر دی کہ یہ آیت پیغمبر اکرمؐ پر نازل ہوئی" کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا اس کا انکار کر دیں" سے مراد "علیؑ ابن ابی طالبؑ" ہیں، اللہ کا قول" کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نازل کرتا ہے" پس وہ غضب بالائے غضب کے مستحق ہوئے اور منکروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب مقرر کیا گیا ہے" سے

Presented by Ziaraat.com

مراد بنی امیہ ہیں اور یہ کیا ہی شرمناک عذاب ہے۔

اسم(22):۔

مولاعلیؑ نے اللہ کے قول کی جانب اشارہ کیا ''اور جو اس کے علاوہ ہے''۔

اسم(23):۔

''اور جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل فرمایا ہے اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے ہم تو اس پر ایمان لائیں گے اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے اس پر ایمان نہیں لائیں گے حالانکہ وہ حق ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس کی بھی تصدیق کرنے والا ہے''۔

العیاشی نے جابر سے خبر دی ہے کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ یہ آیت اللہ نے رسول اکرمؐ پر اس طرح نازل کی ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے علیؑ کے متعلق نازل کیا ہے''۔ بنی امیہ کہتے تھے ''جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے ہم تو اس پر ایمان لائیں گے'' یہ بنی امیہ کے دلوں کا بھید تھا جس سے اللہ نے پردہ اٹھایا ہے اور جو کچھ اللہ نے علیؑ کے متعلق نازل کیا یہ اس کو جھٹلاتے اور کہتے ''اور جو اس کے علاوہ ہے اس پر ایمان نہیں لائیں گے'' ''حالانکہ وہ حق ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس کی بھی تصدیق کرنے والا ہے''۔

اسم(24):۔

تم ان میں سے ہو جن کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ آخرت کا گھر خالص ان کے لیے ہی ہے۔

''کہہ دو کے آخرت کا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے ہی لیے

Presented by Ziaraat.com

ہے، اور لوگوں کے لیے نہیں ہے"

امام حسن عسکریؑ نے اپنے اجداد سے اور انھوں نے امام حسن بن علیؑ ابن ابی طالبؑ سے خبر دی ہے کہ جب اللہ نے رسول اکرمؐ کے ذریعے سے یہودیوں کی سرزنش کی اور ان پر حجت تمام کی کہ حضرت محمدؐ تمام انبیاءؑ کے سردار ہیں اور خلق میں سب سے بہترین ہیں اور علیؑ تمام اوصیاؤں کے سردار ہیں اور تمام مسلمانوں کے مولا ہیں اور ان کی نسل میں جو عادل ہیں وہ دین خدا کے حاکم ہیں اور اللہ کے بندوں کے امام ہیں، جب یہودیوں کے پاس ان دلائل کا کوئی جواب نہ بنا تو وہ بھیڑ (غول) کی صورت میں آئے اور رسولؐ اللہ سے کہنے لگے کہ آپؐ نے جو کچھ کہا وہ ہماری سمجھ سے باہر ہے لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ جنت کا مکان خالص ہمارے واسطے ہے اور اے محمدؐ اور علیؑ یہ نہ ہی تمہارے واسطے ہے اور نہ ہی تمہارے کنبے اور امت کے لیے ہے۔ ہم یقیناً تمہارے ذریعے سے آزمائے گئے ہیں، ہم اللہ کے سچے دوست اور اس کے بندے ہیں، ہماری دعاؤں نے اور ہماری ضرورتوں نے اللہ کو کبھی مایوس نہیں کیا، جب یہودیوں نے یہ سب کہا تو اللہ نے اپنے حبیبؐ سے کہا کہ اے محمدؐ کہہ دیجیے "کہ اگر آخرت کا گھر جنت اور نعمات تمہارے لیے ہے اور دوسرے لوگوں کے لیے نہیں یعنی محمدؐ، علیؑ اور ان کے اصحاب اور اہل ایمان کے لیے نہیں ہے اور تم محمدؐ اور آل محمدؐ کے ذریعے سے امتحان لیے گئے ہو اور اگر تمہاری دعاؤں کو قبول کیا گیا ہے تو تم موت کی تمنا کرو ان کے لیے جو تمہارا انکار کرتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں، اے محمدؐ کہہ دو کہ تم علیؑ اور ان کی آل ہی اللہ کے سچے دوست ہیں، ان لوگوں کے علاوہ جنہوں نے تمہاری مخالفت کی اور تم وہ ہو (یہودیوں) کے جن کی دعاؤں کو قبول کیا گیا ہے، اے یہودیوں اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے تو ان لوگوں کے لیے موت کی

Presented by Ziaraat.com

دعا کرو، اگر تم سچے ہو کہ تمہاری دعا تمہارے مخالفوں کے خلاف قبول ہوتی ہے تو کہو ''ہمارے درمیان جو جھوٹا ہے اسے موت دے'' اس طرح سچا بچ جائے گا اور حجت بھی تمام ہو جائے گی، جب رسولؐ اللہ نے یہ بات یہودیوں کے سامنے رکھی اور ان سے کہا تم میں سے کوئی اس بات کو قبول نہ کرے گا سوائے اس کے جو اپنے ہی لعاب کے پھسنے سے فوراً مرنا چاہے گا اس کے نتیجے میں یہودیوں نے کہا ہمارے علماء جھوٹے ہیں اور محمدؐ اور علیؑ اور ان دونوں پر ایمان لانے والے سچے ہیں، انہوں نے دعا کر کے اپنی جان کو خطرے میں نہیں ڈالا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ جھوٹے ہیں، اگر انہوں نے دعا کی تو وہ مر جائیں گے، پھر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''اور جو کچھ وہ پہلے کر چکے ہیں اس کے سبب وہ ایسی تمنا ہرگز نہ کریں گے'' (سورہ البقرہ، آیت:95)، اس سے مراد یہودی ہیں کہ وہ موت کی دعا نہ کریں گے کیونکہ جو کچھ وہ پہلے کر چکے یعنی خدا کو جھٹلا چکے اس کے نبی کو جو چنے ہوئے ہیں، علیؑ کو جو نبیؐ کے بھائی اور اللہ کے چنے ہوئے ہیں اور اللہ کا قول ''اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے'' (سورہ البقرہ، آیت:95)، اللہ جانتا تھا کہ یہودیوں میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنے جھوٹ کے بل بوتے پر موت کی تمنا کریں، اور یقیناً وہ جانتے تھے کہ وہ جھوٹے ہیں، اسی لیے اللہ نے رسولؐ اللہ کو حکم دیا تھا کہ یہودیوں پر حجت تمام کریں اور انہیں حکم دیں کہ وہ اپنے مخالفین کے خلاف دعا کریں اور یہودی 'محمدؐ و علیؑ' کے خلاف دعا کرنے سے ہچکچائے جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ یہودی یقیناً جھوٹے ہیں۔

اسم (25):-

وہ جو رحمت خدا کے لیے خاص ہیں وہ محمدؐ، علیؑ اور ان کی آلؑ ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

''اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے''۔

(سورہ البقرہ: آیت:105)

الحسن ابن ابی الحسن الدیلمی نے ان سے خبر دی ہے کہ جنہوں نے خبر دی ہے ابوصالح سے، انہوں نے حماد ابن عثمان سے، انہوں نے ابوالحسن امام الرضاؑ سے، انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادقؑ سے کہ آپؑ نے اس آیت ''اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے'' کہ متعلق فرمایا کہ اس سے مراد حضرت محمدؐ، ان کے جانشین علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کی آلؑ اطہر ہیں، اللہ نے رحمت کے سو (۱۰۰) حصے خلق کیے جس میں سے ننانوے (۹۹) حصے حضور اکرمؐ، علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کی آلؑ کے لیے مختص کر دیئے اور رحمت کا ایک حصہ تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا۔

اسم (26-27):-

تم اُن میں سے ہو جو یقین رکھتے ہیں، اور اللہ عزوجل کا قول ''جن کو ہم نے کتاب عطا کی ہے، ان کی اطاعت کرو، جیسا کہ اطاعت کرنے کا حق ہے''۔ (2:12)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے ابن محبوب سے، انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے اس آیت ''جن کو ہم نے کتاب عطا کی ہے ان کی اطاعت کرو، جیسا کہ اطاعت کرنے کا حق ہے''۔ ابوجعفرؑ نے فرمایا اس سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں۔

الحسن ابی الحسن دیلمی نے خبر دی ہے کہ امام جعفر ابن محمد الباقرؑ نے اس آیت ''جن کو ہم نے کتاب عطا کی ہے، ان کی اطاعت کرو جیسا کہ اطاعت کرنے کا حق

Presented by Ziaraat.com

ہے''۔کی تاویل میں فرمایا کہ وہ ان آیات کی تلاوت کرتے تھے،اسے سمجھتے تھے،اس کے مطابق عمل کرتے تھے،واقعات سے سبق حاصل کرتے تھے،اس کے حکم پر عمل کرتے تھے،اور جس سے منع کیا جاتا اس سے پرہیز کرتے،خدا کی قسم اس کی آیات دل سے کرنے کے لیے نہیں اس کی عبارت پڑھو،اس کی تلاوت کرو اور اس کے ظاہر و باطن کو تلاش کرو۔انہوں نے اس کی عبارت کو یاد کر لیا مگر اس کے عہد و پیمان کو چھوڑ دیا یہ اس کی آیات کی ایک جھلک ہے اور اس کے حکم پر عمل ہے،اللہ عزوجل نے فرمایا''یہ کتاب جس کو ہم نے تمہاری طرف سے نازل کیا ہے کیا بڑی برکت والی ہے تا کہ وہ اس کے احکام میں غور کریں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں''۔ (سورہ ص،آیت:21)

اسم(28):۔

تم ان اسماء میں سے ایک اسم ہو کہ جس کے ذریعے اللہ نے ابراہیمؑ کا امتحان لیا اور وہ اس (امتحان) میں کامیاب ہوئے۔

اسم(29):۔

تم حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں ہو کہ جس میں امامت باقی ہے۔''اور ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند کلمات سے امتحان لیا اور ابراہیمؑ نے ان کو پورا کر دیا،اس (اللہ) نے فرمایا میں تم کو کل آدمیوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں،(ابراہیمؑ نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے (اللہ نے) فرمایا جو ظالم ہوں گے میرے عہد سے فائدہ نہ اٹھائیں گے''۔

(سورہ البقرہ:آیت:124)

محمد ابن علی بن بابویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن احمد بن محمد عمران

Presented by Ziaraat.com

الدقان نے، ان سے بیان کی حدیث حمزۃ بن القاسم العلوی العباسی نے، ان سے بیان کی حدیث جعفر بن محمد بن مالک الکوفی الفزاری نے، ان سے بیان کی محمد با الحسین بن زید الزیان نے، ان سے بیان کی حدیث محمد بن زیاد الازدی نے اور ان سے المفضل بن عمر نے امام الصادقؑ سے دریافت کیا اس آیت کے بارے میں ''اور ابراہیمؑ کا اس کے رب نے چند کلمات سے امتحان لیا''، وہ چند کلمات کیا تھے؟ امامؑ نے فرمایا یہ وہ کلمات تھے جو آدمؑ کو ان کے رب کی طرف سے سکھائے گئے تھے جس کے وسیلے سے اللہ نے آدمؑ پر رحم کیا، آدمؑ نے فرمایا ''اے! میرے رب محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، الحسنؑ، الحسینؑ کے وسیلے سے مجھ پر رحم فرما تو پھر اللہ نے ان پر رحم فرمایا، بے شک وہ بہت رحم کرنے والا اور مہربان ہے''۔

المفضل کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے فرزند رسولؐ ''ابراہیمؑ نے ان کو پورا کر دیا'' سے کیا مراد ہے؟ امامؑ نے فرمایا اس سے مراد ہمارے بارہویں امامؑ کا ظہور ہے جو قائمؑ ہیں، جس میں سے نو امام الحسینؑ کی نسل میں سے ہیں، امامؑ گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا لفظِ امام کی لازمی شرائط کو امت کی اس دنیا اور آخرت میں شدید ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر رکھا گیا ہے۔

جیسا کہ ابراہیمؑ کے الفاظ ''ومن ذریتی'' اور ''میری نسل میں سے'' ''من''، تقسیم کا جز ہے، یہ وہ لفظ ہے جو کل کے کسی جز کو ظاہر کرتا ہے، اس سے واضح ہوتا ہے کہ اولاد ابراہیمؑ میں سے کچھ ایسے ہیں جو لائق امامت ہیں اور باقی وہ ہیں جو امامت کے لائق نہیں، ابراہیمؑ کے لیے یہ ناممکن تھا کہ وہ ہر کافر و مسلمان کے لیے دعا مانگتے امامت کی، کیونکہ یہ سب معصوم نہیں، اس لیے ابراہیمؑ کا یہ کہنا بجا تھا کہ امامت کا دائرہ کار ان لوگوں تک ہو جو مومن ہیں اور معصوم ہوں، چنانچہ اس

Presented by Ziaraat.com

وقت تک چنا ہوا ہوتا ہے جب تک وہ عدم اعتماد سے دور رہے، مزید یہ کہ جو گناہان کبیرہ سے روکتا ہے وہ ایک خاص نظریے کے تحت چنا ہوا ہوتا ہے اور معصوم کے لیے یہ ہے کہ وہ اصطفیٰ اور مصطفیٰ ہوتا ہے اگر اسے مزید اعلیٰ مراتب کے تحت بیان کیا جائے تو کہا جائے گا کہ یہ امام کے وصف میں سے ایک وصف ہے، مزید یہ کہ اللہ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہیں کیونکہ ان کی بیٹی کے بیٹے ہیں، پھر فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ بیٹی کا بیٹا اولاد میں ہی شامل ہے کیونکہ ابراہیمؑ نے دعا ایسی اولاد کے لیے کی تھی اور یہ لازم ہے رسولؐ اللہ کے لیے کہ وہ اپنی اولاد میں سے امام معصوم مقرر کریں بالکل اسی طرح اللہ نے ابراہیمؑ سے یہ کہہ کر ان کی اولاد کے بارے میں فیصلہ سنایا

(2) پھر ہم نے تمہاری طرف وحی کی کہ تم یکسو ہو کر ملت ابراہیم کی پیروی کرو (سورۃ النمل، آیت: 134) اور جس نے مخالفت کی وہ ان الفاظ میں شامل حال ہے ''اور ملت ابراہیمؑ سے روگردان ہو کون سکتا ہے، سوائے اس کے جو اپنے آپ کو بھی نہ سمجھتا ہو'' (سورہ البقرہ، آیت: 130)، رسول اکرمؐ پر اور آپ کی آلِ اطہر پر درود و سلام آپؐ اور آپ کی آلؑ اس سے کہیں زیادہ بلند ہے، خدائے اعلیٰ و برتر فرماتا ہے ''دیکھ لو کل آدمیوں میں ابراہیمؑ سے زیادہ خصوصیت ان لوگوں کی ہے جو ان کے پیروکار ہیں اور اس نبیؐ کو ہے اور ان لوگوں پر جو اس پر ایمان لائے۔ (سورہ البقرہ، آیت: 68) اور امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نبیؐ کی آل کے باپ ہیں اس لیے علیؑ ابن ابی طالبؑ امامؑ ہیں اور ان کی نسل میں آنے والے معصومینؑ امام ہیں۔

جیسا کہ اللہ کا قول ''ظالمین اس عہد میں شامل نہیں'' سے مراد یہ ہے کہ وہ جس نے لمحہ بھر کے لیے بھی تراشے ہوئے خدا کی یا بتوں کی پرستش کی، ایسا شخص امامت

Presented by Ziaraat.com

کے لیے موزوں نہیں، چاہے وہ بعد میں اسلام ہی کیوں نہ قبول کر لے، اور سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک قرار دینا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کا قول "بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ہے" (سورہ لقمان، آیت: 14) اور وہ جس نے کسی ناجائز عمل کا ارتکاب کیا، چاہے وہ بڑا عمل ہو یا چھوٹا، ایسا شخص امامت کے لیے مناسب نہیں چاہے ناجائز عمل کے بعد وہ نادم ہی کیوں نہ ہو، اور ایسا شخص بھی جس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو وہ امامت کے لائق نہیں، اسی بنیاد پر یہ بات اٹل ہے کہ امام معصوم ہو اور کسی شخص کی امامت اس وقت تک جائز نہیں جب تک اسے یہ منصب اللہ کی طرف سے رسول اکرمؐ کی لسان مبارک سے عطا نہ کیا گیا ہو، معصوم ہونا ظاہری کافی نہیں بلکہ تنہائی میں بھی معصوم ہو اور اس کا اقرار اس کی طرف سے کیا گیا ہو جو خالق غیب ہے۔

العیاشی نے صفوان الجمال سے خبر دی ہے کہ ہشام ابن احم نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی کہ امامؑ نے اس آیت سے متعلق ارشاد فرمایا "میں تم کو انسانیت کا امام مقرر کرنے والا ہوں" اس سے مراد ہم آئمہؑ ہیں۔

(3) ظالمین اس عہد میں شامل نہیں" جب اللہ نے فرمایا اور جو ان میں سے کافر ہوگا اس کو تھوڑے عرصے کے لیے نفع پہچاؤں گا پھر اس کو عذاب جہنم کے لیے مضطر کروں گا اور وہ بری بازگشت ہے، (سورہ البقرہ: آیت: 126)

ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب وہ کون ہوں گے جنہیں تو جہنم میں ڈالے گا؟ اللہ نے فرمایا وہ لوگ ہوں گے جو میری آیات اور نشانیوں میں شک کریں گے، میں جانتا ہوں کہ وہ فلاں اور فلاں، فلاں اور فلاں اور فلاں وفلاں..... ہیں۔

اسم (30):-

تم امن کے شہر والوں میں سے ہو جسے اللہ نے پھلوں سے رزق پہنچایا اور جو

Presented by Ziaraat.com

اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے۔

''جب کہ ابراہیمؑ نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو امن قرار دے اور اس کے رہنے والوں کو جو ان میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے پھلوں سے رزق پہنچا۔

(سورہ البقرہ، آیت:126)

العیاشی نے خبر دی عبداللہ ابن غالب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ایک شخص سے، اور انہوں نے امام الحسینؑ سے کہ ابراہیمؑ کی دعا ہے کہ ''اے میرے اللہ اس شہر کو امن قرار دے اور اس کے رہنے والوں کو جو ان میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے پھلوں سے رزق پہنچا''۔ انہوں نے یہ دعا ہمارے تعلق سے کی اور ہمارے ساتھ اپنے وصی کے طرف داروں کے لیے اور امامؑ نے فرمایا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا ''اور جو ان میں سے کافر ہوگا اس کو تھوڑے عرصے کے لیے نفع پہنچاؤں گا پھر اس کو عذاب جہنم کے لئے مضطر کروں گا اور وہ بری بازگشت ہے''۔ یہ آیت کے مصداق وہ ہیں جنہوں نے ان کے وصی کو جھٹلایا اور ان سے روگردانی کی، اس گروہ (امت) نے بہ قسم اللہ ایسا ہی اس امت کے ساتھ کیا ہے۔

اسم(31):۔

وہ اس گروہ میں سے ہیں جو اللہ عزوجل کا اطاعت گزار فرمانبردار ہے۔

اسم(32):۔

تم ان میں سے ہو جنہیں رسولؐ اللہ نے سب کے درمیان میں آیات باری تعالیٰ کی تلاوت کے لیے بھیجا۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(33):-
تم اس گروہ میں سے ہو جن کے لیے آیات خداوندی کی تلاوت کی گئی۔

اسم(34):-
تم ان میں سے ہو جسے کتاب کا علم دیا گیا۔

اسم(35):-
تم ان میں سے ہو جسے حکمت عطا کی گئی ہے۔

اسم(36):-
تم فرمانبرداروں میں سے ہو۔

''اور ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے، انہوں نے دعا کی اے! ہمارے پروردگار ہماری یہ خدمت قبول کر، بالتحقیق تو سننے والا اور جاننے والا ہے، اے ہمارے پروردگار ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار قرار دے، اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار قرار دے اور ہمیں قوائد تعلیم فرما اور ہماری توبہ قبول فرما، بلاشک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے''۔

(سورہ البقرہ، آیت:129-127)

العیاشی نے خبر دی ابوامر الزبیری سے، انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ انہوں نے فرمایا'' جب میں نے ان حضرتؑ سے سوال کیا کہ مجھے امت محمدؐ کے متعلق بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ امت محمدؐ سے مراد خصوصاً اولادِ ہاشم ہے، پھر میں نے پوچھا کہ پھر اس حقیقت و دلیل کا کیا ہوگا کہ آپؑ کہتے ہیں کہ رسولؐ کی امت ان کے اہلبیتؑ ہیں؟ انہوںؑ نے جواب دیا کہ اللہ کا قول ''اور ابراہیمؑ

Presented by Ziaraat.com

واسماعیلؑ اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے انہوں نے دعا کی اے ہمارے پروردگار! ہماری اس خدمت کو قبول فرما، بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے، اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنا فرمانبردار قرار دے اور ہماری نسل میں سے ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار قرار دے اور ہمیں قوائد کی تعلیم فرما، اور ہماری توبہ قبول فرما، یقیناً تو بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (سورہ البقرہ، آیت: 129-127)، اللہ نے ابرہیمؑ واسماعیلؑ کو جواب دیا اور ان کی نسل میں سے ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار قرار دیا، ان ہی میں سے ان کے درمیان ایک نبیؐ بھیجا جو ان کے گروہ سے تھا تا کہ وہ ان پر نازل ہوئی آیات کی تلاوت کرے، انہیں فرمانبردار بنائے، اور انہیں حکمت و کتاب عطا کرے، ابراہیمؑ نے اپنی پہلی دعا کے ساتھ دوسری دعا کو اختیار کیا، اس لیے ابراہیمؑ نے دعا کی کہ انہیں پاک رکھ کہ وہ تیرا شریک قرار دیں اور بتوں کی پرستش کریں، اس طرح امت کا معاملہ سیدھی راہ پر رہے اور غلط راہ اختیار نہ کریں۔

انہوں نے کہا "مجھے اور میرے بچوں کو بتوں کی پوجا کرنے سے بعض رکھ" اے میرے پروردگار بالتحقیق ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے، پس جو میری اتباع کرے گا وہ میرا ہے، اور جو میری نافرمانی کرے گا تو اس میں شک ہی نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ہ (سورہ ابراہیمؑ، آیت: 36-35)، یہ بات اس کی طرف اشارہ ہے کہ آئمہؑ اور فرمانبردار گروہ جن کے درمیان میں محمدؐ ہیں جو پہلے بھیجے جا چکے ہیں وہ ابراہیمؑ کی نسل سے ہیں جیسا کہ ابراہیمؑ کی دعا "مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے محفوظ رکھ"۔

(2) علی بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ ان الفاظ "کہ ہمارے پروردگار نے ان میں سے ان کے درمیان نبی بھیجا" کے متعلق امامؑ نے فرمایا کہ وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Presented by Ziaraat.com

اسماعیلؑ کے بیٹوں میں سے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپؑ نے فرمایا ''میں ابراہیمؑ کی دعا ہوں''۔

اسم(37):-

تم صالحین میں سے ہو۔

''اور آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہیں''۔

(سورہ البقرہ، آیت:130)

ابن بابویہ نے علی ابن احمد ابن محمد عمران الوقاق سے انہوں نے حمزہ ابن القاسم العلوی سے روایت کی کہ انہوں نے جعفر ابن محمد ابن مالک الکوفی الفزاری سے انھوں نے محمد ابن زیاد الازدی سے اور ان سے المفضل بن عمر نے راویت کی کہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق فرمایا کہ ''اللہ کا فرمان اور ملت ابراہیمؑ سے روگردانی کون کرسکتا ہے سوائے اس کے جو اپنے آپ کو بھی نہ سمجھتا ہو'' اس لیے اللہ نے اس دنیا میں انہیں چنا اور پھر ان کی قسم کھائی کہ آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہیں۔ جیسا کہ اللہ کا قول ہے ''دنیا میں بھی انہیں برگزیدہ قرار دیا تھا اور آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہیں''۔ (سورہ البقرہ، آیت، 130)۔ یہ سب انبیاؑ کرام اور آئمہؑ ہیں، ان سب پر اللہ کی رحمت ہے، جو اللہ کے حکم پر راضی رہے، انہوں نے اس کے لیے صالح راہ اختیار کی اور دین میں اپنی رائے دینے سے گریزاں رہے، اللہ کا ارشاد ہے ''جس وقت ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا کہ اطاعت کرو، انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کا مطیع ہوں''۔ (سورہ البقرہ، آیت:131)

اسم(38):-

تم ان میں سے ہو جس سے یوں خطاب کیا گیا ''تم یہ کہہ دو کہ ہم

Presented by Ziaraat.com

ایمان لائے"

اسم(39):-

تم ان میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول ہے کہ:

"اگر وہ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے ہو تو بیشک انہوں نے ہدایت پائی"۔ (سورہ البقرہ: آیت:137)

العیاشی نے خبر دی المفضل بن صالح سے اور انہوں نے اپنے کچھ ساتھیوں سے کہ "تم یہ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے اور اس پر (موسیٰؑ و عیسیٰؑ) اور جو کچھ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ و یعقوبؑ اور اسباط پر نازل کیا گیا ہے اس پر۔ (سورہ البقرہ: آیت:136)، انہوں نے ایسا فرمایا کہ "تم یہ کہہ دو کہ "اگر وہ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے ہو تو بیشک انہوں نے ہدایت پائی"۔ (سورہ البقرہ: آیت:136) اس سے مراد آلِ محمدؐ تو اگر وہ بھی اسی طرح ایمان لے آئے جس طرح تم لائے ہو تو بیشک انہوں نے ہدایت پائی۔

محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے احمد ابن محمد النعمان سے، انہوں نے صلم یا سلم سے اور انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا "ہم اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور اس پر جو ہم پر بھیجا گیا ہے" فرمایا کہ یہ اشارہ علیؑ، فاطمہؑ، الحسنؑ اور الحسینؑ اور پھر آپ کی نسل میں آنے والے آئمہ معصومینؑ کی طرف ہے، پھر اللہ نے ان الفاظ کو دوہرایا اور لوگوں سے تخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "اگر وہ اس پر ایمان لائے کہ جس پر تم ایمان لائے" اور یہ ایمان لانا علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اور آپ کی نسل اطہر و مطہر میں آنے والے آئمہ معصومینؑ پر ہے" تو یہ ہدایت یافتہ ہیں اور اگر وہ منہ موڑ لیں اور راستہ بدل لیں تو انہوں نے صرف گھاٹے میں قدم رکھا۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(40):۔

یہ اللہ کا رنگ ہے اور اللہ سے چوکھا رنگ ہوگا کسی کا؟

(سورہ البقرہ: آیت:138)

العیاشی نے خبر دی عمر ابن عبدالرحمٰن ابن کثیر سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ''یہ اللہ کا رنگ ہے اور اللہ سے چوکھا رنگ ہوگا کس کا'' اللہ کا رنگ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور ان کی ولایت، محبت اور میثاق کے ذریعے اس رنگ میں رنگا جاسکتا ہے۔

محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے سلم ابن خطاب سے، انہوں نے علی ابن الحسن سے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن کثیر سے انہوں نے ابوعبداللہؑ کہ آپؑ نے اس آیت ''یہ اللہ کا رنگ ہے اور اللہ سے چوکھا رنگ ہوگا کس کا'' فرمایا اس نے رنگ دیا ایمان والوں کو اس دنیا میں محبت و میثاقِ ولایت امیر المومنینؑ کے ذریعے۔

اسم(41):۔

تم امتِ وسطہ میں سے ہو۔

اسم(42):۔

تم لوگوں پر گواہوں میں سے ہو۔

''اسی طرح ہم نے تم کو بیچ کا گروہ مقرر کیا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ ہیں۔ (سورہ البقرہ، آیت:143)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے الحسن ابن علی الوشا سے، انہوں نے احمد ابن عائذ سے، انہوں نے عمر ابن

Presented by Ziaraat.com

ادھیمہ سے، انہوں نے بریدالعجلی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول: ''اسی طرح ہم نے تم کو بیچ کا گروہ مقرر کیا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ ہیں''۔ کے بارے میں دریافت کیا تو امامؑ نے جواب دیا کہ ''ہم بیچ کا گروہ ہیں، ہم اللہ کی طرف سے گواہ ہیں، اس کی مخلوق پر اور اس کی حجت ہیں زمین پر''۔

مزید خبر دی عبداللہ ابن محمد سے، انہوں نے ابراہیم ابن محمد الثقفی سے، انہوں نے کہا کہ بندر ابن عاصم کی کتاب میں الحبیبی سے، انہوں نے ہارون ابن خارجہ سے، انہوں نے ابوبصیر سے، اور انہوں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول ''اسی طرح ہم نے تم کو بیچ کا گروہ مقرر کیا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ ہیں''۔ کے بارے میں پوچھا تو امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: ہم لوگوں کے اعمال پر گواہ ہیں، اور جو وہ حلال و حرام کرتے ہیں اس پر اور اس پر جس کو وہ نظر انداز کرتے ہیں اس پر''۔

اسم (43):-

''اے ایمان والوں صبر و صلاۃ کے ذریعے سے مدد مانگو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔ (سورہ البقرہ، آیت:153)

عیون الاخبار رضاؑ میں خبر دی گئی ہے کہ (قرآن) میں ''اے ایمان والوں'' جب بھی استعمال ہوا ہے اس سے مراد کوئی نہیں سوائے ہمارے۔

اہلسنت کے سلسلہ روایت سے الموفق جو اہل سنت کے عالم ہیں نے خبر دی مجاہد سے، انہوں نے ابن عباس سے کہ رسولؐ اکرم نے فرمایا کہ اللہ نے ایسی آیت کبھی نازل نہیں کی جس میں ''اے وہ جو ایمان لائے'' شامل ہو اور علیؑ اس میں شامل

Presented by Ziaraat.com

نہ ہوں، لیکن آگاہ رہو کہ علیؑ اللہ کی طرف سے حاکم اعلیٰ ہیں۔

اسم(44):-

تم ان میں سے ہو کہ جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں
"درحقیقت ہمارا تعلق اللہ سے ہے اور دراصل ہمیں اسی کی طرف
لوٹ کر جانا ہے"۔

اسم(45):-

تم ان لوگوں میں سے ہو جن کو اپنے رب کی طرف سے رحمتیں
اور مہربانیاں نازل ہوتی ہیں۔

اسم(46):-

تم ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہو۔

اسم(47):-

المناقب میں ابن شہر آشوب نے کہا: جب رسولؐ اللہ نے مولا علیؑ کو حضرت جعفر طیارؑ کی موتہ کے مقام پر شہادت کی خبر دی تو فرمایا: "درحقیقت ہمارا تعلق اللہ سے ہے اور یقیناً ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"، پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

"وہ لوگ کہ جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں یقیناً
ہمارا تعلق اللہ سے ہے اور یقیناً ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔ یہ
وہ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے رحمتیں وصول کرتے ہیں۔

اسم(48):-

تم ان میں سے ہو جن پر واجب ہے آشکار کرنا جو کچھ حجتوں اور ہدایت کی صورت میں نازل کیا گیا ہے۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(49):-

تم لعنت کرنے والوں میں سے ہو" جولوگ اس کو چھپاتے ہیں جو کھلی دلیلیں اور ہدایت ہم نازل کر چکے بعد اس کے کہ کل آدمیوں کے لیے کتاب میں اس کو کھول کر بیان کر دیا ہے یقیناً انہی پر اللہ لعنت کرتا ہے اور انہی پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

(سورہ البقرہ، آیت:159)

العیاشی نے ابن ابی عمیر سے خبر دی ہے اور انہوں نے بتایا کہ امام ابوعبداللہؑ اس طرح فرماتے تھے "یقیناً وہ لوگ جنہوں نے چھپایا اسے جو کچھ ہم نے بطور حجت اور ہدایت کے نازل کیا" حجت و ہدایت سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

العیاشی نے خبر دی حمران سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے دریافت کیا اللہ کے اس قول کے متعلق "جولوگ اس کو چھپاتے ہیں جو کھلی دلیلیں اور ہدایت ہم نازل کر چکے"۔

فرمایا! اس سے مراد ہم آلِ محمدؐ ہیں اور ہم اللہ سے ہی مدد کے طلبگار ہیں۔

العیاشی نے کچھ اصحاب سے روایت کی کہ جب امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول "جولوگ اس کو چھپاتے ہیں جو کھلی دلیلیں اور ہدایت ہم نازل کر چکے بعد اس کے کہ کل آدمیوں کے لیے کتاب میں اس کو کھول کر بیان کر دیا ہے"۔

تو آپؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد صرف ہم علیہ السلام ہیں۔ اور ہم صرف اللہ عزوجل سے مدد کے طلبگار ہیں۔ یقیناً جب تم میں سے کسی شخص تک جب یہ پیغام پہنچتا ہے تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کو کامیاب ہونے دیا جائے گا مگر یہ کہ وہ اس پیغام کو لوگوں پر آشکار و عیاں کرے۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(50):۔

العیاشی نے خبر دی زرارہ سے حمران سے اور محمد ابن مسلم سے اور انہوں نے ابو جعفرؑ سے اور ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول "فرمایا اس سے مراد آل محمدؐ ہیں۔

اسم(51):۔

تمؑ رشتہ داروں میں سے ہو کہ جن کے متعلق اللہ نے رحم کرنے کا حکم دیا ہے۔

اور اللہ عزوجل کا قول:۔ یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق و مغرب کی طرف کرلو بلکہ حقیقی نیکی اس کی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب پر، انبیاؑ پر ایمان لائے اور محبتِ اللہ میں مال رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں اور گردنیں آزاد کرنے میں دے۔

(سورہ البقرہ، آیت: ۱۷۷)

مجموعہ البیان میں ابو علی الطبرسی نے کہا: "کہ امام ابو جعفرؑ اور امام ابو عبداللہؑ سے اس آیت کی تفسیر میں جو خبر وارد ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ آپؑ نے فرمایا رشتہ داروں سے مراد پیغمبر اکرم حضرت محمدؐ کے اہلبیت علیہم السلام ہیں۔

اسم(52):۔

اور اس کا قول "آسانی"

"اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے"۔(سورہ البقرہ، آیت:185)

العیاشی نے خبر دی الثمالی سے اور انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے اس قول "اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا"۔(سورہ

Presented by Ziaraat.com

البقرہ، آیت: 157) کے متعلق فرمایا، آسانی سے مراد امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور سختی سے مراد اول، دوئم اور ثانی ہیں۔ اور جو اولادِ آدمؑ میں سے ہیں وہ اول، دوم اور سوم کی محبت کو لے کر نہیں آئینگے (محشر میں)۔

(۲) ابن شہر آشوب نے اللہ کے اس قول ''اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا'' (سورہ البقرہ، آیت: 185)، امامؑ نے فرمایا آسانی سے مراد ہماری محبت ہے، سختی سے مراد انتشار اور اللہ کے دشمنوں سے محبت ہے۔

(۳) احمد ابن محمد ابن خالد البرقی نے خبر دی اپنے کچھ اصحاب سے اور سلسلہ روایت امامؑ سے جاملتا ہے کہ انہوں نے اللہ کے اس قول ''اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا'' (سورہ البقرہ، آیت: 185)، امامؑ نے فرمایا آسانی سے مراد ہماری محبت ہے اور سختی سے مراد انتشار اور اللہ کے دشمنوں سے محبت ہے۔

اسم (53):۔

''اور یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ لیکن نیکی اس کی ہے جو تقویٰ اختیار کرے، اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ''۔

(سورہ البقرہ، آیت: 189)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد العشری سے انہوں نے معلّی سے، انہوں نے محمد ابن جمہور سے، انہوں نے سلیمان ابن سامہ سے، انہوں نے عبداللہ ابن قاسم سے، انہوں نے ابوبصیر سے کہ انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہؑ نے فرمایا اوصیاءؑ اللہ کے دروازے ہیں، جو اس سے ظہور کرتے ہیں اور وہ جو اس کو نہیں جانتے تو اللہ اپنے اوصیاءؑ کے ذریعے ان پر حجت قائم کرتا ہے۔

Presented by Ziaraat.com

(۲) العیاشی نے خبر دی سعد سے، اور انہوں نے ابو جعفرؑ سے، سعد نے ابو جعفرؑ سے اس آیت ''اور یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ، لیکن نیکی ہے جو تقویٰ اختیار کرے، اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فتح پاؤ''۔ (سورہ البقرہ، آیت:179)، کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا ''کہ آلِ محمدؐ جن پر اللہ کی رحمتیں ہیں وہ باب اللہ (اللہ کے دروازے) ہیں، اس (اللہ) کی طرف اور جنت کی طرف بلانے والے ہیں، اس کی طرف سے راہبر ہیں اور قیامت کے دن تک لوگوں کو ہدایت پہنچاتے رہیں گے۔

(۳) محمد ابن الحسن الصفار نے خبر دی احمد ابن محمد ابن ابی نصر سے، انہوں نے محمد ابن حمران سے، انہوں نے اسود ابن سائد سے کہ اسود نے کہا کہ میں ابو جعفرؑ کی صحبت (مجلس) میں بیٹھا ہوا تھا تو وہ بغیر کسی سوال کے یہ فرمانے لگے ''ہم اللہ کی حجت ہیں اور اس کے دروازے ہیں، ہم اللہ کی زبان ہیں کہ وہ جس سے کلام کرتا ہے، ہم اللہ کا چہرہ ہیں، ہم اللہ کی آنکھیں ہیں اور ہم ہی صاحب امر ہیں اس کے بندوں پر۔

الاحتجاج میں احمد ابن علی ابن ابی منصور نے خبر دی اصبغ بن نباتہ سے: اصبغ کہتے ہیں کہ میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابن الکوا آیا اور اس نے پوچھا: اے! امیر المومنینؑ اللہ کی اس آیت ''اور یہ نیکی نہیں کہ تم گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ لیکن نیکی ہے جو تقویٰ اختیار کرے، اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ، اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فتح پاؤ (البقرہ آیت ۱۸۹) کے بارے میں دریافت کیا؟ جس کے بارے میں امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: وہ گھر ہم ہیں کہ جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا، کہ دروازوں سے آؤ، اور ہم اللہ

Presented by Ziaraat.com

کا دروازہ، اس کا گھر ہیں جس کے ذریعے آیا جاتا ہے، اور وہ جس نے ہماری اطاعت وفرمانبرداری کا عہد کیا اور ہماری محبت پر اظہار تشکر کیا وہ گھر میں دروازے سے ہی آئے گا، اور وہ جس نے ہماری مخالفت کی اور ہمارے غیر کو ہم پر سبقت دی تو جان لو کہ یقیناً وہ گھروں میں پچھواڑے سے ہی داخل ہوں گے۔

اسم(54):-

تم لوگوں میں سے ہو۔

"پھر اسی راستے سے چلو جس سے اور لوگ چلیں"۔

(سورہ البقرہ، آیت:199)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی عبداللہ ابن غالب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سائد ابن المصیب سے کہ سائد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ علیؑ ابن الحسینؑ نے فرمایا کہ ایک آدمی امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اگر آپؑ جاننے والے ہیں تو مجھے لوگ اور نسناس کے متعلق آگاہ کریں؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا اے حسینؑ اس شخص کو جواب دو، پھر امام حسینؑ نے فرمایا کہ تیرے یہ الفاظ کے مجھے لوگوں سے متعلق آگاہ کریں "وہ لوگ" ہم ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے "پھر اسی راستے پر چلو جس سے اور لوگ چلتے ہیں" اور پیغمبر اکرمؐ اس راستے پر سب سے آگے چلنے والے ہیں، اور تمہارا سوال "اشباہ الناس" تو سنو کہ وہ ہمارے طرف دار ہیں اور ہم سے محبت کرتے ہیں اور وہ ہم سے ہیں یہی وجہ ہے کہ ابراہیمؑ نے کہا: جو میری اطاعت کرے، یقیناً وہ مجھ سے ہے، (۱۴:۳۶) اور جیسا کہ تیرا سوال نسناس کے متعلق "تو وہ ایک جم غفیر ہیں یہ اشارہ عام لوگوں کی طرف ہے۔ پھر امام حسینؑ نے فرمایا وہ مویشی کی مانند ہیں

Presented by Ziaraat.com

یا غالباً ویسے ہی، وہ صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

اسم(55):۔

تم اُن لوگوں میں سے ہو جو اللہ کی رضا میں اپنی جان بیچ ڈالتے ہے اور اللہ عزوجل کا قول:۔

''اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی رضا میں اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں پر بہت مہربان ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت:۲۰۷)

شیخ ابو جعفر محمد ابن الحسن الطوسی اپنی امالی میں بیان کرتے ہیں کہ ایک گروہ نے انہیں خبر دی المفضل کی جانب سے، انہوں نے کہا کہ محمد ابن احمد ابن یحییٰ ابن صفوان الامان نے انتا کیا میں ان سے بیان کیا، محفوظ ابن بحر نے بیان کیا کہ الہیثم ابن جمیل نے اُن سے قیس ابن ربیع نے حکیم ابن جبیر سے انھوں نے علیؑ ابن الحسینؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا اللہ کے اس قول کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ''اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی رضا میں اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں پر بہت مہربان ہے۔'' کہ جب علیؑ ابن ابی طالبؑ نے شب پیغمبر اکرمؐ کے بستر پر بسر کی۔

خبر دی ایک گروہ نے ابی المفضل سے ان سے حدیث بیان کی محمد بن محمد سلیمان الباغندی نے ان سے بیان کیا محمد بن الصباح الجرجلائی نے، ان سے بیان کیا محمد بن کثیر الملائی نے ان سے عوف الاعرابی جو اھل بصرہ میں سے تھا ان سے الحسن ابی الحسین نے، ان سے انس بن مالک نے کہا کہ جب رسولؐ اللہ نے اپنا منہ یا توجہ غار کی طرف کی کہ جب ابوبکر ان کے ہمراہ تھا، تو پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کو حکم دیا کہ وہ ان (حضرت محمدؐ) کے بستر پر سو جائیں اور اپنے اوپر ایک چادر لپیٹ لیں تو علیؑ نے خود کو موت پر آمادہ

Presented by Ziaraat.com

کیااوررات گزاری ایسے میں وہ لوگ جو پیغمبر اکرمؐ کے قتل کی نیت سے آئے تھے جن کا تعلق عرب کے تمام قبائل سے تھا جب ان لوگوں نے چاہا کے تلوار چلائیں کیونکہ انہیں یقین تھا کہ چادر میں محمدؐ ہیں، انہوں نے کہا محمدؐ کو جگادو تا کہ وہ تلوار سے قتل ہونے کا درد محسوس کرسکیں اور دیکھ سکیں کہ کس طرح تلواروں نے انہیں گھیرا ہوا ہے۔ جب انہوں نے جگایا وہاں علیؑ کو پایا تو تمام کافر بھوکھلاہٹ کا شکار ہوگئے اور پیغمبر اکرمؐ کے متعلق پوچھنے لگے تو اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ ''اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی رضا میں اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں پر بہت مہربان ہے۔''

انہوں نے اپنی مجلس میں بیان کیا کہ ایک گروہ نے انہیں خبر دی ابوالمفضل سے، انہوں نے کہا کہ ہمیں الحسن ابن علی ابن ذکریا العاصمی نے، انہیں احمد ابن عبیداللہ الغمدانی نے، انہیں ربی ابن یسار نے، انہیں العمش نے، انہیں سلیم ابن ابی الجاد نے اور سلسلہ روایت ابوظہر سے مل جاتا ہے، انہوں نے کہا کہ ''عمر نے محمدؐ کے جانشین کے چناؤ کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جوان ناموں پر مشتمل تھی عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن ابن عوف اور سعد ابن ابی وقاص، عمر نے ان سب کو حکم دیا کہ ایک گھر میں چلیں جائیں اور اس کے تمام دروازوں کو بند کرلیں اور یہ سلسلہ تین دن تک جاری رہا اور اس دوران ایک دوسرے سے مشاورت کریں اور اگر پانچ لوگ ایک شخص کے نام پر متفق ہوجائیں اور کوئی ایک راضی نہ ہو تو لازم ہے کہ مخالفت کرنے والے شخص کو قتل کردیا جائے، اگر چار ایک نام پر راضی ہوجائیں تو باقی دو مخالفت کرنے والوں کو قتل کردیا جائے، لیکن جب وہ سب ایک نام پر راضی ہوگئے تو امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے ان سب سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جو میں تم سے

Presented by Ziaraat.com

کہنا چاہتا ہوں تم وہ سنو اگر صحیح کہوں تو قبول کر لینا اور اگر غلط لگے تو قبول نہ کرنا ان سب نے کہا کہ کہیے! پھر مولا علیؑ نے ان کے سامنے اپنے کارنامے بیان کیے۔

پھر مولا علیؑ نے فرمایا: کیا یہ آیت ''اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی رضا میں اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں پر بہت مہربان ہے۔'' یہ آیت تم میں سے کس کے لیے نازل ہوئی یا میرے لیے جب میں نبی اکرمؐ کے بستر پر سو گیا تھا! انھوں نے کہا ہم میں سے کسی کی شان میں یہ آیت نازل نہیں ہوئی۔

اسم(56):-

''اے ایمان والوں سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

(سورہ البقرہ: آیت:208)

(۱) عیاشی نے جابر سے روایت کی اور انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ ''حوالگی سے مراد آلِ محمدؐ ہیں کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ خود کو آلِ محمدؐ کے حوالے کر دو (اسلام میں داخل ہو جاؤ)۔

(۲) عیاشی نے خبر دی جابر سے انھوں نے زرارہ، انھوں نے حمران اور محمد ابن مسلم سے، انہوں نے ابو جعفرؑ اور ابو عبداللہ سے اس آیت ''اے ایمان والوں سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ'' کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا ''کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہماری معرفت حاصل کریں''۔

(۳) عیاشی نے مزید خبر دی جابر سے، انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ''یہ آلِ محمدؐ ہیں کہ جن کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے اور آلِ محمدؐ اللہ کی رسی ہیں جنہیں اللہ نے مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے ''اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو''۔ (سورہ آل عمران، آیت:103)

(۴) انہوں نے مزید خبر دی مسدہ ابن صدقہ سے، انہوں نے جعفرؑ ابن محمدؑ سے

Presented by Ziaraat.com

انہوں نے اپنے والدؑ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا! سن لو کہ وہ علم جسے آدمؑ کے ساتھ بھیجا گیا اور وہ سب جسے انبیاؑ و پیغمبرؑ کے ساتھ بھیجا گیا اور مہرِ نبوت کے ساتھ بھیجا گیا اور انبیاؑ اور پیغمبرؐ مصدقہ انبیاؑ کی آل کے ساتھ ہی سدراہ رکھنے کو فوقیت دیتے تھے تو پھر تم لوگ کہاں کھو گئے ہو اور کس راستے پر چل پڑے ہو اے کشتی سے باہر نکالے جانے والوں کی بکھری ہوئی اولادوں کے گروہ تم لوگوں کی مثال ایسی ہی ہے جو میں نے بیان کیا ویسے ہی جو یہاں محفوظ رہا وہ وہاں بھی محفوظ رہے گا، اور وہ بھی بچ جائے گا جو میرے الفاظ کو محفوظ کرے گا، افسوس ہے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے، وہ تمہارے لیے غار والے لوگوں کی مانند ہیں اور ان کی مثال معافی کے دروازے کی سی ہے اور وہ اطاعت اللہ کا دروازہ ہیں" تو اے ایمان والوں اس اطاعت (اسلام) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔

اسم (57):-

تم صلاۃ الوسطیٰ ہو۔

"کل صلاۃ کی حفاظت کرو خاص کر صلاۃ وسطیٰ کی"۔

(سورہ البقرہ: آیت: 238)

العیاشی نے خبر دی عبدالرحمٰن ابن کثیر سے، انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول "کل صلاۃ کی حفاظت کرو خاص کر صلاۃ وسطیٰ کی" اور اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہوئے قنوت پڑھو"۔ (سورہ البقرہ: آیت: 238) کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ صلاۃ سے مراد حضرت محمد مصطفیٰؐ، امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ، سیدۃ النسا العالمین بی بی فاطمہؑ الزہراء، امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔ اور صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد امیر المومنین مولا آیت اللہ العظمیٰ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ "اور اللہ کی بارگاہ

Presented by Ziaraat.com

میں کھڑے ہوئے قنوت پڑھو"۔ سے مراد آئمہ معصومینؑ کی اطاعت ہے۔

اسم(58):۔

اللہ کا قول "وہ کون ہے جو بغیر اس (اللہ) کے اذن کے بغیر اس (اللہ) کے حضور شفاعت کرے" (سورہ البقرہ: آیت:255)

العیاشی نے خبر دی معاویہ ابن عمار سے، انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے یہ روایت کی کہ میں معاویہ بن عمار نے اللہ کے اس قول "وہ کون ہے جو بغیر اس (اللہ) کے اذن کے بغیر اس (اللہ) کے حضور شفاعت کرے" کے متعلق سوال کیا تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا "وہ شفاعت کرنے والے ہم ہیں"۔

اسم(59):۔

اور اللہ کا قول "اس نے بیشک مضبوط رسی پکڑ لی جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ (سورہ البقرہ: آیت:256)

(۱) ابن بابویہ نے خبر دی حذیفہ ابن عصید سے کہ حذیفہ نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے! حذیفہ! یقیناً میرے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ تم پر اللہ کی طرف سے حجت ہیں۔ ان (علیؑ) میں شک کرنا اللہ میں شک کرنے کے مترادف ہے۔ علیؑ کا شریک قرار دینا اللہ کا شریک قرار دینے جیسا ہے۔ علیؑ کا انکار اللہ کا انکار ہے۔ علیؑ سے منہ پھیرنا اللہ سے منہ پھیرنے جیسا ہے اور علیؑ کو جھٹلانا گویا اللہ کو جھٹلانے کے برابر ہے، اور علیؑ پر ایمان رکھنا اللہ پر ایمان رکھنے جیسا ہے، علیؑ اللہ کے حبیبؐ کے بھائی، ان کے جانشین اور اس امت کے امام ہیں، وہ اللہ کی مضبوط رسی ہیں اور ایسی مضبوط رسی ہیں جو ٹوٹنے والی نہیں ہے، ان کے بارے میں دو طرح کے لوگ تباہ ہونگے ایک غلو کرنے والے اور دوسرے غفلت برتنے والے، قصر کرنے یعنی

Presented by Ziaraat.com

مقصر، اے حذیفہ علیؑ کو نہ چھوڑ ورنہ میرا دامن بھی تم سے چھوٹ جائے گا، ان کی مخالفت نہ کرنا کیونکہ ان کی مخالفت میری مخالفت ہے۔ یقیناً جس نے علیؑ کو غضب ناک کیا اس نے یقیناً مجھے غضب ناک کیا، اور جس نے علیؑ کو خوش کیا اس نے یقیناً مجھے خوش کیا۔

(۲) انہوں نے مزید خبر دی کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا "حسینؑ کی نسل میں جو آئمہؑ ہونگے جس شخص نے بھی ان آئمہ معصومین کی اطاعت و فرمانبرداری کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی، اس کے برعکس جس نے ان آئمہؑ کی نافرمانی کی تو بلاشبہ اس نے اللہ کی نافرمانی کی، وہ (آئمہؑ) اللہ کی مضبوط رسی ہیں اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔

(۳) سعد ابن عبداللہ القمی نے اسحاق بن غالب سے خبر دی انہوں نے امام ابوعبداللہ سے خبر دی کہ آپؑ نے اپنے طویل خطبوں میں سے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا "رسولؐ اللہ اس دنیا سے گزر گئے اور ترکہ میں الکتاب اور امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو چھوڑ کر گئے ہدایت امت کے لیے، وہ (علیؑ) اللہ کی راہ پر بلانے والے امام ہیں، وہ اللہ کی مضبوط رسی ہیں جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے، علیؑ اور محمد مصطفیٰؐ ایک دوسرے کے بھائی ہیں، ان میں سے ہر ایک دوسرے کی صداقت کی گواہی دیتا ہے۔

(۴) اہلسنت کے سلسلہ روایت سے موافق ابن احمد نے خبر دی، عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے کہ حضور اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا "تم اللہ کی مضبوط رسی ہو"۔

اسم (60):-

"جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر صرف کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے اور ان کو نہ کوئی خوف

Presented by Ziaraat.com

ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ (۲:۲۷۴)

ابن بابویہ نے کہا کہ محمد ابن عمر ابن محمد الجعابی نے ہم سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ابو محمد الحسن ابن عبداللہ ابن محمد ابن العباس الرازی التمیمی نے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا اور کہا کہ میرے مولا علی ابن موسیٰ الرضاؑ نے اپنے اجداد کے سلسلہ سے بیان فرمایا کہ امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ پیغمبرؐ نے فرمایا ''جولوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر صرف کرتے ہیں'' یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

(۲) العیاشی نے ابو اسحاق سے روایت کی کہ ابو اسحاق نے کہا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے پاس سوائے چار (۴) درہم کے کچھ بھی نہ تھا لیکن مولا علیؑ نے رات کے وقت ایک درہم خیرات کر دیا، ایک درہم دن میں خیرات کر دیا، ایک درہم پوشیدہ اور ایک درہم ظاہر کر کے خیرات کر دیا، جب آپؑ کو اس واقعہ کی خبر ملی تو آپؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ! یہ تم نے کیا کیا؟ تو مولا علیؑ نے فرمایا اس عمل سے میں نے اللہ سے کیے ہوئے وعدے کی تکمیل کی ہے، اسی وقت یہ آیت (جولوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر صرف کرتے ہیں.....) نازل ہوئی۔

(۳) ابو علی الطبرسی نے اس آیت کا شان نزول کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی کہ جب ان حضرتؑ کے پاس چار درہم تھے انہوں نے ایک درہم رات کو خیرات کر دیا، ایک درہم دن کے وقت، ایک درہم چھپا کر اور ایک درہم ظاہر کر کے خیرات کر دیا تو اسی وقت یہ آیت ''جولوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر صرف کرتے ہیں ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے اور ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(61):۔

ان کا اجر پروردگار کے پاس ہے۔ (۲:۲۷۴)

یہ آیت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

اسم(62):۔

"اور نہ ان کو کوئی خوف ہوگا" (۲:۲۷۴)

یہ آیت امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

اسم(63):۔

"اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔ (۲:۲۷۴)

یہ آیت امیر المومنین مولا علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی، اس لحاظ سے کہ وہ غمگین لوگوں میں سے نہیں ہوں گے۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ آلِ عمران

اسم(64):-

اللہ کے اسم کے ساتھ جو مہربان اور نہایت رحم کرنے والے ہے۔

آل محمدؑ اللہ کی ناطق آیات میں سے ہیں۔

اسم(65):-

تم ان میں سے ہو جو علم فی الاراسخون ہیں۔اللہ کا قول" وہ وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی کچھ آیتیں تو صاف صاف ہیں اور وہی کتاب کی ام(مالک) ہیں اور کچھ متشابہات ہیں،اب جن لوگوں کے دل میں کھوٹ ہے وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں،حالانکہ ان کا اصل مطلب سوائے اللہ اور ان لوگوں کے جو علم میں مضبوط ہیں کوئی نہیں جانتا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے ہر ایک(علم و متشابہ) ہمارے رب کی طرف سے ہے اور سوائے صاحبان عقل کے اور کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتا۔

(سورہ آل عمران: آیت:7)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین بن محمد سے،انہوں نے معلی ابن محمد سے، انہوں نے محمد ابن عرامہ سے،انہوں نے علی ابن الحسن سے، انہوں نے عبدالرحمن ابن کثیر سے،انہوں نے مولا ابوعبداللہؑ سے کہ اللہ کا یہ قول" وہ وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی کچھ آیتیں تو صاف صاف ہیں" ابوعبداللہؑ نے

Presented by Ziaraat.com

فرمایا ''صاف صاف'' آیتوں سے مراد امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور کچھ متشابہات ہیں'' ان سے مراد اول، دوم اور سوم ہیں۔ پھر فرمایا اللہ کا یہ قول ''اب جن لوگوں کے دل میں کھوٹ ہے وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے متشابہ آیات کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کا اصلی مطلب سوائے اللہ اور ان لوگوں کے جو علم میں مضبوط ہیں کوئی نہیں جانتا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، ہر ایک (محکم و متشابہ) ہمارے رب کی طرف سے ہے اور سوائے صاحبان عقل کے اور کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتا''، یہ تمام آیات آیت اللہ العظمیٰ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

(۲) محمد ابن یعقوب کہتے ہیں کہ بہت سارے اصحاب سے ہم نے اس روایت کو نقل کیا، نے احمد ابن محمد سے، انہوں نے الحسین ابن سائد سے، انہوں نے نادر ابن سوید سے، انہوں نے ایوب ابن الحر سے اور عمران ابن علی سے انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا ''ہم وہ ہیں جو علم میں مضبوط ہیں اور ہم ہی علم کی تاویلات جانتے ہیں۔

(۳) انہوں نے خبر دی علی ابن محمد سے، انہوں نے عبداللہ ابن علی سے انہوں نے ابراہیم ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ ابن حماد سے، انہوں نے برید ابن معاویہ سے انہوں نے اس قول ''حالانکہ اس کا اصلی مطلب سوائے اللہ اور ان لوگوں کے جو علم میں مضبوط ہیں کوئی نہیں جانتا'' کہ متعلق کہا کہ پیغمبر اکرم محمد مصطفیٰؐ ان لوگوں میں سب سے اعلیٰ ہیں جو علم میں مضبوط ہیں۔ اللہ نے آپؐ کو یقیناً ہر اس چیز کا علم عطا کیا اور تاویلات سکھائیں جو کچھ اس (اللہ) نے آپؐ پر نازل کیا، اللہ نے آپؐ پر ایسی کوئی آیت یا ایسا کوئی حکم نازل نہیں کیا کہ آپؐ جس کا دفاع نہ کر سکیں

Presented by Ziaraat.com

اور آپؑ کے بعد آپؑ کے جانشینوں کو بھی ان تمام امور کا علم دیا جس پر حضور اکرمؐ مطلع تھے، اور رہی بات ان لوگوں کی جو بغیر تاویلات کو جانے بولتے ہیں، اور جب علم میں راسخ لوگ علم بولتے ہیں تو اللہ ارشاد فرماتا ہے ''وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے ہر ایک (محکم و متشابہ) ہمارے رب کی طرف سے ہے'' قرآن میں ہر خاص و عام، ہر محکم و مبہم اور ہر منسوخ کا علم ہے اور اسے وہی جانتے ہیں جو علم میں مضبوط اور راسخ ہیں۔

(۴) محمد ابن یعقوب نے خبر دی احمد ابن محمد سے، انہوں نے محمد ابن ابی عمیر سے، انہوں نے سیف ابن عمیرہ سے، انہوں نے ابوالصبح الکنعانی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہؑ نے فرمایا ''ہم وہ لوگ ہیں کہ جن کی اطاعت کو اللہ نے لازم و ملزوم قرار دیا ہے، اللہ نے ہر ناکارہ اور ہر خالص چیز کا علم ہمیں دیا ہے اور ہم ہی وہ لوگ ہیں جو علم میں راسخ ہیں''۔

اسم (66):-

ان میں سے ہیں جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی، اللہ کا قول ''تم کہہ دو کیا میں تم کو ان سے اچھی چیزوں کی خبر دوں ان کے لیے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی، ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں بہتی پھرتی ہیں ..... آخر تک''۔

اہل سنت کے سلسلہ روایت سے ابن عباس نے خبر دی کہ یہ آیت ان میں سے ہیں جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی، اللہ کا قول ''تم کہہ دو کیا میں تم کو ان سے اچھی چیزوں کی خبر دوں ان کے لیے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی، ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں بہتی پھرتی ہیں۔ یہ آیت علی

Presented by Ziaraat.com

جعفرؑ، حمزہؓ اور عبیداللہ ابن حارث کی شان میں نازل ہوئیں۔

اسم(67):-

تم ان میں سے ہو جو علم رکھتے ہیں۔

اسم(68):-

"عدل پر قائم ہیں"

خدا نے خود شہادت دی ہے کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں ہے اور کل فرشتوں نے اور صاحبان علم نے جو عدل پر قائم ہیں۔ (سورہ آل عمران (3:18)

محمد ابن الحسن الصفار نے خبر دی عبداللہ ابن جعفر سے، انہوں نے محمد ابن عیسیٰ سے، انہوں نے الحسن ابن علی الوشاہ سے، انہوں نے ابوالحسن سے کہ ابوالحسن نے فرمایا امام پر کچھ روایات واجب ہیں اس سے مختلف کہ جیسا ان (آئمہؑ) کے حامی گمان کرتے ہیں اور ہمارے حامیوں پر کچھ اس سے ہٹ کر بھی واجب ہے کہ جو ان پر اللہ کی طرف سے واجب کیا گیا ہے، یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہم سے سوال کریں۔

ان آیات کا اشارہ آئمہ معصومینؑ کی طرف ہے۔

(۲) العیاشی نے خبر دی جابر سے کہ جابر نے کہا کہ میں نے بو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول "خدا نے خود شہادت دی ہے کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں ہے اور کل فرشتوں نے اور صاحبان علم نے جو عدل پر قائم ہیں"۔

اس کے جواب میں ابو (عبداللہ) جعفرؑ نے فرمایا "اللہ نے قسم کھائی ہے کہ اس کے سواء کوئی اللہ نہیں اور اللہ نے قسم اپنے حق میں کھائی اور وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے بیان کیا ہے، اور اللہ کا قول "اور ملائکہ" یہ اس لیے کہا کہ اللہ نے ملائکہ کو ان کی اللہ

Presented by Ziaraat.com

سے قربت کے سبب عزت بخشی اور ملائکہ نے تصدیق کی اور گواہی دی جیسا کہ اس نے خود اپنے حق میں گواہی دی اور اس کا قول ''اور صاحبانِ علم میں جو عدل پر قائم ہیں'' فرمایا کہ جو علم رکھتے ہیں وہ انبیاءؑ اور ان کے اوصیاء ہیں، وہی عدل کے قائم کرنے والے ہیں، ظاہری طور پر عدل سے مراد انصاف و برابری ہے مگر باطنی طور پر عدل سے مراد امیر المومنین آیت اللہ العظمیٰ مولا علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۳) سعد ابن عبداللہ القمی نے خبر دی محمد ابن عیسیٰ ابن عبید سے، انہوں نے النادر ابن سوید سے اور جعفر ابن بشیر البجلی سے، انہوں نے ہارون ابن خارجہ سے، انہوں نے عبدالمالک ابن عطا سے انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؑ نے فرمایا ہم ہی اول الذکر ہیں، ہم ہی اول العلم ہیں اور ہر حرام و حلال کا تعلق ہم سے ہے۔

اسم(69):-

تم میں سے ہیں جن کو اللہ نے سلطنت دی۔

''کہہ دو کہ اے اللہ اے سلطنت کے مالک تو جس کو چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے'' **(سورہ آل عمران، آیت:26)**

محمد ابن یعقوب نے خبر دی ابراہیم ابن ابوبکر ابن ابوثمالی سے، انہوں نے داؤد ابن فرقد سے، انہوں نے ابوثمال سے، انہوں نے عبداللہ سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جب میں نے ان سے کہا کہ اللہ کہتا ہے ''کہہ دو کہ اے اللہ اے سلطنت کے مالک تو جس کو چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے''۔

Presented by Ziaraat.com

کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ نے بنی امیہ کو ملک عطا کیا؟ امامؑ نے فرمایا یہ اس طرح نہیں ہے کہ جس طرح تم گمان کرتے ہو، اللہ عزوجل نے اپنا ملک العظیم ہمیں عطا کیا ہے، یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کے پاس لباس ہو اور کوئی دوسرا اس لباس کو اس کے اصل مالک سے چھین کر لے جائے تو وہ لباس کیا چھیننے والے شخص کا کہلائے گا بلکہ لباس کا تعلق اور لباس کا مالک وہی کہلائے گا کہ لباس جس شخص کا ہے اور چھیننے والا غاصب کہلائے گا۔

العیاشی نے خبر دی داؤد ابن فرقد سے کہ اس نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول ''کہہ دو کہ اے اللہ اے سلطنت کے مالک تو جس کو چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے''۔ کے متعلق سوال کیا کہ اللہ نے بنی امیہ کو ملک عطا کیا؟ امامؑ نے فرمایا یہ ایسا ہی ہے جیسا لوگ گمان کرتے ہیں، اللہ نے ہمیں اپنا ملک عطا کیا مگر بنی امیہ نے اسے ہم سے چھین لیا، یہ معاملہ ایسا ہے کہ کوئی شخص اگر اصل مالک سے اس کا لباس چھین لے تو اس کا مالک وہ چھیننے والا شخص ہرگز نہیں کہلائے گا۔

اسم (70):-

تم ان میں سے ہو جنہیں اللہ نے آلِ محمدؐ میں سے چن لیا ''اللہ کا قول''، بالتحقیق اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران کو تمام عالموں سے برگزیدہ کیا اور ان میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں اور اللہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

(آلِ عمران: آیت: 33-32)

(۱) امالی میں شیخ الطوسی نے ابومحمد الفاہم سے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہارون نے

Presented by Ziaraat.com

محمد ابن عیسیٰ سے اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا، ابراہیم ابن عبدالصمد ابن محمد ابن براہیم نے کہا کہ میں نے سنا امام جعفرؑ ابن محمدؑ نے کہا بالتحقیق اللہ نے آدمؑ، نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمران اور آلِ محمدؐ کو چن لیا۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

(۲) علی ابن ابراہیم نے کہا کہ امام العالمینؑ نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ''آلِ ابراہیم، آلِ عمران اور آلِ محمدؐ کو تمام عالمین سے چن لیا۔

(۳) مجمع البیان الطبرسی میں خبر نقل اور روایت کی گئی ہے، اہلبیتؑ سے کہ آلِ محمدؐ کو تمام عالمین میں چن لیا۔

(۴) عیاشی نے ایوب سے روایت کی کہ ابوعبداللہؑ نے ایوب سے فرمایا ''بالتحقیق اللہ نے آدمؑ، نوحؑ، آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو تمام عالموں میں سے چن لیا'' اور پھر فرمایا کہ یہاں یہ آیت ''اور آلِ محمدؐ کو حذف کر دیا گیا اور آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران والی آیت کو باقی رکھا گیا۔

(۵) انہوں نے مزید روایت کی ابوامر الزیری سے اور انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے سوال کیا کہ کتاب اللہ میں اس بات کی دلیل کہاں ہے کہ آلِ محمدؐ اس کے اہل بیتؑ ہیں؟ امام ابوعبداللہؑ نے جواب میں فرمایا کہ اللہ کا قول ''بالتحقیق اللہ نے آدمؑ، نوحؑ، آلِ ابراہیمؑ، آلِ عمران اور آلِ محمدؐ (یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی) کو تمام عالمین میں سے چن لیا اور ان میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اور اللہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے، لوگوں کی آل کسی اور کی نہیں بلکہ اپنی ہی اولاد ہوتی ہے، انہوں نے مزید فرمایا ''اے آلِ داؤدؑ ہمارا شکر بجالاؤ حالانکہ میرے بندوں میں سے شکر گزار بہت ہی کم ہیں (34:13) اس سے مراد آلِ عمران اور آلِ محمدؐ ہیں۔

(۶) ابن بابویہ نے کہا کہ علی بن الحسین بن شاذویہ المودب اور جعفر الحمیری نے

Presented by Ziaraat.com

اپنے والد سے سن کر ہم سے بیان کیا، انہوں نے الرعیان ابن الصلت انہوں نے کہا کہ امام رضاؑ مامون کے دربار میں تھے کہ گروہ امام سے ملنے کے لیے آیا۔ اور ان لوگوں کا تعلق اہل خراساں اور اہل عراق سے تھا، مامون نے سوال کیا کہ کیا اللہ نے آلِ محمدؐ کو تمام امت پر فضیلت دی ہے؟ ابوالحسنؑ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے انؑ کی آلِ اطہرؑ کو تمام لوگوں پر اختیار اعلیٰ دیا ہے، مامون نے کہا کہ اللہ کی کتاب میں یہ بات کہاں لکھی ہے؟ امام علی رضاؑ نے فرمایا: اور اللہ کا قول ''بالتحقیق اللہ نے آدمؑ، نوحؑ، آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران کو تمام عالموں میں چن لیا اور ان میں سے بعض بعض کی والاد ہیں۔

اسم (71):-

امیر المومنین امام المتقین آیت اللہ العظمیٰ مولا علیؑ ابن ابی طالبؑ ذریت ابراہیمؑ میں سے ہیں۔

اسم (72):-

امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ پیغمبر اکرمؐ کے لیے ان کے نفس کی مانند ہیں۔

''پھر جو شخص ان کے بارے میں تم سے حجت کرے بعد اس کے تمہارے پاس علم آچکا ہے تو کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو (بلائیں) اور ہم اپنے نفسوں کو اور تم اپنے نفسوں کو پھر ہم اللہ کی طرف رجوع کریں اور اللہ کی لعنت جھوٹوں پر قرار دیں۔

(سورہ آل عمران: آیت: 63)

Presented by Ziaraat.com

علی ابن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، النادر ابن سوید کی سند سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا ''جب اہل نجران کے عیسائی اپنے پادریوں کی سربراہی میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں ایسے وقت آئے کہ جو الصلاۃ کا وقت تھا وہ (عیسائی) آئے اور انہوں نے گھنٹی بجائی اور عبادت شروع کر دی تو اصحاب پیغمبرؐ نے فرمایا کہ اے حبیب اللہؐ آپ کی مسجد میں یہ کیا ہو رہا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ جب یہ عیسائی عبادت ختم کر لیں تو انہیں میرے پاس لے کر آؤ، جب عیسائی عبادت ختم کر چکے تو وہ حضور اکرمؐ کے پاس آئے اور کہا کہ آپؐ نے ہمیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی اس کی کیا وجہ ہے۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا کہ ''اس بات کا اقرار کرنے کے لیے بلایا ہے تمہیں کہ گواہی دو کہ کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کہ اور میں (محمدؐ) اس کا رسول ہوں اور عیسیٰؑ اللہ کہ خلق کیے ہوئے ایک بندے تھے جو کھاتے پیتے اور نتھارتے تھے۔ عیسائیوں نے کہا کہ ان کا باپ کون تھا؟ اسی وقت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ ان (عیسائیوں) سے کہیے کہ آدمؑ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے، کیا وہ اللہ کہ خلق کردہ بندے تھے جو کھاتے پیتے نتھارتے تھے اور نکاح کرتے تھے؟ عیسائیوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ حضورؐ نے پوچھا کہ پھر یہ بتاؤں کہ آدمؑ کا باپ کون تھا؟ عیسائی سکتے میں آ گئے اور اسی وقت اللہ نے یہ آیت نازل کی'' بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی سی مثال ہے، اس کو مٹی سے پیدا کیا تھا پھر اس سے فرمایا ہو جا تو وہ ہو گیا'' (3-59-61) اور اللہ کا قول ''اور اللہ کی لعنت جھوٹوں پر قرار دیں''۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ کی بارگاہ میں میرے خلاف گواہی دو اگر میں سچا ہوا تو لعنت کے مستحق تم ہو گے اور میں جھوٹا ہوا تو میں مستحق ہوں گا۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں انصاف کے

Presented by Ziaraat.com

ذریعے تولیں گیاوروہ اس بات پرراضی ہوگئے، جب عیسائی اپنے گھروں کوواپس آئے توان کے پادریوں نے ان سے کہا کہ اگرمحمدؐ اپنی امت کے لوگوں کے ساتھ آئیں بددعا کرنے تو ہم بھی ان کی نبوت کے خلاف اللہ کی بارگاہ میں گواہی دیں گے کہ محمدؐ اللہ کے نبی نہیں ہیں،لیکن اگرمحمدؐ سنجیدگی سے اپنے اہلبیتؑ کے ساتھ آئیں بددعا کرنے تو ہم اللہ کی بارگاہ میں ان کی نبوت کے خلاف گواہی نہیں دیں گے کیونکہ اگرمحمدؐ سچے ہیں تووہ اپنے اہلبیتؑ کوہی لائیں گے،اگلی صبح جب وہ حضورؐ کے سامنے آئے تو آپؐ اپنے اہلبیتؑ (علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ) کے ساتھ بہ نشست تھے،عیسائیوں نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں؟انہیں بتایا گیا کہ یہ محمدؐ کے عم زاد،ان کے جانشین اوران کے داماد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، یہ آپؐ کی دختر معدن عصمت فاطمہؑ الزہراؑ ہیں اور یہ دونوں بچے آپؐ کے نواسے ہیں۔

یہ سن کرعیسائی ڈرگئے اور پیغمبراکرمؐ کی خدمت میں آکر کہنے لگے کہ ہم آپؐ کی تصدیق کرتے ہیں اورآپؐ ہمیں اس معاہدے سے دستبردار کردیجیے تو جواب میں آپؐ نے عیسائیوں کے ساتھ امن قائم کیااورانہیں اجازت دی جانے کی۔

الختصاص میں شیخ المفید نے خبردی محمدابن حسن ابن احمد سے،انہوں نے احمدابن ادریس سے،انہوں نے محمدابن احمد سے،انہوں نے محمدابن اسماعیل العوی سے انہوں نے کہا کہ محمدابن زبراقان الوماغنی الشیخ نے مجھ سے بیان کیا کہ امام ابوالحسنؑ موسیٰ ابن جعفرؑ نے فرمایا کہ تمام عوام الناس،متقی اور بدکار یہ سب اس بات کااقرارکرتے ہیں کہ جب رسول اکرمؐ نے اہل نجران کومباہلہ کی دعوت دی تو آپؐ کے ساتھ اس چادر میں کوئی شریک نہ تھاسوائے مولاعلیؑ،سیدۃ الانساءالعالمین فاطمہ زہراؑ،امام حسنؑ اورامام حسینؑ کے اللہ کا قول" پھر جوشخص ان کے بارے میں تم سے

Presented by Ziaraat.com

حجت کرے بعداس کے کہ تمہارے پاس علم آچکا تھا تو کہہ دو، کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو (بلائیں) تم اپنے بیٹوں کو، اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) تم اپنی عورتوں کو، اور ہم اپنے نفسوں کو اور تم اپنے نفسوں کو"۔ امامؑ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا قول "ہم اپنے بیٹوں کو سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں"۔ "ہم اپنی عورتوں کو" سے مراد حجاب اللہ جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ ہیں" اور "ہم اپنے نفسوں کو" سے مراد نفس اللہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ (۱) البرھان جلد: ۱۔ صفحہ: 286)

الامالی میں شیخ الطوسی نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوالمفضل نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوالعباس احمد ابن محمد ابن سائد ابن عبدالرحمٰن المدنی یعنی ابن عقدہ (جو اہل کوفہ تھے) نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد ابن المفضل ابن ابراہیم ابن قیس العشری نے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے علی ابن حسن الواسطی نے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبدالرحمٰن ابن کثیر نے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے امام جعفرؑ ابن محمدؑ نے، ان سے بیان کیا محمد بن علیؑ نے انھوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا علیؑ ابن الحسینؑ سے، انہوں نے اپنے امام حسنؑ سے روایت کی کہ امام حسنؑ نے فرمایا: کہ لوگوں میں سے کافر جو کتاب اللہ کا انکار کرتے ہیں اور اس کے بارے میں تم سے بحث کرتے ہیں تو تم ان سے کہہ دو "کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو (بلائیں) تم اپنے بیٹوں کو، ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) تم اپنی عورتوں کو، ہم اپنے نفسوں کو (بلائیں) تم اپنے نفسوں کو، پھر ہم اللہ کی طرف رجوع کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت قرار دیں"۔

تو پیغمبر اکرمؐ نفسوں میں میرے والد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو لے گئے، بیٹوں میں مجھے اور میرے بھائی حسینؑ کو اور عورتوں میں میری والدہ محترم جناب

Presented by Ziaraat.com

سیدہ فاطمہؑ کو لے گئے، تمام لوگوں کے درمیان سے یا تمام لوگوں میں سے، اس لیے کہ ہم ان کا گوشت، ان کا خون اور ان کی روح ہیں، ہم انؑ سے ہیں اور وہ ہم سے ہیں۔

اسم(73):۔

محمد ابن یعقوب نے خبردی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے عبداللہ ابن عجلان سے، انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے کہ ابوجعفرؑ نے اللہ کے اس قول:۔

''ابراہیمؑ سے نسبت کا سب سے زیادہ حق ان لوگوں کو پہنچا ہے جنھوں نے ان کی پیروی کی اور اب یہ نبیؐ اور ایمان لانے والے (زیادہ حق رکھتے ہیں) اور اللہ ایمان رکھنے والوں کا حامی اور کارساز ہے۔

(سورہ آل عمران، آیت ۶۸)

کے متعلق فرمایا کہ اس آیت میں اشارہ آئمہ معصومینؑ اور ان کے ماننے والوں کی طرف ہے۔

(۲) العیاشی نے خبردی علی ابن النعمان سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کہ اس قول ''ابراہیمؑ سے نسبت کا سب سے زیادہ حق ان لوگوں کو پہنچا ہے جنھوں نے ان کی پیروی کی اور اب یہ نبیؐ اور ایمان لانے والے (زیادہ حق رکھتے ہیں) اور اللہ ایمان رکھنے والوں کا حامی اور کارساز ہے''۔ سے مراد آئمہ معصومینؑ اور ان کے چاہنے والے ہیں۔

(۳) انہوں نے مزید خبردی ابوالصبح اکنعانی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو اللہ کے اس قول ''ابراہیمؑ سے نسبت کا سب سے زیادہ حق ان لوگوں کو پہنچا ہے جنھوں نے ان کی پیروی کی اور اب یہ نبیؐ اور ایمان لانے والے (زیادہ حق

Presented by Ziaraat.com

رکھتے ہیں) اور اللہ ایمان رکھنے والوں کا حامی اور کارساز ہے۔'' کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم علیؑ کا تعلق دینِ ابراہیمؑ سے تھا اور وہ ابراہیم کے راستے پر تھے اور اس بات کا دعویٰ ان سے بہتر اور کون کر سکتا ہے۔

(حوالہ! العیاشی: جلد:ا۔صفحہ:118-117)،(البرھان،صفحہ:291)

اسم(74):۔

اور جس وقت اللہ نے پیغمبروںؑ سے عہد لیا تھا کہ میں تم کو کتاب اور حکمت دوں گا پھر ایک رسول تمہارے پاس والی چیزوں کو تصدیق کرتا ہوا آئے گا تو تم ضرور بالضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور اس کی مدد کرنا۔ (سورہ آل عمران: آیت:81)

علی بن ابراہیم نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے ابن ابی عمیر کی سند سے، انہوں نے ابن مسکان سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ''اللہ نے ایسا کوئی نبی نہیں بھیجا لیکن یہ کہ وہ اس دنیا میں واپس آئے اور استاد جبرائیلؑ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی مدد کرے، اور اللہ کا قول ''تم ضرور بالضرور اس پر ایمان لانا'' اس آیت کے مصداق خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰؐ ہیں'' اور ''تم ضرور بالضرور اس کی ''مدد'' کرنا'' سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں'' پھر اللہ نے عالم ذر میں انبیاؑ سے کہا کہ کیا تم عہد کرتے ہو اور میرے میثاق کو قبول کرتے ہو، ان شرائط پر؟ انہوں نے کہا ہم وعدہ کرتے ہیں، پھر اللہ نے ملائکہ سے کہا کہ گواہ رہنا اور گواہوں میں سے میں بھی ایک گواہ ہوں۔ اور اس بات کا بیان سورہ احزاب کی آیت 7 میں ہوا ہے، ''جس وقت ہم نے پیغمبروں سے ان کا اپنا اپنا عہد لیا اور تم سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور عیسیٰؑ ابن مریم

Presented by Ziaraat.com

سے اور ہم نے ان سے عہد بھی سخت لیا (33:7) اور یہ آیت سورہ الاعراف سے جبکہ تمہارے پروردگار نے اولادِ آدمؑ سے ان کی پشت در پشت اولاد کو لیا اور ان کو ان کی اپنی اپنی ذات پر گواہ قرار دیا..... ایسی آیات تین مختلف سورتوں میں بیان کی گئی ہیں۔

(۲) سعد بن عبداللہ نے خبر دی احمد ابن محمد ابن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد ابن سنان سے، انہوں نے عبداللہ ابن مسکان سے، انہوں نے فائد ابن ابی شیبہ سے کہ شیبہ نے بیان کیا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب وہ اس آیت ''اور جس وقت اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا'' کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ بیان یہ کیا گیا ہے کہ تمہیں پیغمبر اکرمؐ پر ایمان لانا ہے اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی مدد کرنی ہے اور پھر فرمایا ہاں اللہ کی قسم اللہ نے آدمؑ سے اور آخر تک کسی نبیؑ کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ ان سب کے سب کو اس دنیا میں واپس پلٹایا جائے گا تا کہ وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ساتھ مل کر علیؑ کے دشمنوں سے جنگ کر سکیں۔

(۳) انہوں نے مزید خبر دی سلام ابن مستنیر سے، انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ ''اللہ کی قسم ان (علیؑ ابن ابی طالبؑ) کو اسماء میں سے وہ اسم دیا ہے اللہ نے کہ جو کسی اور کو نہیں دیا لیکن ابھی تک اس کی تاویل و تفسیر نہ ہو سکی'' تو میں نے کہا مولاؑ میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا میں جان سکتا ہوں کہ کب اس اسم کی تفسیر و تاویل ظاہر ہوگی؟ تو جواب میں امامؑ نے فرمایا کہ ''جب وہ آئے گا اللہ تمام انبیاءؑ اور مومنین کو ان کے سامنے ایک قطار میں پیش کرے گا تا کہ وہ سب علیؑ ابن ابی طالبؑ کی مدد کر سکیں'' جیسا کہ اللہ کا قول ''اور جس وقت اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ میں تم کو کتاب اور حکمت دوں گا پھر ایک رسول تمہارے پاس وہ

Presented by Ziaraat.com

پچھلی والی چیزوں کی تصدیق کرتا ہوا آئے گا تو تم ضرور بالضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور اس کی مدد کرنا'' اور اللہ کا قول ''تمہارے ساتھ گواہوں میں میں بھی شامل ہوں'' اس وقت رسول اکرمؐ نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کو یہ مقام دیا کہ وہ تمام خلائق کے مولا قرار پائے اور تمام مخلوقات علیؑ ابن ابی طالبؑ کے تصرف میں ہیں اور وہ ان تمام مخلوقات کے امیر ہیں، یہ تفسیر ہے اس اسم القب کی۔

(حوالہ: العیاشی، جلد:۱، 181۔ البرھان: 1، 205)

(۴) کتاب ''الواحدہ'' کے مصنف نے کہا کہ ابو محمد الحسین یا الحسن ابن عبداللہ الکوفی نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ عبداللہ ابن جعفر ابن محمد البجلی نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن ابن خالد البرقی ے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن ابن ابی النجر ان نے ہم سے عاصم بن حمید کی سند سے بیان کیا، ان سے بیان کیا ابوحمزہ الثمالی نے اور ان سے بیان کیا ابوجعفر الباقرؑ نے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا ''یقیناً اللہ منفرد ہے، اور اپنی یکتائیت میں تنہا ہے اور اس نے ایک کلمہ کہا تو وہ نور بن گیا پھر اسنے اس نور کو محمدؐ کر دیا اور پھر مجھے اور میری آل کو خلق کیا، پھر اس نے ایک اور کلمہ کہا تو وہ کلمہ روح بن گیا تو اللہ نے اس روح کو نور میں قرار دیا اور نور کو ہمارے اجسام میں ٹھہرایا اس واسطے سے ہم اللہ کی روح اور اس کے کلمات ہیں، ہم اس کے حجاب ہیں اور ہمارے ذریعے سے ہی وہ تمام مخلوقات سے حجاب میں ہے، ہم ہمیشہ سے سبز نور کے سائے میں تھے جبکہ نہ شمس تھا، نہ قمر نہ روشنی تھی اور نہ ہی دن، اور نہ ہی کوئی چھپکنے والی آنکھ تھی اور ہم ہمیشہ اس کی عبادت میں مصروف رہتے اور اسے مقدس کہہ کر پکارتے اور اس کی تسبیح اور تقدیس کرتے جبکہ ابھی کوئی مخلوق خلق نہ ہوئی تھی، اس (اللہ) نے تمام انبیاءؑ سے عہد و پیمان

Presented by Ziaraat.com

لیا کہ وہ ہم پر ایمان لائیں اور ہماری مدد کریں۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا" اور جس وقت اللہ نے انبیاءؑ سے عہد لیا تھا کہ میں تم کو کتاب اور حکمت دوں گا پھر ایک رسول تمہارے پاس پچھلی چیزوں کی تصدیق کرتا ہوا آئے گا تو تم ضرور بالضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور اس کی مدد کرنا" اس سے مراد کہ تم انکے جانشین کی مدد کرنا اور یہ کہ وہ محمدؐ پر ایمان لائیں مزید یہ کہ اللہ نے مجھ سے اور محمدؐ سے میثاق لیا ایک دوسرے کی مدد کرنے کا، میں (علیؑ) نے حضرت محمد مصطفیٰؐ کی مدد کی، ان کے سامنے جنگ کی، ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا، اور میں نے اللہ سے کیئے ہوئے وعدے کو جو اس نے میثاق وعہد و پیمان کی صورت میں مجھ سے محمدؐ کی مدد کے بارے میں لیا تھا اس کی تکمیل کی، لیکن کسی نبیؑ و رسولؑ نے میری مدد نہیں کی کہ یہاں تک کہ وہ لحد تک چلے گئے لیکن وہ میری مدد کریں گے۔

(حوالہ۔البرھان، 1، 294)

اسم(75):-

کیا دین خدا کے سوا وہ کسی اور دین کے خواستگار ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمینوں میں جو ہیں برغبت اور کراہیت اسی کے مطیع ہوں گے اور اس کے حضور میں پلٹ کر جائیں گے۔ (3:83)

امالی میں شیخ الطوسی نے کہا کہ ایک گروہ نے ہمیں ابوالمفضل کی سند سے خبر دی، انہوں نے کہا کہا حمد ابن عبدالعزیز الجوہری (بصرہ والے) نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ علی ابن محمد ابن سلیمان النوفلی نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا محمد ابن عون ابن عبداللہ ابن العباس نے اس آیت" کیا دین خدا کے

Presented by Ziaraat.com

سوا وہ کسی اور دین کے خواستگار ہی حالانکہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے برغبت اور بکراہت اسی کے مطیع ہوں گے اور اس کے حضور میں پلٹ کر جائیں گے،(3:83) کے متعلق کہا ملائکہ آسمانوں میں مطیع ہیں اور مومنین زمین میں اللہ کے مطیع ہیں، ان تمام مطیع گروہ میں سب سے پہلے مطیع علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور نافرمانوں سے اور بکراہیت اسلام قبول کریں گے علیؑ ابن ابی طالبؑ پیغمبر اکرمؐ کے رشتے داروں اور امت میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں اور بعد ازاں علیؑ ابن ابی طالبؑ نے نافرمانوں سے اور بکراہت اسلام قبول کرنے والوں سے جنگ کی۔

اسم(76):۔

تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے جب تک ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جو تم کو محبوب ہیں اور جو چیز بھی تم خرچ کرتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ (3:92)

العیاشی نے خبر دی بسند مفضل بن عمر کہ مفضل نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ سے ملنے آیا اور میرے ہاتھ میں کوئی چیز تھی، میں نے اس سامان کو ابوعبداللہؑ کے سامنے رکھ دیا تو انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ آپؑ کے چاہنے والوں میں غلاموں کی طرف سے تحفہ ہے آپؑ کے لیے، امامؑ نے فرمایا، اے مفضل یقیناً میں اسے قبول کروں گا لیکن میں اس میں سے اپنی ضرورت سے زیادہ قبول نہیں کروں گا، میں اسے قبول کروں گا تاکہ یہ پاک ہو جائے، پھر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، میں نے اپنے پدر بزرگوار کو فرماتے سنا کہ اگر کوئی اپنی ملکیت میں سے سال بھر ہمارے لیے کچھ ہدیہ نہیں کرتا، چاہے وہ کم ہو یا زیادہ تو بروز محشر اللہ ایسے شخص کی

Presented by Ziaraat.com

طرف نگاہ تک نہ کرے گا، یہاں تک کہ وہ اس کے گناہ کو معاف کردے، پھر امام معصومؑ نے فرمایا، اے مفضل یہ ہمارے طرفداروں پر اللہ کی طرف سے لازم ہے اور واجب حکم ہے قرآن میں: تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچوں گے جب تک ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جو تم کو محبوب ہیں۔ (آل عمران، آیت:92)

ہم ہی نیکی ہیں، ہم ہی تقویٰ ہیں اور ہم ہی ہدایت کے ذریعے تقویٰ کے دروازے تک لے جانے والے ہیں، اللہ ہماری دعاؤں کو رد نہیں کرتا۔ اپنے آپ کو اللہ کے حلال و حرام تک محدود رکھو اور اس کے بارے میں سوال کرو۔ فقہا میں سے کسی سے اس بارے میں سوال نہ کرو جو تم سے متعلق نہیں یا جو تم سے راز میں رکھا گیا ہے۔

اسم(77):۔

کہہ دو اللہ نے سچ فرمایا اب تم سچے دل سے ملت ابراہیمؑ کی پیروی اختیار کرو۔ اور وہ مشرک نہ تھے۔ (3:95)

عیاشی نے خبر دی بسند ھبابہ الولیباہ سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حسینؑ ابن علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی ایسے کو ملت ابراہیمؑ سے نہیں جانتا جو ہمیں اور ہمارے طرفداروں کو بچائے۔ صالحؑ نے پوچھا: ملت ابراہیمؑ میں ایسا کوئی نہیں ہے۔ اس کے جواب میں جابر نے کہا کہ انہوں نے (یعنی حسینؑ بن علیؑ) فرمایا، میں ملت ابراہیمؑ سے نہیں جانتا کسی ایسے فرد کو۔ (حوالہ: العیاشی، جلد 1، صفحہ 185)

اسم(78):۔

اور جو شخص اللہ کا سہارا لے گا یقیناً اس کو صراط مستقیم کی ہدایت کی جائے گی۔ (آل عمران: آیت:101)

Presented by Ziaraat.com

ابن بابویہ نے کہا کہ علی ابن الفضل ابن العباس البغدادی جو عراق کے شہر رَے میں ابوالحسن الخیاطی یا الغیوطی کے نام سے جانے جاتے تھے نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ احمد ابن محمد ابن سلیمان ابن الحرث نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ محمد ابن علی ابن خلاف العطار نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ الحسین الاشقار نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے ہشام ابن حکم سے پوچھا کہ تمہارے اس قول کہ امام لازمی طور پر معصوم ہوتا ہے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو امامؑ نے فرمایا کہ: معصوم وہ ہوتا ہے جو اللہ کی ممانعت کی ہوئی چیزوں سے اجتناب کرتا ہے اور فرمایا کہ اللہ عزوجل کا قول "اور جو شخص اللہ کا سہارا لے گا یقیناً اس کو صراط مستقیم کی ہدایت کی جائے گی۔ (3:101)

اسم (79):

اور اللہ کا قول "اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ (3:102)

ابن شہر آشوب نے خبر دی الواقی کی تفسیر سے، وہ کہتے ہیں کہ سافنِ ابن مرہ نے مجھ سے بیان کیا عبد خیر کی سند سے عبد خیر نے کہا کہ میں نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اللہ کہ اس قول "اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے" اس سوال کے جواب میں امیر المومنینؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم اس آیت پر پیغمبر اکرمؐ کے گھرانے ران کی آل کے سوا کسی نے عمل نہیں کیا۔ ہم اسے ہمیشہ یاد رکھتے ہیں اور کبھی فراموش نہیں کرتے، ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں، ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں، اس لیے کہ ہم اس کی نافرمانی نہیں کرتے، جب یہ آیت

Presented by Ziaraat.com

نازل ہوئی تو اصحاب پیغمبرؐ نے کہا: ہم اس کے متحمل نہیں ہیں، تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی ''اللہ سے ڈرتے رہو کہ جس حد تک تم اس سے ڈر سکتے ہو'' (64:16)۔ وافی نے کہا کہ اس سے مراد کہ جس حد تک یا جہاں تک تم اس سے ڈر سکتے ہو، پھر کہا، اور سنو جو حکم تمہیں دیا گیا ہے اس کی اطاعت کرو، اس سے مراد کہ اللہ، اس کا رسولؐ اور ان کی آلِ اطہارؑ جو حکم دے اسے بجالاؤ۔

اسم (80):-

اور اللہ کا قول ''اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔ (3:103)

محمد ابن ابراہیم النعمانی جو جانے جاتے ہیں ابن زینب کے نام سے نے کہا کہ عبداللہ جعفر ابن ھمام بن سہیل نے ہمیں خبر دی، انہوں نے کہا کہ عبداللہ جعفر ابن محمد الحسنی نے ہمیں خبر دی، انہوں نے کہا کہ ابو اسحاق ابن ابراہیم اسحاق الخبیر ی نے ہمیں خبر دی، انہوں نے کہا جو کہ محمد ابن زید ابن عبدالرحمٰن التمیمی نے ہمیں خبر دی، الحسن ابن الحسین انصاری سے، انہیں محمد ابن الحسین نے، انہیں ان کے دادا نے، انہوں نے کہا کہ علی ابن الحسینؑ نے فرمایا کہ: ایک دن پیغمبر اکرمؐ بیٹھے ہوئے تھے اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد نبوی میں اور فرمایا کہ: اس دروازے سے ایک شخص نکلے گا جو اس بارے میں سوال کرے گا کہ وہ جس سوال کو لے کر پریشان ہے، اسی اثناء میں وہ شخص آ گیا، دیکھنے میں مصر کا معلوم ہوتا تھا اس کا قد کافی لمبا تھا وہ آیا اور پیغمبرؐ کو سلام کیا بیٹھا اور کہا اے اللہ کے نبیؐ میں نے سنا ہے کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے ''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو، اور تفرقہ نہ ڈالو'' تو یہ اللہ کی رسی کیا ہے کہ جسے اللہ نے مضبوطی سے تھام لینے اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنے کا حکم دیا ہے؟ رسول اکرمؐ نے کچھ دیر کے لیے اپنے سر کو جھکا لیا اور پھر کچھ دیر بعد اپنے سر کو بلند کیا اور علیؑ

Presented by Ziaraat.com

ابن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ اللہ کی رسی ہے کہ جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ جو بھی اسے تھامے گا وہ اس دنیا میں بھی محفوظ ہے اور آخرت میں بھی۔ وہ شخص اچھلا، بھاگا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی گردن میں باہیں ڈالیں اور کہا: میں اللہ اور اس کے پیغمبر اکرمؐ کی رسی کو مظبوطی سے تھامتا ہوں پھر وہ اُٹھا ہوا اور چلا گیا، اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ: اے اللہ کے نبیؐ میں اس شخص کے ساتھ ہوں اور اللہ کے حضور عذر پیش کرتا ہوں کہ وہ مجھے معاف کردے، حضورؐ نے فرمایا: یقیناً تم اسے پر لطف پاؤ گے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس شخص سے کہنے لگا اللہ کے حضور معافی کے طلب گار ہو۔ تو اس شخص نے جواب دیا کہ کیا تمہیں سمجھ آئی کہ پیغمبرؐ نے مجھ سے اور میں نے انؐ سے کیا کہا؟ تو اس شخص نے کہا ہاں یقیناً میں سمجھ گیا اور کہا اگر تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو گے تو اللہ تمہیں معاف کردے گا لیکن اگر نہیں تھامی اللہ کی رسی تو پھر وہ تمہیں معاف نہیں کرے گا۔

(۲) الامالی میں شیخ الطوسی نے بیان کیا کہ امر نے مجھے خبر دی، انہوں نے کہا کہ احمد نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ جعفر ابن علی الناجی الکندی نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ حسن ابن حسین نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ابو جفس السانم نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ابوالعباس یعنی عمر ابن راشد ابو سلیمان نے امام جعفر ابن محمد سے خبر دی کہ انہوں نے اللہ کے قول "اس دن تم سے نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا" (102:8) کہ متعلق فرمایا کہ: ہم نعمت میں سے ہیں اور اللہ کہ اس قول "اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو" (3:103) کہ متعلق فرمایا کہ "ہم اللہ کی رسی ہیں"۔

(۳) الخصائص میں سید الائمہ نے کہا: کہ ہارون ابن موسیٰ نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ابو احمد ابن محمد ابن علی نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ابو موسیٰ

Presented by Ziaraat.com

عیسیٰ الوائی البجلی نے امام ابوالحسنؑ سے روایت کی کہ پیغمبر اکرمؐ نے کہا کہ میرے چچا یعنی ابن عباس کو بلاؤ، انہیں بلایا گیا، پھر ابن عباس اور علیؑ پیغمبر اکرمؐ کو تھامے ہوئے خیمے سے باہر لائے، آپؐ نے بیٹھ کر جماعت کی امامت کروائی، پھر آپؐ کو ممبر پر بیٹھا دیا گیا، مدینے کے تمام لوگ بشمول مہاجرین، انصار حتیٰ کہ عورتیں بھی خلوت سے باہر آ گئیں تھیں، اس موقع پر ان میں سے کچھ لوگ رو رہے تھے اور کچھ چلا کر کہہ رہے تھے "انا للہ وانا الیہ راجعون"، حضور اکرمؐ نے ایک خطبہ دیا اور کچھ دیر کے لیے خاموشی اختیار کی، آپؐ نے خطبے میں فرمایا کہ انسانوں اور اجنہ میں سے آج کے دن آج کی اس گھڑی میں جو کچھ مجھ سے سنا ہے ان تک پہنچا دیں کہ جو یہاں نہیں ہیں یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ چھوڑ کر جا رہا ہوں جو نور ہے، ہدایت ہے اور اس میں ہر چیز کا واضح حکم ہے، جسے اللہ نے لازم قرار دیا ہے، یہ اللہ کی طرف سے، میری طرف سے اور میرے جانشین کی طرف سے تم پر حجت ہے۔ جیسا کہ میں تم میں بہت بڑا علمی خزانہ چھوڑ کر جا رہا ہوں، یعنی دین کا علم جو قندیل ہدایت ہے اور اس کا پرتو علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، یہ اللہ کی رسی ہیں، اور اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم آپس میں دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈالی اور تمہیں آپس میں ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا، اور تم جہنم کے کنارے پر تھے۔ اس نے تمہیں نار سے بچایا، اسی طرح سے اللہ اپنی نشانیاں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔ (آل عمران: 103)۔ اے لوگوں یہ علیؑ ہیں جو ان سے آج اور اس کے بعد محبت رکھے اور انؑ کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے اللہ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو نبھایا، اس کے باوجود جو ان (علیؑ ابن ابی طالبؑ) سے عداوت رکھے اور انؑ سے تنفر رکھے تو وہ روز محشر گونگا اور بہرہ لایا جائے گا اور وہ اللہ کے حضور کچھ بھی کہنے کے قابل نہ ہوگا۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(81):-

علیؑ ابن ابی طالبؑ اللہ کا گروہ ہیں جو لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔

اسم(82):-

علیؑ ابن ابی طالبؑ اللہ کہ اس گروہ میں سے ہیں جو حکم دیتا ہے کہ کیا صحیح ہے۔

اسم(83):-

علیؑ ابن ابی طالبؑ اس گروہ میں سے ہیں جو لوگوں کو اللہ کے حکم کے خلاف اقدام کرنے سے روکتا ہے۔

اسم(84):-

اور لازم ہے کہ تم میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں جو نیکی کی طرف بلائیں اور اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے منع کریں اور وہی (پوری پوری) فلاح پانے والے ہوں۔ (آل عمران:104)

علی بن ابراہیم نے کہا روایت ہے ابوالجرود سے کہ امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے اس قول ''اور لازم ہے کہ تم میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں جو نیکی کی طرف بلائیں اور اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے منع کریں اور وہی (پوری پوری) فلاح پانے والے ہوں۔ (آل عمران: 104) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: یہ آیت آلِ محمدؐ اور ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی جو آلِ محمدؐ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے لوگوں کو اچھائی کی طرف دعوت اور بری باتوں سے منع کریں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

اسم(85):-

جس دن کچھ چہرے نورانی ہوں گے اور کچھ منہ کالے (رہے وہ

Presented by Ziaraat.com

لوگ جن کے چہرے نورانی ہوں گے) وہ رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

علی ابن ابراہیم کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، ان سے بیان کیا صفوان ابن یحییٰ الجمال نے، ان سے بیان کیا ابوالجارود نے، ان سے بیان کیا ابراہیم ابن عمران ابن الہیثم نے، ان سے بیان کیا مالک ابن دمرہ نے، ان سے بیان کیا ابوالزہر نے، انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت ''جس دن کچھ چہرے نورانی ہوں گے اور کچھ منہ کالے'' نازل ہوئی تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بروز محشر میری امت میرے پاس پانچ مرتبوں میں آئی گی۔

میں ان سے سوال کروں گا کہ میں نے تمہارے درمیان جو دو گراں قدر چیزیں چھوڑی ان کا تم نے کیا کیا؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ان میں سے ایک کو ہم نے سنا اور اس کے حکم کو پس پشت ڈال دیا اور دوسری چیز (اہلبیتؑ) کے ساتھ ہم نے دشمنی کی، تنفر کیا اور انہیں جھٹلایا تو میں (محمدؐ) ان سے کہوں گا کہ جہنم میں جاؤ پیاسے اور کالے منہ کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

پھر ایک اور جھنڈا آئے گا جو اس امت کے فرعون کا ہوگا تو میں (محمدؐ) ان سے کہوں گا: میں نے تم میں جو دو گراں قدر چیزیں چھوڑی تھیں تم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ قرآن کو ہم نے بدل دیا اسے پھاڑ دیا اور اس کی مخالفت کی اور اہلبیتؑ کے ساتھ ہم نے دشمنی کو روا کھا اور ان سے جنگ کی، تو میں (محمدؐ) ان سے کہوں گا جاؤ جہنم میں اسی عالم میں کہ تم پیاسے بھنتے ہو اور کالے منہ کے ساتھ۔

آپؐ نے فرمایا کہ پھر ایک اور جھنڈا آئے گا جو اس امت کے سامری کا ہوگا، جو میں (محمدؐ) ان سے سوال کروں گا کہ تم نے قرآن اور اہلبیتؑ کے ساتھ

Presented by Ziaraat.com

کیا سلوک کیا؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نے قرآن کی نافرمانی کی اور اسے معطل کر دیا اور اہلبیتؑ کو ہم نے اجاڑ دیا اور انہیں نظر انداز کیا، تو میں (محمدؐ) ان سے کہوں گا کہ جاؤ جہنم میں اس حالت میں کہ تمہارے منہ کالے ہوں گے اور تم پیاس کی شدت میں رہو۔

آپؐ نے فرمایا کہ پھر ایک اور جھنڈا آئے گا اور اس میں اس امت کہ اول و آخری خارجی ہوں گے تو میں (محمدؐ) ان سے سوال کروں گا کہ میں دو چیزیں تم میں چھوڑ گیا تھا (قرآن و اہلبیتؑ) ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو وہ کہیں گے کہ اہلبیتؑ کے ساتھ ہم نے جنگ کی اور انہیں قتل کر ڈالا تو میں ان سے کہوں گا کہ جاؤ جہنم میں پیاسے اور اس حالت میں کہ تمہارے منہ سیاہ کر دیے جائیں گے۔

آپؐ نے فرمایا کہ پھر ایک اور جھنڈا آئے گا جس کا تعلق اس امت کے اللہ کے مقرر کردہ امامؑ سے ہوگا اور وہ پیغمبر اکرمؐ کا جانشین ہوگا تو میں ان سے سوال کروں گا کہ تم نے میری ترکے میں چھوڑی ہوئی دو گراں قدر چیزوں (قرآن و اہلبیتؑ) کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو وہ جواب دیں گے کہ قرآن کے راستے پر ہم چلے اور اس کی اطاعت کی اور اہلبیتؑ کو ہم تھامے رہے، ان سے محبت کی، انہیں دوست رکھا، ان کی مدد کی، یہاں تک کہ ان کی حفاظت کے لیے ہم نے اپنا خون بہا دیا پھر میں (محمدؐ) ان سے کہوں گا کہ جنت میں جاؤ مطمئن، درخشاں اور نورانی چہروں کے ساتھ، پھر حضورؐ نے اس آیت ''جس دن کچھ چہرے نورانی ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔ پھر جن لوگوں کے منہ کالے ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کہ تم ایمان لانے کے بعد منکر ہو گئے تھے نا؟ تو اب جیسا انکار کرتے تھے (ویسا) اس کے بدلے عذاب چکھو۔ رہے وہ لوگ جن کے چہرے نورانی ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں

Presented by Ziaraat.com

ہوں گے اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورہ آل عمران، آیت: 107-106)

(حوالہ: البرھان، جلد 1: صفحہ 308)

اسم(86):-

تم قائد الغر المحجلین ہو جیسا کہ اللہ عزوجل کا قول "جس دن کچھ چہرے نورانی ہوں گے اور کچھ منہ کالے ہوں گے۔

(سورہ آل عمران: آیت: 106)

اسم(87):-

تم بہترین امت ہو جو بنی نوع انسان کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ اور اللہ عزوجل کا قول "جو امتیں ہدایت کے لیے بھیجی گئیں ان میں تم سب سے بہتر ہو، نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے منع کرتے ہو اور اللہ کا ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے تو ان کے لیے بہت اچھا ہوتا، ان میں سے کچھ تو مومن ہیں اور بہت سے نافرمان۔ (سورہ آل عمران: آیت: 110)

اسم(88):-

تم نیکی کا حکم دیتے ہو۔ (3:110)

اسم(89):-

اور بدی سے منع کرتے ہو۔ (3:110)

اسم(90):-

اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ (3:110)

علی بن ابراہیم نے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا اور ان سے ابن ابی

Presented by Ziaraat.com

عمیر نے بیان کیا اوران سے ابن سنان نے اورانہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ جب میں (سنان) نے حضرتؑ کے سامنے یہ آیت ''جوامتیں ہدایت کے لیے بھیجی گئی تم ان میں سے بہترین امت ہو.....'' پڑھی تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا: بہترین امت! تم نے امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو اوران کے دونوں فرزندان کو قتل کردیا اور پھر بھی بہترین امت کا دعویٰ! تو سنان نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں! مجھے بتائیں کہ یہ کس طرح نازل ہوئی تھی؟ امامؑ نے فرمایا یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی کہ ''تم بہترین امامؑ ہو جو بنی نوع انسان کے لیے بھیجے گئے ہو'' کیا تم نے نہیں دیکھا ان حضرات کی اللہ کس طرح عزت وتکریم کرتا ہے''۔ ''تم نیکی کی دعوت دیتے ہو، برائی سے منع کرتے ہو، اور اللہ پر یقین رکھتے ہو۔

اسم(91):-

اور اللہ کا قول ''اور اللہ پر ایمان لائے ہیں''۔ (سورہ البقرہ۔آیت:110)

علی بن ابراہیم نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے اوران سے بیان کیا ابن ابی عمیر نے، ان سے بیان کیا سنان نے، ان سے ابوعبداللہؑ نے کہ جب میں (سنان) نے ابوعبداللہؑ کے سامنے یہ آیت ''تم بہترین امت ہو جو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہو''۔ (سورہ البقرہ۔آیت:110) تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا بہترین امت! تم لوگوں نے امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو قتل کیا اوران کے دونوں بیٹوں امام الحسنؑ اور امام الحسینؑ کو قتل کردیا، سنان نے کہا اے ابوعبداللہؑ میں آپؑ پر قربان جاؤ آپؑ بتائیں کہ یہ آیت پھر کس طرح نازل ہوئی تھی؟ امامؑ نے فرمایا: یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ''تم بہترین امام ہو جو انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہو'' کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کی

Presented by Ziaraat.com

بارگاہ میں ان حضرات کا کیا مرتبہ ہے، نیکی کا حکم دیتے ہو، اور بدی سے منع کرتے ہو، اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ (سورہ البقرہ۔آیت:110)

اسم(92):۔

تم اللہ کی پناہ ہو اور اللہ عزوجل کا قول: ''یہ جہاں بھی ہونگے ذلت و خواری سے دوچار ہونگے مگر یہ کہ اللہ کی پناہ سے متمسک ہو جائیں۔

(سورہ آل عمران، ۱۱۲)

ابن شہر آشوب نے خبر دی امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر کے متعلق امامؑ نے فرمایا اللہ کی پناہ سے مراد قرآن ہے اور لوگوں کی پناہ سے مراد امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۲) الغیبہ میں محمد ابن ابراہیم النعمانی (ابن زینب) نے کہا محمد ابن عبداللہ ابن معمر الطبرسی جو یزید ابن معاویہ کے ملازموں میں سے تھا اور اہلبیتؑ کے دشمنوں میں سے تھا نے ہم سے شہر طبریاس میں 333ھ میں بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ علی ابن ہاشم اور الحسن ابن السکان نے ان سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے عبدالرزاق ابن ہمام نے، انہوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن ابن عوف نے خبر دی جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا کہ یمن کے لوگ ایک گروہ کی صورت میں رسول اکرمؐ کے پاس آئے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اہل یمن بہت محبت، محنت اور لگن کے ساتھ تم لوگوں کو تلاش کرتے ہوئے آئے ہیں، تو حضور اکرمؐ کو جب انہوں نے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا وہ لوگ جن کے دل مہربان ہیں اور جن کی جڑوں میں ایمان پہنچ گیا ہے فتح انہیں کی ہوگی، جو 70 ہزار کے لشکر کی صورت میں میرے جانشین اور میرے وصی کے جانشین کی مدد کے لیے جمع

Presented by Ziaraat.com

ہونگے، جن کی تلواروں کے پٹے کستوری سے بنے ہوئے ہیں تو اہل یمن نے پوچھا اے پیغمبر اکرم آپ کا وصی کون ہے، آپؐ نے فرمایا ''وہ، وہ ہے کہ جس کے لیے اللہ نے ارشاد فرمایا کہ 'اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ مت ڈالو' اہل یمن نے کہا اے نبیؐ اللہ ہمیں واضح طور پر بتائیں ''یہ رسی کون ہے'' حضورؐ نے پھر تمثیل میں یہ آیت ''کہیں پائے جائیں ان کے لیے ذلت قرار دی گئی ہے سوائے اس کے کہ اللہ کے عہد اور آدمیوں کے عہد کی پناہ گاہ میں آجائیں'' (112:3)، اللہ کی طرف سے رسی اس کی کتاب ہے اور انسانوں کی طرف سے مراد میرا جانشین'' اہل یمن نے کہا اے پیغمبر اکرم کون ہے آپؐ کا جانشین۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس کی شان میں اللہ نے یہ آیت ''ہائے افسوس میں نے جب اللہ کے بارے میں یہ کیسی سُستی کی۔ (39:56)، اہل یمن نے پوچھا اے حضورؐ یہ جب اللہ کون ہے؟ تو حضورؐ نے فرمایا وہ، وہ ہے کہ جس کے متعلق اللہ نے ارشاد فرمایا'' اور اس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹ کھائیں گے اور یہ کہیں گے کاش میں نے رسولؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔ (الفرقان: 271)، وہ میرا جانشین ہے اور میرے بعد اختیار کیا جانے والا راستہ، پھر اہل یمن نے کہا اے رسول اکرم آپ کو اللہ کی قسم ہے کہ آپؐ اپنے وصی کو ہم پر ظاہر کریں، ہم شوق سے انہیں دیکھنے کے لیے بیتاب ہیں، حضور اکرمؐ نے فرمایا وہ، وہ ہے کہ جسے اللہ نے ادراک کا ملکہ رکھنے والے کے لیے نشانی قرار دیا ہے۔ جب تم اس کی طرف دل کی آنکھوں اور کانوں اور بھرپور قابلیت سے دیکھیں گے تو تم اسے پہچان جاؤ گے کہ وہ میرا جانشین ہے جیسا کہ تمہیں یہ معلوم ہوا کہ میں تمہارا نبیؐ ہوں تو پھر اب تم لوگ صفوں کے سامنے سے چہرے دیکھتے ہوئے گزرو اور وہ، وہ ہوگا کہ تمہارا دل جس کی طرف جھکے، اللہ

Presented by Ziaraat.com

عزوجل اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے" آدمیوں میں سے بعض کے دل ان کی طرف مائل کردیجیو" (سورہ ابراہیم: آیت: 37)، اوران کی اولاد واوصیاء کی طرف، پھر آپؐ نے فرمایا ابوعامر العشری کو العشریوں میں سے اور ابوعزۃ الغولانی کو خولانیوں میں سے زبیان، عثمان ابن قیس اور عزیھا الدوسی کو دوسیوں میں سے اور لاحق بن علاقہ کھڑے ہوجاؤ، چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور صفوں کے سامنے سے گزرتے ہوئے چہروں کا امتحان لیتے، ایسے میں ان میں سے ایک شخص نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایک سربرہنہ شخص کی طرف اشارہ کیا اور کہا اس شخص کی طرف ہمارے دل جھک رہے ہیں، حضور اکرمؐ نے فرمایا یقیناً تم اللہ کے منتخب شدہ بندے ہو کہ تم نے میرے وصی وجانشین کو پہچان لیا اس حالت میں کہ تم پہلے اسے نہیں جانتے تھے، حضورؐ نے پوچھا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کے تم اسے پہلے سے جانتے تھے؟ انہوں نے بلند آواز سے روتے ہوئے کہا اے پیغمبر اسلامؐ جب ہم نے اور لوگوں کی طرف دیکھا تو ہمیں اپنے دل میں ان کے لیے احترام محسوس نہیں ہوا لیکن جب ہم نے ان حضرت کی طرف دیکھا تو ہمارے دل تھرتھرائے اور ہمارے دل ہمارے نفس وروح کو پیاس محسوس ہوئی، ہمارے جگر ہل گئے، ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور ہمارے قلب منور ہوگئے اور ایسا محسوس ہوا کہ وہ رشتے میں ہمارے والد ہیں اور ہم ان کے بیٹے چنانچہ رسول اکرمؐ نے فرمایا" لیکن کوئی اس کی تاویل نہیں جانتا سوائے اللہ کہ اور ان کے جو علم میں راسخ ہیں"۔ تم ان کے لیے ایسے ہو کہ جن سے پہلے سے بہترین انعام کا وعدہ کیا گیا ہے اور تم نار جہنم سے دور رکھے جاؤ گے، آپؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ (اہل یمن) یہی قیام کریں گے حتیٰ کہ یہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی قیادت میں جنگ جمل اور صفین میں حصہ لیں اور یہ صفین میں مقتول ہوں گے، اللہ

Presented by Ziaraat.com

ان لوگوں پر رحمت نازل کرے، رسولؐ نے انہیں جنت کی خوشخبری دی اور بتایا کہ وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہادت کے رتبے پر فائز ہونگے، اللہ ان کو عزت سے نوازے۔ (البرھان، جلد:1، صفحہ:305)

اسم(93):-

اور اللہ عزوجل کا قول "اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو جزاء دے گا۔ (سورہ آل عمران، آیت:144)

ابن شہر آشوب نے خبر دی ہے کہ سائد ابن جبیر نے ابن عباس سے کہ ابن عباس نے اللہ کے اس قول "اگر وہ مرجائیں یا قتل کردیئے جائیں" تو تم الٹے پاؤں اپنے دین پر پلٹ جاؤ گے؟" جو شخص بھی اللہ کو پشت کرے گا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور نہ ہی کسی قسم کا نقصان پہنچا سکتا ہے اور اللہ کا قول "عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو جزاء دے گا" کہا کہ شکر کرنے والوں سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور الٹے پاؤں پلٹ جانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو واپس پلٹ گئے اور مرتد ہو گئے۔

(۲) العیاشی نے خبر دی فضیل بن یسار سے، انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا "جب پیغمبر اکرمؐ کی وفات ہوگئی تو تمام لوگ کافر ہو گئے سوائے چار لوگوں کے "علیؑ، المقداد، سلمان اور ابوذرؓ" میں نے کہا اور عمار؟ تو امام ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو ان اشخاص کے بارے میں جو بالکل مخلص تھے تو یہ تین افراد تھے۔

اسم(94):-

تم شکر گزاروں میں سے ہو۔

اسم(95):-

تم اللہ کی طرف سے حاکم ہو۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(96):-

تم ان میں سے ہو جو کسی صورت ڈگمگاتے نہیں جو کچھ بھی ان پر آپڑے۔

اسم(97):-

تم ان لوگوں میں سے ہو جو کمزور نہیں۔

اسم(98):-

تم ان میں سے ہو جو خود کو پست نہیں کرتے۔

اسم(99):-

تم مصمم ارادے والے ہو۔

اسم(100):-

تم ان میں سے ہو جو کہتے ہیں "اے ہمارے اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے، اور ہمارے معاملات میں، ہماری زیادتیوں کو، ہمیں ثابت قدم رکھ، اور ہماری مدد کر کافروں کے مقابلے میں۔

اسم(101):-

تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں اللہ اس دنیا میں کار خیر دے گا۔

اسم(102):-

تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں اللہ روز آخرت میں جزائے خیر دے گا۔

اسم(103):-

"اور عنقریب ہم مشکل گزار لوگوں کو جزائے خیر دیں گے، اور نبیوں میں بہت سے ایسے ہوئے ہیں جن کی معیت میں اکثر اللہ والے لڑے پھر اللہ کی راہ میں جو مصیبت ان پر پڑی نہ اس سے انہوں

Presented by Ziaraat.com

نے ہمت پست کی نہ دیوانہ پن ظاہر کیا اور نہ (دشمن کے آگے) گڑگڑائے اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اس کا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے یہ کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور معاملات میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور دنیا کا بھی بدلہ دیا اور آخرت کا بدلہ اس سے اچھا دیا اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (سورہ آل عمران: آیت:145-148)

الاختصاص میں شیخ مفید نے ایک حدیث روایت کی ہے امیرالمومنینؑ کی ستر (۷۰) منقبت میں سے بسند ابن داب انہیں جنگ احد سے الگ کر دیا گیا تھا اس جنگ میں انہیں (۸۰) اسی زخم آئے تھے۔ جب پیغمبرؐ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہیں دیکھ کر رونے لگے اور کہا اللہ کو ہی حق ہے کہ وہ جزا دے اور اس شخص کو جزا دے جو ہماری محبت میں زخمی ہوا، ابن داب نے روتے ہوئے جواب دیا آپؐ مجھے اتنے ہی عزیز ہیں جتنے مجھے میرے ماں باپ! عزت اللہ کے لیے ہے اور اس (اللہ) نے مجھے اپنا راستہ بدلتے ہوئے اور نہ ہی دور بھاگتے ہوئے پایا، آپؐ مجھے اتنے ہی عزیز ہیں جتنے میرے ماں باپ، مجھے شہادت سے کیوں محروم رکھا گیا؟ آپؐ نے فرمایا کہ یقیناً شہادت تمہارے سامنے ہے اس نے کہا اللہ چاہتا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ ابوسفیان نے ہمیں دھمکی بھیجی ہے کہ حمرا الاسد ہمارے اور تمہارے درمیان معاملات درست کروادے گا۔ ابن داب نے کہا کہ آپؐ مجھے اتنے ہی پیارے ہیں جتنے مجھے میرے ماں باپ، اگر مجھے ہاتھ و پاؤں سے اٹھا کر بھی لے جایا جائے پھر بھی میں آپؐ کو نہیں چھوڑوں گا پھر یہ آیت نازل ہوئی ''اور نبیوں میں

Presented by Ziaraat.com

بہت سے ایسے ہوئے ہیں جن کی معیت میں اکثر اللہ والے لڑے، پھر اللہ کی راہ میں جو مصیبت ان پر پڑی نہ اس سے انہوں نے ہمت پست کی اور نہ ہی بودا پن ظاہر کیا اور نہ (دشمن کے آگے گڑگڑائے) اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔ اور اس آیت سے پہلے والی آیت بھی ان ہی کو مدِ نظر رکھ کر نازل ہوئی "اور کوئی متنفس بغیر اللہ کے حکم کے جو لکھا ہوا اور مقرر کیا ہو نہیں مر سکتا اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے گا اس کو وہیں دیں گے، اور عنقریب ہم شکر گزار لوگوں کو جزائے خیر دیں گے"۔ (آل عمران:145) تو یہ سن کر ابن داب نے زخموں سے متعلق شکایت کرنا بند کر دی لیکن دو عورتوں نے اس سے متعلق شکایت کی اور کہا اے نبیؐ اللہ

آپؐ نے فرمایا "ابن داب کی رخصت پر ہم نے اس کے سر سے پاؤں تک کے زخموں کے نشان کو گنا تو وہ تعداد میں ایک ہزار تھے، اس پر اللہ کی رحمت ہو۔

(البرھان:1,320)

اسم(104):-

وہ اللہ کا راستہ ہیں جیسا کہ اللہ فرماتا ہے "اور اگر تم راہ خدا میں قتل کیے گئے یا اپنی موت سے مر گئے تو جو کچھ لوگ جمع کرتے رہتے ہیں ان سب سے اللہ کی مغفرت اور رحمت بہت ہی بہتر ہے"۔

(سورہ آل عمران:158)

ابن بابویہ نے اپنے والد سے خبر دی اور ان سے بیان کیا سعد ابن عبداللہ نے، ان سے بیان کیا محمد ابن الحسین نے، ان سے بیان کیا محمد ابن سنان نے، ان سے بیان کیا عمار ابن مروان نے، ان سے بیان کیا مفضّل نے، ان سے بیان کیا جابر نے، ان سے بیان کیا ابو جعفرؑ نے، جابر نے کہا کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے اس

Presented by Ziaraat.com

آیت ''اگر تم راہ خدا میں قتل کیے گئے یا اپنی موت سے مر گئے'' کہ متعلق سوال کیا تو امامؑ نے فرمایا'' کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا راستہ کیا ہے؟ میں (جابر) نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا یہاں تک کہ میں آپؑ سے نہ سن لوں! امام ابو جعفرؑ نے فرمایا'' اللہ کا راستہ علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کی آلِ اطہارؑ ہے'' اور جو کوئی بھی علیؑ کی محبت میں قتل کیا گیا تو یقیناً وہ اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا، اور آیت پر جب تک کوئی یقین نہیں کرے گا تب تک اسے قتل نہ کیا جائے اور اسے موت نہ آجائے وہ جسے قتل کیا گیا اسے زندہ کیا جائے گا اس مدت تک کہ اسے موت آجائے، اور جسے موت آئی تھی تو اسے زندہ کیا جائے گا یہاں تک کے اسے قتل کیا جائے۔

اسم(105):-

تم اللہ کی خوشنودی ہو۔

اسم(106):-

اور اللہ عزوجل کا قول'' کیا جو شخص اللہ کی رضا کی اتباع کرے اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اللہ کے غضب میں گھر گیا ہو اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ کے نزدیک ان کے بڑے درجات ہیں، اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

(آل عمران:163-162)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی ابن محمد سے، انہوں نے سہل ابن زیاد سے، انہوں نے ابن محبوب سے، انہوں نے ہشام ابن سلیم سے، انہوں نے عمار التباتی سے کہ عمار التباتی کا بیان ہے کہ میں نے ابو عبداللہؑ سے اللہ کے اس قول'' کیا جو شخص اللہ کی رضا کی اتباع کرے اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اللہ کے غضب میں

Presented by Ziaraat.com

گھر گیا ہو اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ کے نزدیک ان کے بڑے درجات ہیں اور کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس کو دیکھ رہا ہے'' کی تفسیر پوچھی تو امامؑ نے فرمایا ''جو اللہ کی رضا کی اتباع کرتے ہیں وہ امام ہیں، اللہ کی قسم وہ ہی ہیں اے عمار! ایمان کے درجات مومنین کے لیے ہیں ان کی محبت اور علم کے ذریعے اللہ مومنین کے (نیک) اعمال کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور اسی ذریعے سے ان کے درجات کو بڑھا جاتا ہے۔

(۴) عیاشی نے خبر دی عمار ابن مروان سے کہ عمار نے کہا کہ میں نے امام ابو عبداللہ سے اللہ کے اس قول ''کیا جو شخص اللہ کی رضا کی اتباع کرے اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اللہ کے غضب میں گھر گیا ہو اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ کے نزدیک ان کے بڑے درجات ہیں اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس کو دیکھ رہا ہے'' کہ متعلق دریافت کیا تو امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا ''یہ آیت ائمہ معصومینؑ کی طرف اشارہ کر رہی ہے، اے عمار اللہ کی قسم یہ ہستیاں اللہ کے نزدیک مومنین کے درجات ہیں، ان (آئمہؑ) کی محبت اور علم کے ذریعے اللہ مومنین کے (نیک) اعمال کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور اسی ذریعے سے ان کے درجات بھی بڑھاتا ہے''، اے عمار! اللہ کا قول ''اس شخص کی مانند جو اللہ کے غضب میں گھر گیا ہو'' اللہ کی قسم ان لوگوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے جنہوں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے حق کا انکار کیا اور ان کی نسل میں آنے والے آئمہ معصومینؑ کے حق کا انکار کیا اور اسی سبب سے یہ لوگ اللہ کے غضب کے حق دار ٹھہرے ہیں۔

(البرھان: جلد، 1: صفحہ، 324)(العیاشی: جلد 1، صفحہ: 205)

Presented by Ziaraat.com

اسم(107):-

تم مومنین میں سے ہو جیسا کہ اللہ کا قول "بیشک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب کہ ایک رسول انہیں میں سے مبعوث کر دیا۔

(آل عمران:164)

علی ابن ابراہیم نے کہا: اس آیت کے خاص طور پر مصداق آلِ محمدؐ ہیں۔

اسم(108):-

تم ان میں سے ہو جو اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم مانتے ہیں۔

اسم(109):-

تم نیکوکار اور پرہیزگاروں میں سے ہو۔

اسم(110):-

جنہوں نے زخم لگ جانے کے بعد بھی اللہ اور رسولؐ کا حکم مان لیا، ان میں سے جو نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

(آل عمران:172)

ابن شہر آشوب نے ایک نجومی کی تفسیر کو نقل کیا یعقوب کلینیؒ نے بسند ابوصالح سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے ابورافی سے کہ یہ آیت امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی کہ جب مولا علیؑ نے احد کے دوسرے دن مسلمانوں کو پکارا اور انہوں نے علیؑ کے حکم کو مانا اور لبیک کہا۔ پھر علیؑ ابن ابی طالبؑ مہاجرین کے ستر (70) آدمیوں کے لشکر کے ہمراہ حمراالاسد پہنچے تا کہ دشمن اسلام کو ڈرایا جا سکے۔ حمراالاسد مدینے سے تین میل کے فاصلے پر ایک بازار تھا۔ پھر آپؑ مدینہ واپس آ گئے۔ مزید یہ کہ ابوسفیان بھاگ گیا یہاں تک کہ وہ الراوہ پہنچ گیا جہاں

Presented by Ziaraat.com

وہ معابد الغضیٰ سے ملا اس نے ابوسفیان سے پوچھا کیا چیز تمہارے پیچھے لگ گئی ہے؟ تو ابوسفیان نے یہ جواب دیا ''زمین پر چٹانیں گرنے جیسی آواز سے تقریباً میرا اونٹ گر ہی گیا تھا' پھر ابوسفیان نے عبدِ قیس قبیلے کے گھڑ سواروں سے کہا کہ محمدؐ سے کہہ دو کہ میں نے تمہیں مکمل طور پر تباہ کرنے کے لیے تمہارے دلیروں کو قتل کر دیا ہے۔ جواب میں حضورؐ نے فرمایا ''ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور اسی پر ہی بھروسہ کیا جا سکتا ہے پھر وہ جمعہ کے دن مدینہ لوٹ گئے۔

(۲) عیاشی نے سلیم ابن ابومریم سے بیان کیا کہ ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ ''جب پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کے ساتھ دس لوگوں کو آگے بھیجا'' جنہوں نے زخم لگ جانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم مان لیا ان میں سے جو نیکوکار اور پرہیزگار ہیں، ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے'' یہ آیت صرف اور صرف امام المتقین امیر المومنینؑ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اسم (111):-

''وہی تو ہیں کہ جن سے آدمیوں نے کہا کہ لوگوں تمہارے لیے بڑا یکا کیا ہے لہٰذا ان سے ڈرو تو اس خبر نے ان کا ایمان بڑھا دیا اور انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ سب سے بہتر کارساز ہے، وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ کر آئے اور ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی اور وہ خوشنودی خدا کے پیرو رہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے''۔

(آل عمران:174-173)

عیاشی نے خبر دی جابر سے، جابر نے خبر دی امام محمدؑ ابن علیؑ سے کہ آپؑ نے

Presented by Ziaraat.com

فرمایا ''جب حضور اکرمؐ نے امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کو اور عمار ابن یاسر کو مکہ کے لوگوں کی جانب بھیجا تو مکہ کے کافر آ گئے اور علیؑ اور عمار ابن یاسر سے گفتگو کی اور انہیں دھمکیاں دیں اور مکہ کے لوگوں سے ڈرایا تو علیؑ ابن ابی طالبؑ نے کہا: ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ سب سے بہتر کارساز ہے'' اور یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے جب یہ حضرات مکہ میں داخل ہوئے تو اللہ نے وحی کے ذریعے حضور اکرمؐ کو مطلع فرمایا جو کچھ کافروں نے علیؑ سے کہا اور جو کچھ علیؑ نے کافروں سے کہا تو اللہ نے علیؑ کے اسم کو درج ذیل آیت کے ذریعے قرآن میں نازل کیا کیا کہ ''تم ان لوگوں پر نگاہ نہیں کرتے کہ جن سے آدمیوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لیے بڑا ایکا کیا ہے لہٰذا ان سے ڈرو تو اس خبر نے ان کا ایمان اور بڑھا دیا اور انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ سب سے بہتر کارساز ہے، وہ اللہ کی نعمت اور اس کے فضل کے ساتھ پلٹ کر آئے اور ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی اور وہ خوشنودیِ خدا کے پیرو رہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے''۔ جبکہ یہ آیت ''وہی تو ہیں جن سے آدمیوں نے کہا'' یہاں آدمیوں سے مراد اول، دوم اور ثانی ہیں کہ جب یہ تینوں علیؑ اور عمار سے ملے تو کہا ''ابوسفیان، عبداللہ ابن عامر اور مکہ کے لوگوں نے تمہارے خلاف ایکا کیا ہوا ہے اور انہیں ڈرانے کی کوشش کی لیکن اس خبر نے ان کا ایمان بڑھا دیا اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔

(حوالہ: العیاشی: جلد ۱: صفحہ۔206)

اسم (112):۔

تم ان میں سے ہو جن کے متعلق اللہ نے کا ارشاد ہے'' وہی ہیں

Presented by Ziaraat.com

کہ جن سے آدمیوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لیے بڑا ایکا کیا ہے لہٰذا ان سے ڈرو تو اس خبر نے ان کا ایمان بڑھا دیا اور انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ سب سے بہتر کارساز ہے، وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ کر آئے اور ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی، اور وہ خوشنودی خدا کے پیرو رہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے"۔ (آل عمران:174-173)

اسم(113):-

"اور انہوں نے کہا" ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے"۔

اسم(114):-

"وہ اللہ کی نعمت اور اس کے فضل کے ساتھ پلٹ کر آئے"۔

اسم(115):-

"اور ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی"۔

اسم(116):-

جنہیں ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا ہے" یقیناً تم اپنے اموال اور نفسوں کے ذریعے سے آزمائے جاؤ گے" "اور اگر تم صبر کرو گے اور پرہیزگار رہو گے"۔

محمد ابن ابراہیم النعمانی نے کہا کہ احمد ابن محمد ابن سائد ابن عقدہ نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ احمد ابن یوسف ابن یعقوب الجعفی نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ اسماعیل ابن مہران نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ

Presented by Ziaraat.com

الحسن ابن ابی الحمزہ نے مجھ سے بیان کیا، ان سے الحکم ابن ایمن نے بیان کیا، ان سے دارس الکناسی نے بیان کیا، ان سے ابوخالد الکابلی نے بیان کیا: ابوخالد الکابلی نے کہا کہ امام علیؑ ابن الحسینؑ نے فرمایا کہ اللہ نے ہمیں ثابت قدم پایا اور پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی "اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے ان سے اور جو لوگ مشرک ہو گئے ہیں ان سے ضرور بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو گے اور پرہیزگار رہو گے تو یہی تو پختگی کے کاموں میں سے ہے"۔

اسم(117):-

"پس جو آتشِ جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا"۔

اسم(118):-

"تم کامیاب ہو" اللہ کا قول "ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور قیامت کے دن تم کو تمہارے اجر پورے پورے دیئے جائیں گے پس جو شخص آتشِ جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ تو یقیناً کامیاب ہو گیا"۔ (آل عمران:185)

علی ابن ابراہیم نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا سلیمان ابن دیلمی کی سند سے، ان سے بیان کیا ابوبصیر نے، ان سے ابوعبداللہ نے: کہ جب روز حشر آئے گا تو حضور اکرمؐ کو ندا دی جائے گی اور وہ گلابی لباس میں ملبوس ہوں گے پھر وہؐ عرش کے دائیں جانب پیش قدمی کریں گے، پھر ابراہیمؑ کو آواز دی جائے گی وہ سفید لباس میں ملبوس ہوں گے، وہ عرش کے بائیں جانب کھڑے ہوں گے، پھر امام المتقین امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کو ندا دی جائے گی، آپؑ گلابی لباس میں ملبوس ہوں گے، اور حضور اکرمؐ کے دائیں جانب ٹھہر جائیں

Presented by Ziaraat.com

گے، پھر اسماعیلؑ کو آواز دی جائے گی وہ سفید لباس میں ملبوس ہوں گے، اور وہ پھر ابراہیمؑ کے بائیں ہاتھ پر کھڑے ہوں گے، پھر امام الحسنؑ کو ندا دی جائے گی وہ گلابی پوشاک پہنے ہوں گے، پھر وہ امیر المومنینؑ کے بائیں جانب کھڑے ہو جائیں گے، پھر امام الحسینؑ کو پکارا جائے گا اور آپؑ گلابی پوشاک پہنے ہوں گے اور آپؑ پھر امام الحسنؑ کے دائیں جانب معین ہو جائیں گے، پھر اسی طرح تمام آئمہ معصومینؑ کو پکارا جائے گا وہ سب گلابی پوشاک پہنے ہوں گے اور ہر امام معصومؑ دوسرے آنے والے امامؑ کے دائیں جانب معین ہو جائے گا پھر آئمہ معصومینؑ کے شیعوں کو بلایا جائے گا اور وہ سب آئمہؑ کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے، پھر سیدۃ النساء العالمین بی بی فاطمہؑ کو ان کی نسل کی اور محبّ عورتوں کے ساتھ بلایا جائے گا، اور آپؑ ان سب کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جائیں گی، پھر درمیان عرش سے رب کی طرف سے ندا آئے گی کہ محمدؐ کیا ہی بہترین باپ ہے آپ کے جو ابراہیمؑ ہیں، اور کیا ہی بہترین بھائی ہے آپ کا جو امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے اور کیا ہی بہترین نواسے ہیں آپ کے جو الحسنؑ اور الحسینؑ ہیں، کیا ہی بہترین ادھورا بچہ ہے آپ کا جو حضرت محسنؑ ہیں، کیا ہی بہترین چراغ ہدایت والے آئمہ ہیں آپ کی نسل میں کہ جن میں کہ آخر الحجتؑ ابن العسکریؑ ہیں اور کیا ہی بہترین محبّ ہیں آپ کے محمدؐ، ان کے وصیؑ ان کے دونوں نواسےؑ اور ان کی نسل میں آئمہ معصومینؑ کے اور یہ سب کامیاب ہیں۔

اسم(119):-

یہ ہستیاں وہ ہیں جو کہتے ہیں "جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں کے بل (لیٹے لیٹے) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں، اور آسمان و زمین کی

Presented by Ziaraat.com

پیدائش میں غور کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار تو نے ان کو فضول پیدا نہیں کیا تیری ذات پاک ہے پس تو ہم کو آتش دوزخ سے بچالے، اے ہمارے پروردگار بیشک تو جس کو جہنم میں داخل کر یا کسی کو تو رسوا کرے گا اور ظالموں کا حمایتی کوئی بھی نہ ہوگا، اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو ایمان کے لیے پکارتا تھا کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ، ہم ایمان لائے، اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے پروردگار تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر اور ہم کو نیکوکاروں کے ساتھ محشور کر فرما، اے ہمارے پروردگار تو نے جو کچھ اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کر، بیشک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ (آل عمران:۱۹۳۔۱۹۱)

اسم(120):-

"وہ اللہ کو بیٹھے بیٹھے یاد رکھتے ہیں"۔

اسم(121):-

"وہ اللہ کو کروٹوں کے بل (لیٹے لیٹے) یاد رکھتے ہیں"۔

اسم(122):-

"وہ آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں غور کرتے ہیں"۔

اسم(123):-

"وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ان کو (زمین و

Presented by Ziaraat.com

آسمان) کو فضول پیدا نہیں کیا"۔

اسم(124):-

"وہ کہتے ہیں تیری ذات پاک ہے پس تو ہم کو آتش جہنم سے بچالے"۔

اسم(125):-

وہ کہتے ہیں "اے ہمارے پروردگار بیشک تو جس کو جہنم میں داخل کرے گا اس کو تو رسوا کرے گا"۔

اسم(126):-

وہ کہتے ہیں "اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا"۔

اسم(127):-

"ہم اپنے پروردگار عالم پر ایمان لائے"۔

اسم(128):-

"ہمارے گناہوں کو بخش دے"۔

اسم(129):-

"اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر"۔

اسم(130):-

"اور ہم کو نیک کاروں کے ساتھ محسوب فرما"۔

اسم(131):-

"وہ متقی ہیں"۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(132):-

"وہ کہتے ہیں، اے ہمارے پروردگار تو نے جو کچھ اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا فرما"۔

اسم(133):-

"اور قیامت کے دن ہم کو شرمندہ نہ کرنا"

(۱) ابن بابویہ نے کہا: کہ ابوالعباس محمد ابن ابراہیم اسحاق الطاقانیؒ نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ عبدالعزیز نے مجھ سے بیان کیا (بصرہ میں)، انہوں نے کہا کہ المغیرہ ابن محمد نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ راجہ ابن سلمٰی نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ امر ابن شمر نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ جابر الجعفی نے مجھ سے بیان کیا، اور انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے سنا کہ آپؑ نے فرمایا کہ جنگ نہروان کے لیے جاتے ہوئے امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے کوفہ میں خطبہ دیا اور اس خطبے میں آپؑ نے اپنے ان اسماء کا ذکر کیا جن اسماء کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا ہے، آپؑ نے فرمایا "میں (اللہ) کو یاد رکھنے والا ہوں" اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا "وہ اللہ کو بیٹھے بیٹھے اور کروٹوں کے بل (لیٹے لیٹے) یاد رکھتے ہیں"۔

(۲) عیاشی نے خبر دی عمر ابن عبدالرحمٰن ابن کثیر سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کہ اس قول "اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو ایمان کے لیے پکارتا تھا تو ہم اپنے پروردگار پر ایمان لائے" کی تفسیر میں فرمایا اس سے مراد امام المتقین امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں کہ علیؑ کو آسمانوں سے پکارا گیا کہ محمدؐ کی گواہی (تصدیق) دیں تو آپؑ نے حضورؐ کی گواہی دی۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(134):-

پھر انہیں ان کے رب نے جواب دیا "پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی (اور یہ فرمایا) میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا (خواہ وہ) مرد ہو یا عورت" "اور سب سے اچھا صلہ اللہ ہی کے پاس ہے"۔ (آل عمران:195)

الاختصاص میں شیخ مفید نے علی ابن اثبات اور ابن دابہ کے کئی اصحاب سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی وہ ستر (70) خوصوصیات درج کی ہیں کہ جن کا تعلق صرف علیؑ ابن ابی طالبؑ سے ہے جس میں سے پہلی خصوصیت یہ کہ جب حضور نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ قریش نے مجھے قتل کرنے کا فیصلہ کیا ہے تم میرے بستر پر میری جگہ سو جاؤ تو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ آپؐ مجھے میرے ماں باپ سے زیادہ عزیز ہیں میں آپؐ کے حکم کی اطاعت کروں گا چنانچہ امیر المومنینؑ رسولؐ اللہ کے بستر پر سو گئے اور پیغمبر اکرمؐ مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے، جب صبح علیؑ اٹھے تو اپنے آپ کو کفار میں گھرا پایا، کفار نے کہا اے علیؑ پچھلی رات تم نے ہم سے دھوکا کیا، علیؑ نے کہا کیا تم پیغمبر اکرمؐ کو میرے پاس چھوڑ کر گئے تھے حتیٰ کہ علیؑ بھی دختر پیغمبر اکرمؐ سیدۃ النساء العالمینؑ کو اور پیغمبر اکرمؐ کی گھر کی عورتوں اور کچھ مکہ کے لوگوں کو لے کر مدینہ کی طرف چل دیئے، رسولؐ اللہ کی ہدایت کے مطابق امیر المومنینؑ دن سائے میں گزارتے اور رات کو سفر کرتے جب آپؑ پیغمبر اکرمؐ تک پہنچے تو آپؑ کے پاؤں زخمی اور خون آلودہ تھے رسولؐ اللہ نے امیر المومنینؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ جانتے ہو کہ تمہاری مداح میں کیا وحی نازل ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا یہ وحی تمہاری شان میں نازل ہوئی "پس ان کے رب نے ان کی

Presented by Ziaraat.com

دعا قبول کرلی، میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا، مرد ہو یا عورت'' یہاں مرد سے مراد اے علیؑ تم ہو اور عورت سے مراد سیدۃ الانساء العالمینؑ ہیں۔ اللہ کا قول ''جنہوں نے ہجرت کی اور جنہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور میری راہ میں ان کو ایذا دی گئی اور لڑے اور مارے گئے'' (خواہ وہ) مرد ہو یا عورت'' ''اور سب سے اچھا صلہ اللہ ہی کے پاس ہے''۔ اور بہترین صلہ اللہ ہی کے پاس ہے''۔ (آل عمران:195)

اسم(135):-

''وہ جنہوں نے ہجرت کی''۔

اسم(136):-

''اور جنہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا''۔

اسم(137):-

''اور میری راہ میں ان کو ایذا دی گئی''۔

اسم(138):-

''وہ جو لڑے''۔

اسم(139):-

''اور مارے گئے''۔

اسم(140):-

''میں ضرور ان (یعنی اصحاب پیغمبرؐ) کی برائیاں ان سے دور کردوں گا''۔

اسم(141):-

''اور ضرور ان کو ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے ندیاں

Presented by Ziaraat.com

بہتی پھرتی ہیں"۔

اسم(142):۔

"یہ اللہ کی طرف سے صلہ ملے گا، اور بہترین صلہ اللہ ہی کے پاس ہے"۔ **(آل عمران:195)**

عیاشی نے خبردی اصبغ ابن نباتہ سے اور انہوں نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کہ اس قول "یہ اللہ کی طرف سے ایک صلہ ملے گا اور سب سے بہترین صلہ اللہ ہی کے پاس ہے نیکوکاروں کے لیے" کی تفسیر میں فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا اے علیؑ "صلہ" سے مراد تم ہو اور نیکوکاروں سے مراد تمہارے اصحاب و مددگار ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ النساء

اسم(143):-

"تم نفس ہو، اللہ سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا"۔

(سورۃ النساء:4:1)

ابن شہر آشوب نے خبردی المرزبانی سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے آیت "اللہ سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا" کے متعلق کہا کہ یہ آیت حضور اکرمؐ اور ان کے اہل بیتؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے ہر رابطہ لوگوں کے درمیان اور وہ رشتہ جو شادی کے ذریعے قائم ہوتا ہے وہ موت کے بعد ٹوٹ جاتا ہے مگر انؐ کے اہلبیتؑ میں رشتہ ہمیشہ قائم رہے گا۔

اسم(144):-

"اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو"

اہل سنت کے سلسلہ روایت میں ابن المغازلی نے خبردی بحذف اسناد ابن عباس نے اللہ کے اس قول "اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر رحم کرنے والا ہے" کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ محمدؐ کے اہل بیتؑ کو قتل نہ کرو، اللہ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا "کہہ دو ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو لاؤ، ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو، ہم اپنے نفسوں کو اور تم اپنے نفسوں کو" ابن عباس نے کہا ان کے بیٹے حسنؑ و حسینؑ، ان کی عورت فاطمہ زہراؑ، اس کا نفس محمدؐ اور علیؑ ہیں۔

عیاشی نے اسی روایت کو الحسن ابن محبوب سے روایت کیا ہے، امام علی رضاؑ سے نقل کیا۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(145):-

''اور جو زیادتی تم میں سے اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے اس کے بارے میں تمنا نہ کرو''۔ (سورہ النساء(4:32)

ابن شہر آشوب نے خبر دی امام محمد الباقرؑ سے اور امام جعفر صادقؑ سے کہ اللہ کا قول ''یہ تو اللہ فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے'' (5:54) اور اللہ کا قول ''اور جو زیادتی تم میں سے اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے اس کے بارے میں تمنا نہ کرو'' کے متعلق فرمایا کہ ''فضل'' اور ''فضیلت'' جنہیں من جانب اللہ دی گئی وہ امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

اسم(146):-

''اور جن سے تم نے عہد باندھ لیے ہیں تو ان کا حصہ ان کو دے دو''۔ (النساء:4:33)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے محمد ابن احمد ابن عیسیٰ سے، انہوں نے الحسن ابن محبوب سے کہ الحسن ابن محبوب کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسنؑ سے اللہ کے اس قول ''اور جو کچھ ماں باپ اور عزیز و اقارب چھوڑ جائیں اس کے لیے ہم نے ہر ایک کے وارث قرار دیے ہیں اور جن سے تم نے عہد باندھ لیے ہیں ان کو ان کا حصہ دے دو'' کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا اس سے مراد صرف اور صرف آئمہ معصومینؑ ہیں کہ جن کے ذریعے اللہ نے تم سے عہد باندھا۔

عیاشی نے اسی روایت کو الحسن ابن محبوب سے روایت کیا ہے، امام علی رضاؑ سے نقل کیا کہ ''اور جو کچھ ماں باپ اور عزیز و اقارب چھوڑ جائیں اس کے لیے ہم نے ہر ایک کے وارث قرار دیے ہیں اور جن سے تم نے عہد باندھ لیے ہیں ان کو ان کا

Presented by Ziaraat.com

حصہ دے دو'' کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا اس سے مراد صرف اور صرف آئمہ معصومینؑ ہیں کہ جن کے ذریعے اللہ نے تم سے عہد باندھا۔

اسم(147):-

تم والدین میں سے والد ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین سے حسن سلوک کرو''۔ (النساء:4:36)

عیاشی نے خبر دی ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا ''یقیناً حضرت محمدؐ والدین میں سے ایک والد ہیں اور دوسرے والد امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں'' میں (ابوبصیر) نے سوال کیا کہ یہ بات کتاب اللہ میں کہاں لکھی ہے اس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا یہ آیت پڑھو ''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین سے حسن سلوک کرو''۔

(۲) اور ابوبصیر نے خبر دی امام جعفر صادقؑ سے کہ امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے اس قول ''اور والدین سے حسنِ سلوک کرو'' کی تفسیر میں فرمایا ''یقیناً پیغمبر اکرمؐ والدین میں سے ایک والد ہیں اور علیؑ دوسرے''، مزید فرمایا کہ یہ آیت سورۃ النساء میں نازل ہوئی۔

(حوالہ: البرھان، جلد 1، صفحہ: 366۔۔العیاشی، جلد 1، صفحہ: 240۔۔نورالثقلین، جلد 1: صفحہ: 476۔۔العیاشی، جلد 1، صفحہ: 241)

اسم(148):-

''تم امت پر گواہ ہو'' اور اللہ کا قول ''پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر ہم تمہیں گواہ لائیں گے''۔ (النساء:4:41)

Presented by Ziaraat.com

محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی ابن محمد سے، انہوں نے زیاد القندی سے انہوں نے سماعہ کہ سماعہ نے کہا کہ اللہ کے اس قول "پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر ہم تمہیں گواہ لائیں گے" کہ متعلق امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ یہ آیت آلِ محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے، پھر فرمایا ہر صدی میں ایک امام موجود رہا ہے جو امت پر گواہ ہے اور حضرت محمد مصطفیٰؐ ہم پر گواہ ہیں۔

(۲) عیاشی نے خبر دی ابوبصیر سے کہ ابوبصیر نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول "پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر ہم تمہیں گواہ لائیں گے" کے متعلق سوال کیا۔ (البرھان اور تفسیر العیاشی میں یہ روایت اس طرح سے لکھی ہے) کہ ابوبصیر نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ کہ قول "اس دن جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے" فرمایا امام ابوجعفرؑ نے کہ یہ محمدؐ ہیں جو ہر امت پر گواہ کی حیثیت سے لائیں جائیں گے اور روز محشر اے علیؑ ابن ابی طالبؑ تم میری امت پر گواہ کی حیثیت سے بلائے جاؤ گے۔ (۱)

(البرھان، جلد 1: صفحہ، 170-361 ـــ العیاشی، جلد 1: صفحہ، 242)

اسم (149):-

تمہارا اسم نازل کیا ہے اور اللہ عزوجل کا قول "اے وہ لوگوں! جن کو کتاب دی گئی ہے، اس پر ایمان لاؤ جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے جو اس کی تصدیق کرتا ہے"۔ (النساء: 4:47)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی بن ابراہیم سے، انہوں نے احمد ابن محمد برقی سے، انہوں نے عمار ابن مروان سے، انہوں نے جبار سے اور انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ: ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ اس آیت کو یوں لے کر نازل

Presented by Ziaraat.com

ہوئے ''اے وہ لوگوں! جن کو کتاب دی گئی ہے، اس پر ایمان لاؤ جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے'' بصورت علیؑ جو منشور ہدایت ہیں''۔

خبر دی عمر ابن شمر نے کہ جابر نے کہا کہ امام ابو جعفرؑ نے فرمایا'' کہ محمدؐ پر یہ آیت نازل ہوئی تھی ''اے وہ لوگوں جن کو کتاب دی گئی ہے اس پر ایمان لاؤ جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے، علیؑ جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے، قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور پھر ان کو پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ہم نے اصحاب سبت پر کی تھی اور اللہ کا امر ہو کر رہے گا'' اللہ کا امر ہو کر رہے گا'' اور جو اس کی تصدیق کرتا ہے'' سے مراد حضور اکرمؐ کی تصدیق کرتا ہے۔

(البرھان: جلد ا، صفحہ: 74-373۔ الکافی: جلد ا، صفحہ: 417 العیاشی، جلد ا: صفحہ: 245)

اسم (150):-

اللہ اس شخص کو کبھی معاف نہیں کرتا جو آپؑ کی ولایت میں شک کرتا ہے اور اللہ عزوجل کا قول ''بیشک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جائے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے اس کو جسے چاہے معاف کر دے اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا یقیناً اس نے عظیم گناہ کیا''۔ (النساء: 4:48)

عیاشی نے خبر دی کہ جابر سے کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا اللہ کے اس قول ''بیشک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے'' کی تفسیر میں کہ اللہ معاف نہیں کرتا کہ علیؑ کی ولایت میں کسی کو شریک کیا جائے اور اللہ کا قول ''اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے اس کو جسے چاہے معاف کر دے'' سے مراد کہ علیؑ کے ساتھ شرک

Presented by Ziaraat.com

کرنے کے علاوہ جو کچھ ہے اور جسے چاہے معاف کر دے۔

(البرھان: جلد 1، صفحہ: 375۔۔۔العیاشی: جلد 1، صفحہ: 245)

اسم(151):۔

وہ ایمان والوں میں سے ہیں۔

اسم(152):۔

وہ ان میں سے ہیں جو سلطنت (حقیقی) میں سے ان کا کچھ حصہ اگر ہے تو کسی کو تل برابر نہ دیں گے۔

اسم(153):۔

وہ ان میں سے ہیں کہ جن سے حسد کیا گیا۔

اسم(154):۔

"کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن لوگوں کو کتاب سے بہرہ دیا گیا ہے، وہ جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں اور جو منکر ہو گئے ہیں ان سے یہ کہتے ہیں کہ یہ ان ایمان لانے والوں کی بہ نسبت زیادہ راہ راست پر ہیں وہ وہی تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے گا تم اس کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے، آیا سلطنت (حقیقی) میں ان کا کچھ حصہ ہے اگر ہے تو کسی کو تل برابر نہ دیں گے۔ کیا یہ انسانوں پر حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے یقیناً ہم نے تو آلِ ابراہیمؑ کو بھی کتاب اور حکمت دی ہے اور ان کو ہم نے عظیم ملک عطا کیا ہے"۔

(النساء: 4:51-52)

Presented by Ziaraat.com

خبر دی محمد ابن یعقوب نے الحسین ابن محمد ابن عامر العشری سے، انہوں نے معلی ابن محمد سے کہ انہوں نے کہا کہ الحسین ابن علی الوشآ نے مجھ سے بیان کیا احمد ابن عائذ کی سند سے، انہوں نے ابن ادینہ سے، انہوں نے برید العجلی سے کہ: برید کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول ''اے ایمان والوں اطاعت کرو اللہ کی اور رسولؐ کی اور اولی الامرؑ کی جو تم میں موجود ہیں'' (النساء:4:51) کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا ''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن لوگوں کو کتاب سے بہرہ دیا گیا ہے، وہ جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں اور جو منکر ہو گئے ہیں ان سے یہ کہتے ہیں کہ یہ ان ایمان لانے والوں کی بہ نسبت زیادہ راہ راست پر ہیں وہ وہی تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے گا تم اس کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے، آیا سلطنت (حقیقی) میں ان کا کچھ حصہ ہے اگر ہے تو کسی کو تل برابر نہ دیں گے۔ کیا یہ انسانوں پر حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے یقیناً ہم نے تو آلِ ابراہیمؑ کو بھی کتاب اور حکمت دی ہے اور ان کو ہم نے عظیم ملک عطا کیا ہے''۔

یہ امامت وخلافت ہے ''اگر ہے تو کسی کو تل برابر نہ دیں گے'' ہم وہؑ ہیں جن کی جانب اللہ نے اشارہ فرمایا، اس آیت میں۔

''کیا یہ انسانوں پر حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے'' ہم وہؑ لوگ ہیں کہ جن سے حسد کیا گیا کہ اللہ نے ہمیں اپنی تمام مخلوقات پر امام مقرر کیا ''یقیناً ہم نے تو آل ابراہیمؑ کو بھی کتاب اور حکمت دی ہے اور ان کو ہم نے عظیم ملک عطا کیا ہے'' اور اللہ کا قول ''کہ ہم نے پیغمبر، انبیاءؑ اور آئمہؑ کو نسل ابراہیمؑ میں سے مقرر کیا تو یہ لوگ آلِ ابراہیم کے لیے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں اور آل محمدؐ

Presented by Ziaraat.com

کے لیے اس بات کا انکار کرتے ہیں''۔ ''آدمیوں میں سے کچھ لوگ تو اس پر ایمان لائے اور کچھ اس سے رک گئے اور (ان رکنے والوں کے لیے) جھڑکتی ہوئی آگ کافی ہے بالتحقیق جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آتش جہنم میں بھیجیں گے جب ان کی جلدیں جل جائیں گی تو اس غرض سے کہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں ہم ان کی اور جلدیں بدل دیں گے، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے''۔

(النساء:4:55-56)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی احمد ابن محمد سے، انہوں نے الحسین ابن سائد سے، انہوں نے محمد ابن فضیل سے، انہوں نے امیر المومنینؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول ''کیا یہ انسانوں پر حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے'' کی تفسیر میں فرمایا وہ ہم ہیں جن سے حسد کیا گیا۔

(۳) علی الطبرسی نے مجمع البیان میں بیان کیا کہ ''الانسان'' سے مراد محمدؐ و آل محمدؐ ہیں اور ابو جعفرؑ نے فرمایا ''فضل'' سے مراد حضورؐ میں نبوت اور علیؑ میں امامت ہے۔

اسم(155):-

اس آیت سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول: ''**آدمیوں میں سے کچھ لوگ تو اس پر ایمان لائے**''۔ (النساء۔4:55)

علی ابن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا کہ یہ آیت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی اور آدمیوں میں سے کچھ جو اس (امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ) پر ایمان لائے وہ سلمان محمدیؐ، ابوذر، مقداد اور عمار ہیں اور اللہ کا قول ''اور کچھ اس سے رک گئے'' امامؑ نے فرمایا یہ آیت ان لوگوں کے لیے نازل ہوئی ''ہم ان کو آتش جہنم میں بھیجیں گے''۔

Presented by Ziaraat.com

پھر علی ابن ابراہیم نے کہا کہ اللہ کا قول ''بالتحقیق جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آتش جہنم میں بھیجیں گے'' علی ابن ابراہیم نے خبر دی کہ ''آیتوں سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کی نسل میں آنے والے آئمہ ہیں''۔

اسم(156):۔

تمؑ آیت اللہ ہیں۔

اسم(157):۔

تمؑ ان میں سے ہو جنہیں حکم دیا گیا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو پہنچادو۔ ''بیشک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکو کو پہنچادو''۔ (النساء:4:58)

اسم(158):۔

''تمؑ ان میں سے ہو جو فیصلے عدل سے کرتے ہیں''۔

محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے الحسن ابن علی الوشا سے، انہوں نے احمد بن عائذ سے، انہوں نے ابن ادینہ سے، انہوں نے بریدالعجلی سے: بریدالعجلی نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول ''بیشک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو پہنچادو، سے مراد یہ ہے کہ ہر امام معصومؑ اپنے بعد آنے والے امامؑ کے حوالے کتاب اللہ، علم اللہ اور سیف اللہ کردے اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے تو اسی عدل سے کرے کہ جو عدل اس کی میراث ہے۔

(۲) محمد ابن یعقوب نے خبر دی، محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے احمد ابن محمد ابن سنان

Presented by Ziaraat.com

سے، انہوں نے معلیٰ ابن خنیس سے، انہوں نے ابن ابی یعفور سے، انہوں نے معلیٰ ابن خنیس سے کہ معلیٰ نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول ''بیشک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچادو'' کے متعلق دریافت کیا تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا: کہ اللہ نے ائمہ معصومینؑ کو حکم دیا ہے کہ جن جن چیزوں کا وہ مالک ہے وہ سارے امور اپنے سے بعد آنے والے امامؑ کے حوالے کردے۔

اسم(159):-

''تم اولی الامرؑ ہو'' اور اللہ کا قول ''اے ایمان والوں اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اولی الامرؑ کی جو تم میں موجود ہیں'' **(النساء:4:59)**

ابن بابویہ نے کہا کہ کئی راویان نے اس روایت کو ہم سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد ابن ہمام نے، ان سے جعفر ابن محمد ابن مالک نے، ان سے الحسین ابن محمد ابن سمامہ نے، ان سے احمد ابن الحارث نے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا جابر ابن عبداللہ انصاری سے کہ جب یہ آیت پیغمبر اسلامؐ پر نازل ہوئی ''اے ایمان والوں اطاعت کرو اللہ کی رسولؐ کی اور اولی الامرؑ کی جو تم میں موجود ہیں'' تو جابر نے رسولؐ اللہ سے پوچھا: یارسولؐ اللہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کو تو جانتے ہیں مگر اولی الامرؑ کون ہیں؟ جن کی اطاعت اللہ نے آپؐ کی اطاعت کے ساتھ قرار دی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ میرے خلفاء ہیں اے جابر وہ میرے بعد مسلمانوں کے آئمہؑ ہیں، ان میں اول امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی بن حسینؑ پھر محمد بن علیؑ جو تورات میں الباقر کے نام سے مشہور ہیں، اے جابر تم انؑ سے ملاقات کروگے جب تم ان حضرت سے ملاقات

Presented by Ziaraat.com

کا شرف حاصل کرو تو انہیں میرا اسلام کہنا، پھر جعفر صادقؑ بن محمدؑ، پھر موسیٰ ابن جعفرؑ پھر علیؑ ابن موسیٰؑ پھر محمد ابن علیؑ پھر علی ابن محمدؑ پھر حسن ابن علیؑ، پھر وہؑ ہے جو میرا ہم نام ہے، جس کو میری کنیت دی گئی ہے وہ زمین پر اللہ کی حجت اور اس کے بندوں میں اس کا بقیۃ اللہ ہے ابن الحسنؑ ابن علیؑ، وہؑ وہ ہے کہ جس کے ہاتھوں سے اللہ زمین کے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا، وہؑ وہ ہے جو اپنے شیعوں و محبوں سے غیب میں رہے گا، اس کی غیبت اتنی طولانی ہوگی کہ لوگ اس کی امامت پر ثابت قدم نہیں رہیں گے، سوائے ان لوگوں کے جن کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا ہو، جابر نے سوال کیا کیا اے پیغمبر اسلامؐ ان کے محب و شیعہ ان حضرتؑ کی غیبت میں ان سے فائدہ اٹھا پائیں گے، آپؐ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا وہ یقیناً اس کے نور سے فائدہ اٹھائیں گے! جیسا کہ لوگ سورج سے اس وقت بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں جب وہ بادلوں میں چھپا ہوتا ہے اے جابر یہ اللہ کے اسرار و مخزن خزانوں میں سے ہے اسے چھپاؤں سوائے ان کے جو اس کا بار اٹھا سکتے ہوں۔

(۲) الاختصاص میں شیخ مفید نے خبر دی احمد ابن محمد ابن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد ابن خالد البرقی سے، انہوں نے القاسم ابن محمد الجواہری سے، انہوں نے الحسن ابن ابی الاعلیٰ سے کہ ابن ابی الاعلیٰ نے ابوعبداللہؑ سے پوچھا وہ کون اوصیاء ہیں کہ جن کی اطاعت واجب ہے؟ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا وہؑ وہ ہیں جن کے متعلق اللہ نے ارشاد فرمایا "اے ایمان والوں اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اولی الامرؑ کی جو تم میں موجود ہیں" اور اوصیاء وہ ہیں جن کے متعلق اللہ نے ارشاد فرمایا "صرف اور صرف تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسولؐ اور وہ مومن ہیں جو صلوٰۃ قائم کرتے

Presented by Ziaraat.com

ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں جبکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں"۔ (المائدہ۔5:55)

اسم(160):-

تمہیں کہ حاکم بنایا گیا ہے اور اللہ عزوجل قول "ایسا نہیں ہے تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ مومن نہ ہوں گے جب تک کے ان جھگڑوں میں جو ان کے مابین ہیں تم کو حاکم نہ بنالیں"۔

(النساء۔4:65)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن ادینہ سے، انہوں نے زرارہ اور بریہ سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ ابوجعفرؑ نے فرمایا "یقیناً اللہ نے اپنی کتاب میں امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے خطاب کیا ہے"، برید نے کہا کس مقام پر، ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ اللہ کا قول "اور یہ لوگ اسی وقت جبکہ انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا تمہارے پاس آجاتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسولؐ بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتا تو یہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے، ایسا نہیں ہے تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ مومن نہ ہوں گے جب تک کہ ان کے جھگڑوں میں جو ان کے مابین پڑنے میں تم کو حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کردو اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اس کو اس طرح تسلیم کرلیں کہ جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے"۔ (النساء۔4:64-65)

(۲) انہوں نے مزید خبر دی علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد ابن ہاشم سے، انہوں نے ابن ادینہ سے، انہوں نے عبداللہ انہاس سے کہ: عبداللہ انہاس نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو اللہ کے اس قول "یہ لوگ وہی ہیں کہ

Presented by Ziaraat.com

جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اسے اللہ جانتا ہے پس تم بھی ان سے منہ پھیر لو اور ان کو نصیحت کرو اور ان کی ذات کے بارے میں ان سے برمحل باتیں کرو'' (النساء۔4:63)۔ کے بارے میں فرماتے سنا کہ اللہ کی قسم یہ آیت اول، دوم اور ثانی کے متعلق نازل ہوئی۔ اور اللہ کا قول''

تمہیں کہ حاکم بنایا گیا ہے اور اللہ عزوجل قول ''ایسا نہیں ہے تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ مومن نہ ہوں گے جب تک کے ان جھگڑوں میں جو ان کے مابین ہیں تم کو حاکم نہ بنالیں''۔ (آیت 65-64)۔ ابوعبداللہؑ نے فرمایا یہ آیت حضورِ اکرمؐ اور علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ اور جب انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا سے مراد ہے اے علیؑ وہ تمہارے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اس ظلم کے لیے جو انہوں نے انجام دیا اور رسول بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتا تو یہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے اور اللہ کا قول ''ایسا نہیں ہے تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ مومن نہ ہوں گے جب تک کہ ان جھگڑوں میں جو ان کے مابین ہیں تم کو حاکم نہ بنالیں'' ابوعبداللہؑ نے فرمایا یہ اشارہ علیؑ کی طرف ہے، اللہ کی قسم ''پھر جو کچھ تم فیصلہ کردو اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اس کو اس طرح تسلیم کرلیں کہ جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے، اے نبیؐ اپنی زبان سے کہہ دو جو فیصلہ تم نے علیؑ کے متعلق کیا ہے کہ علیؑ کی محبت وولایت ہی (ویسلمون تسلیما) ہے۔

اسم (161):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ کا قول ''اگر وہ کرتے جس کی ان کو نصیحت کی جارہی ہے تو ان کے لیے بہتر ہوتا اور زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا'' (النساء۔4:66)

Presented by Ziaraat.com

محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن اثبات سے، انہو ں نے علی ابن ابی حمزہ سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ ابوعبداللہؑ نے فرمایا ہم نے ان کے لیے کھول کر صاف صاف بیان کر دیا: اپنی زندگیوں کو امام معصومؑ کے حوالے کر دو، پوری رضامندی کے ساتھ اور جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے۔ انہوں نے تسلیم نہیں کیا سوائے کچھ لوگوں کے اور اگر ہمارے مخالف قبائل ایسا ہی کرتے جیسا کہ ان کو نصیحت کی گئی تھی تو ان کے لیے بہتر ہوتا اور زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا اور وہ ہمارے فیصلے کے خلاف اپنے دلوں میں گراں محسوس نہ کرتے اور اللہ کی ویسے اطاعت کرتے جیسا اطاعت کرنے کا حق ہے۔

اسم(162):-

تمؑ (علیؑ) سچوں میں سے ہو۔

اسم(163):-

تمؑ (علیؑ) شہدا میں سے ہو۔

اسم(164):-

اور جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کریں گے وہی تو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے کہ بعض پیغمبروں میں سے ہیں اور بعض صدیقوں میں سے ہیں اور بعض شہیدوں میں سے ہیں اور بعض علما میں سے ہیں اور وہی لوگ رفاقت کے لیے سب سے اچھے ہیں۔ (النساء۔4:61)

مصباح الانوار میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہؐ نے

Presented by Ziaraat.com

صلاۃ فجر کی امامت کی اور اپنے نورانی چہرے کے ساتھ ہمارے درمیان آئے تو میں (انس بن مالک) نے حضورؐ سے کہا کہ آپؐ ہمارے لیے اللہ کے اس قول ''اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہی تو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے کہ بعض پیغمبروں میں سے ہیں اور بعض صدیقوں میں سے ہیں اور بعض شہیدوں میں سے ہیں اور بعض علما میں سے ہیں اور وہی لوگ رفاقت کے لیے سب سے اچھے ہیں''۔ کی تفسیر فرمائیں تو حضور اکرمؐ نے فرمایا پیغمبرؐ سے مراد میں ہوں، سچوں سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور شہدا سے مراد میرے چچا حضرت حمزہؓ ہیں، یہ سن کر ابن عباس اچھلے اور کہنے لگے کیا میں، آپؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ایک شاخ سے نہیں ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا وہ کیسے؟ ابن عباس نے کہا کیونکہ آپؐ نے تعریفی کلمات علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے لیے کہے اور ہمیں نکال دیا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ نے مجھے، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو خلقت آدمؑ سے پہلے اپنے نور سے صادر کیا اس وقت نہ ہی عرش تھا اور نہ ہی فرش، نہ اندھیرا نہ روشنی، نہ جنت نہ جہنم، نہ شمس نہ قمر۔ ابن عباس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی آپؐ کی خلقت کیسے ہوئی؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ ہمیں خلق کرنا چاہا تو اس نے ایک کلمہ کہا تو وہ نور ہو گیا، پھر اس نے ایک اور کلمہ کہا تو وہ روح ہو گیا پھر اس نے نور اور روح کو خلت ملت کر دیا تو اس نے مجھےؐ، میرے بھائی علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو خلق کیا، ہم اس کی اس وقت تسبیح کرتے تھے جب کوئی تسبیح کرنے والا موجود نہ تھا اور جب اس کی تقدیس کرتے تھے جب کوئی تقدیس کرنے والا نہ تھا، جب اللہ نے مخلوق کو وجود میں لانا چاہا تو اس نے میرے نور سے عرش کو خلق کیا اور میرا نور اللہ کے نور سے ہے اور میرا نور عرش سے افضل ہے، پھر اس نے

Presented by Ziaraat.com

میرے بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ کے نور کے کچھ حصے سے ملائکہ کو خلق کیا اس طرح ملائکہ علیؑ کے نور سے ہیں اور علیؑ ملائکہ سے افضل ہیں، پھر اس نے میری بیٹی سیدۃ النساء العالمینؑ کے نور سے کچھ حصہ لیا اور اس نور سے جنت اور زمین کو خلق کیا اس طرح جنت اور زمین میری بیٹی کے نور سے ہیں اور میری بیٹی جنت اور زمین سے افضل ہیں۔ پھر اس نے میرے بیٹے حسنؑ کے نور سے کچھ حصہ لیا اور اس نور سے شمس وقمر کو خلق کیا اس طرح شمس وقمر میرے بیٹے کے نور سے ہیں اور میرا بیٹا حسنؑ شمس وقمر سے افضل ہے، پھر اس نے میرے بیٹے حسینؑ کے نور سے کچھ حصہ لیا اور اس نور سے جنت کو اور حوروں کو خلق کیا اس طرح جنت اور حوریں حسینؑ کے نور سے خلق ہوئیں اور میرے بیٹے حسینؑ کا نور اللہ کا نور ہے اس طرح حسین جنت اور حوروں سے افضل ہیں، پھر اللہ نے اندھیرے کو حکم دیا کہ وہ تاریکی کے بادلوں میں سے گزر جائے پھر ہر سو اندھیرا چھا گیا تو ملائکہ رو رو کر تسبیح وتقدیس کرنے لگے اور کہنے لگے: اے ہمارے اللہ اور ہمارے مولا: جب سے تو نے ہمیں خلق کیا ہے ہم نے کبھی ایسے اندھیرے کا مشاہدہ نہیں کیا اور ہم کبھی ایسی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوئے، سو اس لیے ہم تجھ سے عجز کے ساتھ التجا کرتے ہیں کہ اس تاریکی کو ہم سے دور کر، پس فوری ہی اللہ نے حجاب اللہ الاکبر سیدۃ الانساء العالمینؑ کے نور سے قندیلوں کو روشن کیا اور ان قندیلوں کو تخت کے درمیان میں ٹھہرایا، سو آسمان وزمین ظاہر ہوئے اور وہ آپؑ کے نور سے روشن ہو گئے یہی وجہ ہے کہ آپؑ کو الزہرہؑ کہا جاتا ہے، اس کے بعد ملائکہ نے کہا اے ہمارے پروردگار اے ہمارے مولا یہ نور کس کا ہے جس سے عرش وفرش روشن ہو گئے، اللہ نے ان پر وحی کی کہ یہ نور میں نے اپنے نور جلالت سے اپنی کنیز خاص کے لیے صادر کیا، جو میرے حبیبؐ کی دختر، میرے ولی کی زوجہ

Presented by Ziaraat.com

جو میرے حبیبؐ کے بھائی ہیں اور میرے بندوں پر میری حجتوں کے وارث ہیں، اے میرے ملائکہ گواہ رہنا کے تمہاری تسبیح و تقدیس کا ثواب میں نے ان خاتونؑ کے وسیلے سے ان کے محبوں کے لیے قیامت تک کے لیے مقرر کر دیا، جب ابن عباس نے یہ روایت حضورؐ سے سنی تو اپنی جگہ فوراً اٹھے اور امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور کہا: اے علیؑ ابن ابی طالبؑ اللہ کی حجت کاملہ ہیں، ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر۔

اسم(165-166):-

تم ان میں سے ہو جو کہتے ہیں "اور اپنی طرف سے ہمارا حامی مقرر فرمادے اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی مددگار بنادے"

(النساء۔4:75)

اسم(167):-

میںؑ امر کا مالک ہوں۔

اسم(168):-

اور اللہ کا قول "اور اگر وہ اس کو اپنے رسولؐ اور اولی الامرؑ کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو بات کی تہہ تک نہ پہنچ جانے والے ہیں وہ اس (کی حقیقت) کو سمجھ لیتے۔ (النسا۔4:83)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن الحسن سے، انہوں نے سہل سے، انہوں نے محمد ابن عیسیٰ، محمد ابن یحییٰ اور محمد ابن الحسین سے، ان سب نے محمد ابن سنان سے، انہوں نے اسماعیل ابن جابر اور عبدالکریم ابن عمر سے، انہوں نے عبدالحمید ابن ابی عبدالکریم سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا

Presented by Ziaraat.com

''اطاعت کرواللہ کی رسولؐ کی اوراولی الامرؑ کی جوتم میں موجود ہیں'' اور پھر آپؑ نے فرمایا کہ اللہ کا قول ''اگر وہ اس کو اپنے رسولؐ اورالی الامرؑ کے سامنے پیش کردیتے توان میں سے جوبات کی تہہ تک نہ پہنچ جانے والے ہیں وہ اس (کی حقیقت) کو سمجھ لیتے'' (النسا۔4:83)۔سواس نے لوگوں کے ان معاملات کواولی الامرؑ کے حوالے کیا ہے جوان (لوگوں) میں موجود ہیں،ایہ اولی الامرؑ وہ ہیں جن کی اطاعت کااللہ نے لوگوں کوحکم دیا ہے۔

(۲) عیاشی نے خبردی عبداللہ ابن عجلان سے،انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ ابوجعفرؑ نے اللہ کے اس قول ''اگروہ اس کواپنے رسولؐ اوراولی الامرؑ کے سامنے پیش کردیتے'' کی تفسیر میں فرمایا ''اولی الامرؑ سے مرادآئمہ معصومینؑ ہیں۔

(۳) عیاشی نے خبردی عبداللہ ابن جندب سے، کہ عبداللہ ابن جندب نے کہا کہ ابوالحسنؑ امام رضاؑ نے مجھے یہ مکتوب لکھا: اللہ تم پررحم کرے جن لوگوں کاتم نے تذکرہ کیازیادہ عرصہ کی بات نہیں ہے کہ وہ تمہارے بھائی تھے لیکن اب انہوں نے تمہاری مخالفت پرکمرکس لی ہے اوروہ تم سے اپنی دشمنی کااظہارکررہے ہیں اورتمہیں قبول کرنے سے انکارکررہے ہیں،بعداس کے کہ یہ لوگ میرے والدگرامیؑ کی زندگی میں مصنوعی جھوٹ بولتے رہے،خط کے آخر میں امامؑ نے یہ لکھاتھا: یقیناً شیطان ان کے دماغوں میں گھس گیااورانہیں غلط راہ پرگامزن کردیااورانہوں نے اپنے عہدکوتوڑدیا،اوران کی اپنی مکاری ظاہرہوئی اورانہوں نے اللہ پرجھوٹ بولا اور انہوں نے خودہی اپنی مرضی سے ہدایت چاہی اورکہا کیوں؟ کہاں؟ کیسے؟سواللہ ہی کی حفاظتی دیواران ہی پرآگری، یہ ہے جوان لوگوں نے کمایا،اورتمہارارب بندوں پرظلم نہیں کرتااوریہ بات نہ ہی ان لوگوں کے فائدے میں ہے اورنہ ہی نقصان

Presented by Ziaraat.com

میں، تاہم یہ ان پر واجب تھا اور یہ ان کا فرض تھا کہ وہ مقامِ حیرانی پر رک جاتے اور جن معاملات سے وہ بے خبر تھے ان معاملات کو اس کے جاننے والوں سے پوچھتے جیسا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ''اگر وہ اس کو اپنے رسولؐ اور والی الامرؑ کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو بات کی تہہ تک نہ پہنچ جانے والے ہیں وہ اس (کی حقیقت) کو سمجھ لیتے'' یہ آلِ محمدؐ ہیں جو قرآن کی حقیقت اور اس کے حرام وحلال کو جانتے ہیں اور وہ اللہ کے بندوں پر اللہ کی حجت ہیں۔

(حوالہ: العیاشی، جلد، 1: صفحہ، 260)

اسم (169):-

تم اللہ کی رحمت اور رسول اکرمؐ اس کا فضل ہو (اس کے برعکس بھی احادیث میں وارد ہوا ہے) اور اللہ عزوجل کا قول ''اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی'' (النسا۔4:83)

(۱) عیاشی نے خبر دی محمد ابن فضیل سے، انہوں نے ابوالحسنؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول ''اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی'' (النسا۔4:83) کی تفسیر میں فرمایا کہ فضل سے مراد محمد مصطفیٰؐ ہیں اور رحمت سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۲) عیاشی نے خبر دی محمد ابن فضیل سے، انہوں نے عبد الصالحؑ سے کہ رحمت سے مراد پیغمبر اکرمؐ ہیں اور فضل سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۳) انہوں نے ہی خبر دی زرارہ سے، اور انہوں نے ابوجعفرؑ سے اور حمران نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا ''اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی''، اللہ کے فضل سے مراد حضور اکرمؐ ہیں اور رحمت سے مراد ولایت آئمہ معصومینؑ ہیں۔ (۱)

Presented by Ziaraat.com

(البرھان، جلد1، صفحہ، 318)(العیاشی، جلد1، صفحہ، 261-260)

اسم(170):-

"تم آیات اللہ میں سے ہو" اور اللہ عزوجل کا قول "اور بیشک تم پر کتاب میں نازل کیا گیا ہے کہ جب تم سنو کہ آیات اللہ کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں ورنہ تم بھی انہی کی طرح ہو گے۔ بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔ (النساء۔4:140)

ابوعبداللہؑ نے فرمایا: یہاں مراد یہ ہے کہ ایک شخص جو سچ کو جھٹلائے، اس میں شک کرے اور امامؑ کے آگے کھڑا ہو جائے تو ایسے شخص کے پاس سے اٹھ جاؤ، اسے چھوڑ دو اور اس کی صحبت اختیار مت کرو، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ (۲)

عیاشی نے خبر دی شعیب العقر کوفی سے، کہ میں (شعیب) نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول "اور بیشک تم پر کتاب میں نازل کیا گیا" اور بیشک تم پر کتاب میں نازل کیا گیا ہے کہ جب تم سنو کہ آیات اللہ کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں ورنہ تم بھی انہی کی طرح ہو گے۔ بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔ آپؑ نے فرمایا! کہ اللہ نے دراصل یہ فرمایا ہے کہ اگر تم یہ سنو کہ کوئی شخص سچ کو جھٹلا رہا ہے، اس کا انکار کر رہا ہے اور آئمہؑ کو جھٹلا رہا ہے تو ایسے شخص کے پاس سے دور کھڑے ہو جاؤ، اسے چھوڑ دو اور اس کی صحبت نہ اختیار کرو چاہے وہ جو بھی ہو۔

(حوالہ: العیاشی، جلد1، صفحہ، 282)

Presented by Ziaraat.com

اسم(171):-

"تم پر ایمان لائے بغیر رسول اللہؐ پر ایمان لانا ممنوع ہے"، اور اللہ کا قول "بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کے منکر ہیں اور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائے اور بعض کے منکر ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ (کفر و ایمان کے بین ایک ایک راستہ اختیار کر لیں)۔ (النساء،4:150)

تفسیر قمی میں علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اکرمؐ کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا انکار کرتے ہیں اور یہ بھلائی و خیر حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں!۔

اسم(172):-

تم روزِ قیامت گواہ ہو گے اور اللہ کا قول "اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ بچے گا مگر یہ کہ اس کو اپنے مرنے سے پہلے ضرور ایمان لانا پڑے گا اور وہ قیامت کے دن ان کے برخلاف گواہی دیں گے۔

(النساء،4:159)

عیاشی نے خبر دی جابر سے اور انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے کہ امام ابو جعفرؑ نے اللہ کے قول "اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ بچے گا مگر یہ کہ اس کو اپنے مرنے سے پہلے ان پر ضرور ایمان لانا پڑے گا اور وہ قیامت کے دن ان کے برخلاف گواہی دیں گے" کی تفسیر میں فرمایا کہ نہیں مرے گا اس وقت تک کوئی شخص چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو جب تک وہ رسول اکرمؐ اور امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو حقیقت میں نہ دیکھ لے چاہے وہ پچھلوں سے ہو یا اگلوں میں سے۔

Presented by Ziaraat.com

مزید خبر دی مفضل بن عمر سے کہ مفضل نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول ''اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ بچے گا مگر یہ کہ اس کو اپنے مرنے سے پہلے ان پر ضرور ایمان لانا پڑے گا'' کی تفسیر دریافت کی تو آپؑ نے فرمایا یہ آیت خصوصی طور پر ہمارے لیے نازل ہوئی ہے۔ آل سیدہ الانساء العالمینؑ سے کوئی بھی اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ امامؑ کے سامنے ان کی امامت کا اقرار نہ کر لے، جیسا کہ آلِ یعقوب نے یوسفؑ کا اقرار کیا۔ ''اللہ کی قسم، اللہ نے یقیناً آپؑ کو ہم پر ترجیح دی ہے'' (12:91)(۱)۔

اسم (173):۔

اس سے مراد اسم علیؑ ہے اور اللہ کا قول ''لیکن اللہ اس کے باب میں جو تم پر نازل کیا گیا ہے گواہی دیتا ہے کہ اس نے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں، حالانکہ اللہ (ہی) کی گواہی کافی ہے۔ (النساء، 4:166)

علی بن ابراہیم نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، ان سے بیان کیا ابنِ ابی عمیر نے، ان سے بیان کیا ابوبصیر نے، ان سے بیان کیا امام ابوعبداللہؑ نے، یہ آیت ایسے نازل ہوئی ''اللہ قسم کھاتا ہے جو تم پر نازل کیا گیا ہے'' علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس نے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں حالانکہ اللہ ہی کی گواہی کافی ہے''۔

عیاشی نے خبر دی ابوحمزہ ثمالی سے کہ ابوحمزہ ثمالی نے کہا کہ میں نے ابوجعفرؑ کو فرماتے سنا: اللہ قسم کھاتا ہے جو تم پر نازل کیا گیا ہے ''لیکن اللہ اس کے باب میں جو تم پر نازل کیا گیا ہے گواہی دیتا ہے کہ اس نے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور فرشتے

Presented by Ziaraat.com

گواہی دیتے ہیں، حالانکہ اللہ (ہی) کی گواہی کافی ہے"۔

حوالہ:(۱)(العیاشی، جلد 1، صفحہ، 284)۔(۲)(العیاشی، جلد 1، صفحہ، 285۔ البرھان، جلد، 1، صفحہ، 428)

اسم(174):۔

جس نے تمہیں جھٹلایا اللہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا" جن لوگوں نے یقیناً کفر کیا اور ظلم (بھی) کیا اللہ کا یہ کام نہیں ہے کہ ان کو بخش دے یا اس کو کوئی اور راستہ سوائے جہنم کے راستے کے بتلائے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اور اللہ کے لیے یہ بات آسان ہے۔

(النساء، 4:168-169)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی احمد ابن مہران سے، انہوں نے عبدالعظیم ابن عبداللہ الحسنی سے، انہوں نے محمد ابن فضیل سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا "جبرائیلؑ اصل میں یہ آیت لے کر نازل ہوئے تھے" یقیناً جس نے آلِ محمدؐ کے ساتھ ظلم کیا، اللہ کا یہ کام نہیں ہے کہ ان کو بخش دے یا اس کو کوئی اور راستہ سوائے جہنم کے راستے کہ بتلائے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اور اللہ کے لیے یہ بات آسان ہے" پھر آپؑ نے فرمایا اے آدمیوں یقیناً رسولؐ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق لے کر آیا" جو ولایت علیؑ ہے اور ولایت علیؑ اور جو کچھ آسمانوں میں اور زمینوں میں ہے اللہ کا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے"

اسم(175):۔

فرمایا امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے "میں نور مبین ہوں"۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(176):-

میں صراطِ مستقیم ہوں اور اللہ کا قول "اے آدمیوں بے شک تمہارے رب کے پاس سے تم پر دلیل آچکی ہے اور اس نے تم پر دکھلانے والا نور نازل کیا ہے پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس نور سے متمسک ہوئے ان کو عنقریب اپنی رحمت و فضل میں داخل کرلے گا اور اپنی حضوری کا سیدھا راستہ بتادے گا۔ (النساء، 175-174)

عیاشی نے خبر دی عبداللہ ابن سلیمان سے، کہ عبداللہ ابن سلیمان نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے کہا کہ آپؑ اللہ کے اس قول "اے آدمیوں بے شک تمہارے رب کے پاس سے تم پر دلیل آچکی ہے اور اس نے تم پر دکھلانے والا نور نازل کیا ہے پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس نور سے متمسک ہوئے ان کو عنقریب اپنی رحمت و فضل میں داخل کرلے گا اور اپنی حضوری کا سیدھا راستہ بتادے گا۔" آیت 175-174 کے متعلق کیا فرماتے ہیں: آپؑ نے فرمایا دلیل سے مراد پیغمبر اکرمؐ ہیں اور نورِ مبین سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، میں (عبداللہ) نے کہا اور صراط مستقیم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا صراط مستقیم سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۲) علی بن ابراہیم نے خبر دی نور سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی امامت ہے پھر امامؑ نے فرمایا جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس نورِ (امامت) سے متمسک ہوئے، ان کو اپنی رحمت و فضل میں داخل کرلے گا۔

(۳) علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو ولایتِ آئمہ معصومینؑ بالخصوص ولایت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے متمسک رہے(۱)۔

حوالہ:(۱)(العیاشی، جلد 1، صفحہ:288۔۔۔البرھان، جلد 1، صفحہ:429)

Presented by Ziaraat.com

سورہ المائدہ

اسم(177):-

''ثم الایمان ہو'' جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے پس اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

(سورہ المائدہ،5:5)

محمد ابن الحسن الصفار نے خبر دی ابو عبداللہ البرقی سے، انہوں نے الحسن ابن عثمان سے، انہوں نے محمد ابن فضیل سے، انہوں نے ابوحمزہ سے: کہ ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول ''جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے پس اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا'' کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا اس آیت کی تاویل یہ ہے کہ جس کسی نے بھی ولایت علیؑ سے کفر کیا اس کے اعمال ضائع ہو گئے، اس لیے کہ علیؑ کل ایمان ہیں۔

(۲) عیاشی نے خبر دی جابر سے انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اس آیت ''جو شخص ایمان ک ساتھ کفر کرے پس اس کے عمل ضائع ہو گئے'' کی تفسیر پوچھی تو آپؑ نے فرمایا! یہ آیت ولایت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳) المناقب میں شہر ابن آشوب نے خبر دی امام محمد الباقرؑ سے اور زید ابن علیؑ سے اور روضۃ الواعظین میں خبر دی ابن الفارسی نے، زید ابن علیؑ سے کہ آپ نے کہا: جو شخص بھی ایمان ک ساتھ کفر کرے پس اس کے عمل ضائع ہو گئے یعنی جس

Presented by Ziaraat.com

نے بھی ولایت علیؑ کا انکار کیا" اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔
(۱)(البرھان، جلد 1: صفحہ 450)

اسم (178):-

تم کلمات میں سے ہو اور اللہ کا قول "وہ کلمات کو ان کے مقام سے بدل دیتے ہیں"۔

علی ابن ابراہیم نے کہا اور اللہ عزوجل کا قول "پھر ان کے اپنے عہد توڑ دینے کی وجہ سے" امامؑ نے فرمایا: وہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کیا ہوا عہد توڑ دیتے ہیں۔ "ہم نے ان کے دلوں کو سخت بنا دیا ہے وہ کلمات کو ان کے مقام سے بدل دیتے ہیں" فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو ان کے حق سے محروم کیا اور رہی بات لقب امیر المومنین پر دلیل کی اور اللہ کا قول "اور اسی کلمہ کو انہوں نے اپنی اولاد میں یادگار کے طور پر چھوڑا" یعنی امامت۔

اسم (179):-

تم نور ہو "بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آگئی" (المائدہ:5:15)

علی ابن ابراہیم نے خبر دی کہ نور سے مراد حضور اکرمؐ، امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اور آئمہ معصومینؑ ہیں۔

اسم (180):-

تم اللہ کا اشارہ ہو "جس کے ذریعے سے اللہ ان لوگوں کو جو اس کی خوشنودی کے خواستگار ہیں سلامتی کی راہ دکھا دیتا ہے"

(المائدہ:5:16)

Presented by Ziaraat.com

اسم(181):-

تم بادشاہ ہو اور اللہ کا قول "جب تم پر انبیاء مقرر فرمائے اور تم کو بادشاہ بنایا" (المائدہ:5:20)

سعد ابن عبداللہ نے کہا کہ میرے بہت سے اصحاب نے مجھ سے بیان کیا حسن ابن علی ابن ابی عثمان اور ابراہیم بن اسحاق کی سند سے انہوں نے سلیمان ابن دیلمی سے، انہوں نے اپنے والد سے کہ انہوں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول "جب تم پر انبیاءؑ مقرر فرمائے" اور تم کو بادشاہ بنایا" کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا انبیاءؑ سے مراد پیغمبرانِ خدا ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور ان کی آل ہے اور بادشاہ سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں۔ میں نے پوچھا وہ ملک عظیم جو آپؑ کو دیا گیا ہے وہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا ملک جنت و ملک جہنم۔

اسم(182):-

تم وہ ہوں جس کیلیے اللہ ایسی قوم کو لائے گا جو مجھ سے محبت کرتی ہے اور میں اس سے اللہ کا قول "اے ایمان والوں جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو جلد اللہ ایسی قوم کو لے آئے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے، اور وہ (قوم) اس سے محبت کرتی ہے، وہ مومنوں کے لیے نرم کافروں کے سخت ہیں، اللہ کی سبیل میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے۔ (المائدہ:5:54)

(۱) ابوعلی الطبرسی نے کہا: کہ کہا گیا ہے کہ اس آیت سے مراد خود امیر المومنین علیؑ

Presented by Ziaraat.com

ابن ابی طالبؑ اوران کے اصحاب ہیں کہ جب انہوں نے قتال کیا ناقطین، قاسطین اور مارقین سے اور کہا کہ ایسی ہی ایک خبر روایت کی گئی ہے، ابوجعفرؑ اور ابوعبداللہ سے پھر کہا کہ امیرالمومنینؑ نے بصرہ کے دن فرمایا اللہ کی قسم اس آیت میں جس قبیلہ کا تذکرہ ہے وہ ابھی تک لڑے ہی نہیں۔

(۲) اس آیت کے مفہوم میں علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا: کہ اس آیت میں خطاب اصحاب رسول اکرمؐ سے ہے کہ جنہوں نے آل محمدؐ کے حق پر قبضہ کیا اور اللہ کے دین سے پھر گئے' اور اللہ کا قول ''تو اللہ جلد ایسی قوم کو لے آئے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ (قوم) اس سے محبت کرتی ہے' یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

اسم(183):-

''جو صلاۃ قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں جبکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں''

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلّی ابن محمد سے، انہوں نے احمد ابن محمد سے، انہوں نے الحسن ابن علی الھاشمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد ابن عیسیٰ سے، انہوں نے امام جعفر ابن محمدؑ سے، انہوں نے اپنے جد امیرالمومنینؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے اس قول ''وہ اللہ کی رحمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار بھی کرتے ہیں'' فرمایا جب یہ آیت ''اللہ تمہارا ولی ہے، رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں، صلاۃ قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں، نازل ہوئی تو حضور اکرمؐ کے اصحاب مدینے میں مسجد میں بیٹھ کر کہنے لگے ایک دوسرے سے کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے

Presented by Ziaraat.com

ان میں سے کچھ نے کہا کہ اگر ہم اس آیت کا انکار کرتے ہیں تو یقیناً یہ تمام آیات کے انکار کے مترادف ہوگا، اور اگر اقرار کرتے ہیں تو یہ ہماری گردن کو علیؑ ابن ابی طالبؑ کے سامنے جھکانے کے برابر ہوگا تو انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ محمدؐ سچ کہتے ہیں، اس لیے ہم ان کو دوست رکھتے ہیں، لیکن ہم علیؑ کے بارے میں ان کے حکم کو تسلیم نہیں کرینگے، اس لیے یہ آیت نازل ہوئی، ''وہ اللہ کی رحمت کو پہچانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں'' یعنی وہ سب ولایت علیؑ کو پہچانتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر ولایت امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کا انکار کرتے ہیں۔

(۲) مزید خبر دی انہوں نے اپنے اصحاب سے، انہوں نے محمد ابن عبداللہ سے، انہوں نے عبدالوہاب ابن بشیر سے، انہوں نے موسیٰ ابن قادم سے، انہوں نے سلیمان سے، انہوں نے زرارہ سے، انہوں نے امام محمد الباقرؑ سے کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے متعلق پوچھا ''انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے'' امامؑ نے فرمایا اللہ اس سے کہیں زیادہ اعظم وعزوجل ہے کہ وہ کسی کے ساتھ ظلم کرے تاہم اس نے ہمیں اپنے ساتھ خلط ملط کرلیا ہے، سو اس کی نظر میں ہمارے ساتھ ظلم کرنا اس کے ساتھ ظلم کرنا ہے، اور ہماری ولایت ہی اس کی ولایت ہے، جیسا کہ اس نے فرمایا ''تمہارا ولی صرف اللہ، اس کا رسولؐ اور وہ جو ایمان لائے'' فرمایا اس سے مراد ہم آئمہؑ ہیں۔

محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابی العمیر سے، انہوں نے عمرہ ابن ادینہ سے، انہوں نے زرارہ

Presented by Ziaraat.com

سے، انہوں نے فضیل ابن یاسر سے، انہوں نے بکر ابن عیون سے، انہوں نے محمد ابن مسلم سے، انہوں نے برید ابن معاویہ سے اور ابوالجارود سے، اور ان سب نے ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ نے رسول اللہ کو علیؑ کی والایت کی تشہیر کرنے کا حکم دیا اور یہ آیت نازل کی ''تمہارا ولی صرف اللہ ہے، رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے، صلاۃ قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں'' چنانچہ اللہ نے اولی الامرؑ کی ولایت کو واجب قرار دے دیا، لیکن لوگ سمجھ نہ پائے کہ یہ کیا ہے سو اللہ نے رسول اکرمؐ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو واضح طور پر سمجھائیں کہ ولایت کیا ہے، جیسا کہ صلاۃ، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو بیان کیا، جب یہ حکم رسول اللہؐ پر آیا تو آپؐ سخت پریشان ہوگئے اور خوف ہوا کہ وہ دین میں شک کریں گے، اس لیے آپؐ نے یہ معاملہ اللہ کی طرف پلٹایا، سو اللہ نے حضور اکرمؐ پر یہ آیت نازل کی ''اے نبیؐ! پہنچا دیجیے جو آپؐ پر آپؐ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا، اور اگر آپؐ نے نہ پہنچایا تو گویا آپؐ نے کوئی کارِ رسالت انجام ہی نہ دیا، اور اللہ آپؐ کو لوگوں کے شر سے بچائے گا'' (5:67) اس کے بعد آپؐ نے امرِ ربی کے مطابق غدیر کے دن ولایت علیؑ کا اعلان کر دیا پھر صلاۃ کے لیے جماعت تشکیل دی اور لوگوں کو ہدایت کی کہ جو یہاں ہیں وہ یہ خبر ان تک پہنچائیں جو یہاں موجود نہیں، عمر ابن ادینہ نے کہا کہ ابوجعفرؑ نے فرمایا ایک فریضہ کے بعد دوسرے فریضہ کا حکم آتا گیا اور ہماری ولایت آخری فریضہ ہے جو فرض ہوئی اس کے بعد اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی ''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے کامل کر دیا، اور میں نے تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا'' (5:3) ابوجعفرؑ نے فرمایا ''کہ اللہ نے فرمایا'' آج کے بعد کوئی نیا فریضہ تم پر فرض نہیں

Presented by Ziaraat.com

ہوگا، میں نے تم پر تمام فرائض کو تمام کر دیا"۔

(الکافی، جلد 1: صفحہ 289-288)

اسم (184):-

"جو ایمان لائے" اللہ کا قول "اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے گا (وہ گروہ اللہ میں داخل ہے) اللہ اور گروہ اللہ ہمیشہ غالب رہیں گے" (المائدہ:5:56)

ابن شہر آشوب نے خبر دی امام محمد باقرؑ سے کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی، انہوں نے کہا کہ اسباب النزول میں واحدی نے خبر دی ہے کہ "جو اللہ کو دوست رکھے (سے مراد مولا علیؑ ہیں) یعنی جو اللہ کو محبوب رکھے اور اس کے رسولؐ کو "اور جو ایمان لائے" سے مراد علیؑ ہیں، "اللہ کا گروہ" سے مراد علیؑ کے حب دار ہیں "یقیناً ہمیشہ غالب رہیں گے" یعنی وہ تمام بندوں پر غالب رہیں گے سو یہ آیت اس (اللہ) نے اپنے آپ کے لئے نازل کی، پھر اپنے نبیؐ کے لیے، پھر ان کے حبیبؐ کے لیے۔

اسم (185):-

"اس سے مراد اسم علیؑ ہے" اللہ کا قول "اے رسولؐ جو کچھ تمہارے رب کی طرف جانب سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کی رسالت کو ہی نہیں پہنچایا اور اللہ تمہیں محفوظ رکھے گا، بیشک اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

(المائدہ:5:67)

Presented by Ziaraat.com

امام جعفرؑ ابن محمدؑ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کا ہاتھ تھاما اور فرمایا جس جس کا میں مولا تھا، آج سے اس اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ الانعام

اسم(186):-

اور اللہ کا قول "اور یہ قرآن بذریعہ وحی میرے پاس اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے میں تم کو ڈراؤں اور اس کو بھی جس تک یہ پہنچے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ ساتھ اور بھی معبود ہیں؟ تم کہہ دو کہ میں تو یہ گواہی دیتا نہیں تم کہہ دو کہ وہ معبود تو یکتا ہے اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک قرار دیتے ہو میں اس سے بری ہوں۔ (الانعام:(6:19)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے مالک الجہانی سے، کہ ابی عبداللہ نے اللہ کے قول "اور یہ قرآن بذریعہ وحی میرے پاس اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے میں تم کو ڈراؤں اور اس کو بھی جس تک یہ پہنچے" کی تفسیر میں فرمایا اس سے مراد مقام امامت کی تبلیغ کرنا ہے جو امام آل محمدؐ ہیں اور قرآن کے ذریعے ڈرانا ہے جیسا کہ پیغمبر اکرم تم کو ڈراتے تھے"۔

(۲) عیاشی نے خبر دی زرارہ اور حمران سے، اور انہوں نے ابو جعفرؑ اور ابو عبداللہؑ سے اللہ کا قول "یہ قرآن بذریعہ وحی میرے پاس اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم کو ڈراؤں اور اس کو بھی جس تک یہ پہنچے"، فرمایا کہ اس سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں بعد رسولؐ جو لوگوں کو ڈراتے ہیں۔ بہ اسناد خالد الکلبی کے میں (خالد الکلبی) نے ابو جعفرؑ سے کہا "یہ قرآن میرے پاس بذریعہ وحی اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے تم کو ڈراؤں اور اس کو بھی جس تک یہ پہنچے" آپؑ

Presented by Ziaraat.com

نے فرمایا جس تک یہ پہنچا ہے جو حقیقی جانشین پیغمبرؐ ہیں کہ وہ قرآن کے ذریعے ڈراتے ہیں، جیسا کہ خود احمد مجتبیٰؐ ڈراتے تھے۔

اسم(187):-

"تم آیت اللہ ہو" اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ بہرے، گونگے اور اندھیروں میں ہیں، اللہ جسے چاہے گمراہ چھوڑ دے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر ڈال دے۔

(سورہ الانعام۔6:39)

علی ابن ابراہیم نے کہا کہ بیان کیا ہم سے جعفر ابن محمد نے، ان سے عبدالکریم نے، ان سے محمد ابن فضیل نے، ان سے ابوحمزہ نے کہ ابوحمزہ نے کہا کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول "اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ بہرے، گونگے اور اندھیروں میں ہیں، اللہ جسے چاہے گمراہ چھوڑ دے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر ڈال دے" کہ متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ آیت ان لوگوں کے لیے نازل ہوئی جو اوصیاءؑ کا انکار کرتے ہیں، سو ایسے لوگ بہرے، گونگے اور اندھیروں میں ہیں! جیسا کہ اللہ نے ارشاد کیا "یہ وہ لوگ ہیں جو ابلیس کے جانشین ہیں اور یہ کبھی اوصیاءؑ پر ایمان نہیں لائیں گے اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جنہیں اللہ نے گمراہ چھوڑ دیا ہے، لیکن جو اولاد آدمؑ سے ہیں وہ یقیناً اوصیاءؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ صراط مستقیم پر ہیں" پھر میں نے ابوجعفرؑ کو فرماتے سنا "ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں" باطنی تفسیر میں فرمایا: وہ تمام اوصیاءؑ کو جھٹلاتے ہیں۔

اسم(188):-

تم وہ ہو جس کے متعلق اللہ نے کہا "سنوان کی اقتداء کرو" (6:90)

عیاشی نے بیان کیا اپنی سند سے، العباس ابن بلال سے، انہوں نے امام الرضاؑ

Presented by Ziaraat.com

سے کہ آپؑ نے فرمایا: کہ ایک شخص الصباح عبداللہ ابن حسن کے پاس آیا اور حج کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ جعفر ابن محمد ہیں، انہوں نے خود کو ان معاملات کے لیے وقف کیا ہے تو وہ شخص جعفرؑ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا، جعفرؑ نے فرمایا، میں نے تمہیں عبداللہ بن حسن کے ساتھ کھڑا پایا، انہوں نے تم سے کیا کہا: اس نے کہا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے تو انہوں نے مجھے کہہ دیا کہ میں آپؑ کے پاس جاؤں اور کہا کہ یہ جعفر ابن محمدؑ ہیں، انہوں نے خود کو ان معاملات کے لیے وقف کیا ہوا ہے، پھر جعفرؑ نے کہا ہاں یقیناً میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ نے اپنی آیت میں فرمایا "یہ وہ ہیں جن کی اللہ نے ہدایت کی، سو تم ان کی اقتداء کرو"۔ **(البرھان: جلد 1: صفحہ۔ 361)**

اسم (189):-

تم ان میں سے ہو "جن کی اللہ نے ہدایت کی"۔

اسم (190):-

تم ستاروں میں سے ہو "وہی ہے جس نے ستاروں کو تمہارے لیے مقرر کیا ہے کہ تم ان کے ذریعے سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ پالو" **(سورہ الانعام۔ 6:97)**

علی بن ابراہیم نے امامؑ سے خبر دی کہ ستاروں سے مراد آلِ محمدؐ ہیں۔

اسم (191):-

تم اللہ تک پہنچنے کا راستہ ہو اور اللہ کا قول "اور اگر تم نے ان لوگوں میں سے اکثر کی اطاعت کی جو زمین میں (بستے) ہیں تو یہ تمہیں اللہ کی سبیل سے گمراہ کر دینگے"۔ **(سورہ الانعام۔ 6:116)**

Presented by Ziaraat.com

تفسیر قمی میں علی بن ابراہیم نے ایسے خبر دی کہ اللہ نے اپنے حبیبؐ سے فرمایا ''اور اگر تم نے ان لوگوں میں سے اکثر کی اطاعت کی جو زمین میں (بستے) ہیں تو یہ تمہیں اللہ کی سبیل سے گمراہ کر دینگے'' سے مراد کہ یہ لوگ تمہیں امامؑ سے روکے رکھیں گے کیونکہ یہ امامؑ کے مخالف ہیں ''وہ اتباع نہیں کرتے مگر ظن کا ارادہ وہ نہیں ہیں مگر قیاس آرائیاں کرنے والے'' یعنی یہ لوگ بغیر علم کے فیصلہ رفتویٰ دیتے ہیں یا پھر اندازے سے اور نفس پروری سے۔

اسم(192):-

تم نور ہو جس کے ذریعے لوگ چلتے ہیں، اور اللہ کا قول ''کیا وہ جو مردہ تھا جس کو ہم نے زندہ کیا اور ہم نے اس کو نور دیا کہ اس کے ذریعے سے لوگوں میں چلے پھرے'' (سورہ الانعام۔6:122)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے احمد ابن محمد سے، انہوں نے محمد ابن اسماعیل سے، انہوں نے منصور ابن یونس سے، انہوں نے برید سے: برید نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفرؑ کو اللہ عزوجل کے اس قول ''جو مردہ تھا جس کو ہم نے زندہ کیا اور ہم نے اس کو نور دیا کہ اس کے ذریعے سے لوگوں میں چلے پھرے'' مردے کو کسی شے کی معرفت نہیں ہوتی ''وہ نور اس کے ذریعے سے لوگوں میں چلے پھرے'' فرمایا یہ امام ہے جس کی مثال نور سے دی ہے ''اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہے ان سے نکلنے والا نہیں ہے'' فرمایا یہ وہ شخص ہے جسے امام کی معرفت ہے ہی نہیں۔

اسم(193):-

تم حجۃ البالغہ میں سے ہوں اور قول اللہ ''تم کہہ دو کہ سب سے بڑی

Presented by Ziaraat.com

ہوئی حجت اللہ کی ہے"

خبر دی عیاشی نے الحسین کی سند سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا، ابو طالب القمی نے بیان کیا ابو عبداللہؑ سے کہ ابو عبداللہؑ نے فرمایا "ہم ہر اس شئے پر حجت الاکبر ہیں جو عرش خدا سے نیچے اور زمین کے اوپر ہے"۔

(العیاشی: جلد 1۔ صفحہ: 383)

اسم (194):۔

تم صراط مستقیم ہو جس کی پیروی کا لوگوں حکم دیا گیا ہے اور ممانعت کی دوسرے راستوں کی پیروی کی کہ وہ تمہیں اللہ کی سبیل سے دور کر دینگے، اور اللہ کا قول "اور یہی صراط مستقیم ہے پس تم اسی کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں اس کی سبیل سے الگ کر دیں گے۔ اس بات کی اس نے تمہیں ہدایت کی ہے شاید کہ تم بچ سکو"۔

(سورہ الانعام۔ 6:152)

علی بن ابراہیم نے کہا کہ مجھے خبر دی الحسن ابن علی نے، انہیں ان کے والد نے، انہوں نے الحسین ابن سائد سے سنا، انہوں نے محمد ابن سنان سے، انہوں نے ابوالخالد القامت سے، انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے اس قول "اور یہی میرا صراط مستقیم ہے پس تم اس کی پیروی کرو، اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں اس کی سبیل سے الگ کر دیں گے" کہ متعلق فرمایا کہ ہم اللہ کا سیدھا راستہ ہیں، سو جس نے ہمارا انکار کیا یقیناً اس نے کفر اختیار کیا۔

Presented by Ziaraat.com

(۲) محمد ابن حسن الصفار نے خبر دی عمران ابن موسیٰ سے، انہوں نے موسیٰ ابن جعفر سے، انہوں نے علی ابن اثبات سے، انہوں نے محمد ابن فضیل سے، انہوں نے ابوحمزہ الثمالی سے کہ: ابوحمزہ الثمالی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول ''یہی میرا صراط مستقیم ہے پس تم اس کی پیروی کرو'' کی تفسیر پوچھی تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ علیؑ ہیں اور اللہ کی قسم وہی صراط ہے اور میزان ہے۔

(۳) العیاشی نے برید عجلی کی سند سے روایت کی امام محمد باقرؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا ''یہی صراط مستقیم ہے پس تم اس کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں اس کی سبیل سے الگ کر دیں گے'' امام باقرؑ نے فرمایا کیا تم جانتے وہ کہ ''میری اصراط مستقیم'' سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا امامؑ نے اس سے مراد علیؑ اور ان کے اوصیاء کی ولایت ہے، پھر سوال کیا کیا تم جانتے ہو ''اس کی پیروی کرو'' سے کیا مراد ہے؟، میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا اس سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ پھر سوال کیا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ''اور تم دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں اس کی سبیل سے الگ کر دیں گے'' سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس سے مراد اول، دوم اور ثانی کی ولایت ہے۔ پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو ''وہ تمہیں اس کی سبیل سے الگ کر دینگے کہ کیا معنی ہیں؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا اس کے معنی علیؑ کی سبیل ہے۔

(۴) النادر ابن سوید نے یحییٰ اہلبی سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے امام محمد الباقرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے اس قول ''یہ میری صراط مستقیم ہے پس تم اس کی

Presented by Ziaraat.com

پیروی کرو'' کی تفسیر میں فرمایا یہ امامؑ کی سبیل ہے سو اس کی پیروی کرو'' اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو'' یہ غیروں کی سبیل ہیں۔ اور یہ حکم اللہ نے تمہیں اس لیے دیا تا کہ تم پیرہیز گار ہو جاؤ۔

(۵) ابن شہر آشوب نے خبر دی ابن عباس سے کہ پیغمبر اکرمؐ نے حکم دیا کہ جب علیؑ آپؐ کے سامنے تھے، ایک اور شخص آپؐ کے یمین اور تیسرا آپؐ کے جنوب کی جانب تھا آپؐ نے فرمایا یہ یمین اور جنوب والے گمراہی کا مقام ہیں پھر آپؐ نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا'' یہ میری صراط مستقیم ہے سو اس کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں اس کی سبیل سے الگ کر دیں گے''۔

اسم(195):-

تم اللہ کی آیات میں سے ہو، اللہ کا قول'' کیا وہ اس انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی آیات آجائیں۔ جس دن تیرے رب کی آیات آجائیں گی تو پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی خیر نہ کمائی ہو، اس سے کہوں انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں''۔

(الانعام۔6:158)

ابن بابویہ نے روایت کی اپنے والد سے، انہوں نے سائد ابن عبداللہ سے، انہوں نے محمد ابن الحسین ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے الحسن ابن محبوب سے، انہوں نے علی ابن ریاب سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے

Presented by Ziaraat.com

قول ''جس دن تیرے رب کی بعض آیات آجائیں گی تو پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو'' کی تفسیر میں فرمایا: آیات سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں اور آیت منتظرہ سے مراد قائم آل محمدؐ ہیں اور اس دن کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو آپؑ کے ظہور بمع تلوار کا منکر ہو، چاہے وہ آپؑ کے اجداد پر ایمان ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔

محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے ہمدان ابن سلیمان سے، انہوں نے عبداللہ ابن محمد الیمانی سے، انہوں نے مانی ابن الحجاج سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے ہشام ابن الحکم سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا: یعنی میثاق (عالم ذر میں عہد ولایت علیؑ) ''جس نے اپنے ایمان میں کوئی خیر نہ پائی ہو'' یعنی انبیاءؑ، اوصیاءؑ اور بالخصوص اقرارِ ولایت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ، پھر فرمایا کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا کیونکہ اس سے صلب کر لیا جائے گا۔

(البرھان، جلد 1، صفحہ: 564) (تفسیر نور الثقلین، جلد 1، صفحہ: 728)

اسم (196):-

''تم دین اللہ ہو'' اور اللہ کا قول ''بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے کر دیا اور گروہ بن گئے ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں''

(سورہ الانعام: 6:159)

تفسیر قمی میں علی ابن ابراہیم قمی نے روایت کی اور اللہ کا قول ''بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے کر دیا'' فرمایا امامؑ نے لوگوں نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے دوری اختیار کر لی اس لیے وہ گروہ در گروہ میں بٹ گئے۔

Presented by Ziaraat.com

علی ابن ابراہیم نے کہا، بیان کیا مجھ سے میرے والد نے، ان سے النادر ابن سوید نے، ان سے یحیٰ العجلی نے، ان سے معلّٰی ابن خنیس نے، ان سے امام ابوعبداللہؑ نے اللہ کے قول ''بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے کر دیا اور وہ گروہ در گروہ بن گئے'' فرمایا اللہ کی قسم قوم نے اپنے دین سے علیحدگی اختیار کر لی۔

عیاشی نے کلیب السیداوی کی سند سے روایت کی کہ کلیست کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ سے اللہ کے اس قول کی تفسیر پوچھی ''بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وہ گروہ گروہ بن گئے'' آپؑ نے فرمایا علیؑ ایسے پڑھتے .....دین سے الگ ہو گئے'' اور یہ بھی فرمایا! اللہ کی قسم قوم نے اپنے دین سے علیحدگی اختیار کر لی۔

(العیاشی: جلد 1، صفحہ: 358۔۔البرھان: جلد 1، صفحہ: 565۔ نور الثقلین: جلد 1، صفحہ: 378)

اسم (197):۔

تم دین اللہ ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''کہہ دو کہ میرے رب نے میری ہدایت صراط مستقیم کی طرف کر دی ہ، مذہب ابراہیمؑ کا جو ایک ہی کی طرف کے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے''

(سورہ الانعام۔۔6:161)

عیاشی نے بیان کیا جابر الجعفی کی سند سے کہ امام محمد الباقرؑ نے فرمایا: کہ اس امت میں سے کوئی بھی شخص دین ابراہیمؑ پر ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا مگر سوائے ہم اور ہمارے شیعوں و محبوں کے۔

بیان کیا جاتا ہے باسناد عمر ابن ابی الہیثم کہ انہوں نے کہا کہ میں نے امام حسینؑ

Presented by Ziaraat.com

ابن امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو فرماتے سنا کوئی بھی شخص ملت ابراہیمؑ پر نہیں سوائے ہم اور ہمارے شیعوں کے باقی تمام کسی اور دین پر ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ الاعراف

اسم(198):-

تم ان میں سے ہو جن کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے "متوجہ کرو اپنے قلب کو (ان کی طرف) ہر عبادت کے وقت"۔

(سورہ الاعراف۔7:29)

عیاشی نے بیان کیا باسناد الحسین ابن مہران، اور انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول "متوجہ کرو اپنے قلب کو (ان کی طرف) ہر عبادت کے وقت" کے بارے میں فرمایا کہ ہر عبادت کے وقت اپنے قلب کو آئمہ معصومینؑ کی طرف متوجہ کرو۔

اسم(199):-

"ہر عبادت کے وقت" اور اللہ عزوجل کا قول "ہر عبادت کے وقت اپنی زینت اختیار کرو"۔ (سورہ الاعراف۔7:31)

التہذیب میں شیخ الطوسی نے خبر دی باسناد محمد ابن احمد ابن داؤد سے، انہوں نے محمد ابن حسن سے، انہوں نے محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے محمد ابن احمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے ایک شخص سے، انہوں نے الزبین ابن عقبہ سے، انہوں نے فعالہ ابن موسیٰ ابن التہدی یا الہذی سے، انہوں نے الاعلیٰ ابن سائبہ سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول "ہر عبادت کے وقت اپنی زینت اختیار کرو" کہ بارے میں فرمایا کہ امامؑ سے ملنے سے پہلے غسل کرو"۔

عیاشی نے خبر دی باسناد الحسین ابن مہران سے، انہوں نے امام جعفر صادقؑ

Presented by Ziaraat.com

سے اس آیت ''ہر عبادت کے وقت اپنی زینت اختیار کرو'' کے بارے میں ارشاد فرمایا اس سے مراد آئمہؑ ہیں۔ (البرھان، جلد 2۔(8:9)

اسم(200):۔

''تم ان بندوں میں سے ہو جن کے لیے زینت اور اچھی چیزیں بنائی گئی ہیں''

اسم(201):۔

تم ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور قیامت کا دن خاص تمہارا ہی ہے اور اللہ عزوجل کا قول ''پوچھو تو کہ جو زینت اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کے لے پیدا کی ہیں ان کو حرام کس نے کیا، کہہ دو کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی ہیں، ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن خاص ان ہی کا حصہ ہوں گی''۔

(سورہ الاعراف۔7:32)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی ابن محمد ابن بندر سے، انہوں نے ابن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد ابن علی جو سلسلہ روایت کو پیچھے تک لے گئے کہتے ہیں کہ سفیان الثوری مسجد نبوی کے پاس سے گزرا تو اس نے دیکھا کہ امام جعفر صادقؑ نے ایک مہنگا اور قیمتی لباس زیب تن کیا ہوا ہے، یہ دیکھ کر سفیان بولا اللہ کی قسم میں انؑ (امام جعفر صادقؑ) کے پاس جاؤں گا اور ان کی (نعوذ باللہ) چشم کشائی کروں گا تو وہ آپؑ کے پاس آیا اور کہا اے فرزند رسولؐ اللہ کی قسم نہ ہی رسول اللہؐ نہ ہی علیؑ اور نہ ہی آپؑ کے باقی اباؤ اجداد ایسے کپڑے زیب تن کرتے تھے، امام صادقؑ نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ کا دور مفلسی و اذیت کا دور تھا اور انہوں نے اس بات کا یقین دلایا تھا کہ

Presented by Ziaraat.com

اس دنیا کے بعد وہاں آرام ہی آرام ہے جہاں متقی انسان ہی سب سے زیادہ دولت مند ہوگا پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''پوچھو تو کہ جو زینت اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں ان کو حرام کس نے کیا سُو جو کچھ اللہ نے اپنے بندوں کو دیا ہے اسے حاصل کرنے کے ہم سب سے زیادہ حقدار ہیں، اے ثوری میں نے یہ لباس لوگوں کو دکھانے کے لیے زیب تن کیا ہے پھر آپؑ نے سفیان ثوری کا ہاتھ پکڑا اور اپنے اوپر والے لباس کو ہٹایا تو آپؑ اندر ایک موٹا کپڑا (لباس) پہنے ہوئے تھے پھر آپؑ نے فرمایا یہ لباس میں نے اپنے لیے زیب تن کیا ہے پھر آپؑ نے سفیان کا اوپری لباس اٹھایا جو موٹا صوف (یعنی کھدر کا بنا ہوا تھا) تو نیچے وہ نرم و ملائم لباس پہنچا ہوا تھا پھر آپؑ نے فرمایا کہ یہ صوف (کھدر کا لباس) تم نے لوگوں کو دکھانے کے لیے پہنا ہے اور یہ نرم لباس اپنے نفس کی تسکین کے لیے۔

(۲) مزید خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے محمد ابن احمد سے، انہوں نے محمد ابن احمد ابن عبداللہ سے، انہوں نے علی ابن النعمان سے، انہوں نے صالح ابن حمزہ سے، انہوں نے اعبان ابن مصعب سے، انہوں نے یونس ابن زبیان سے یا معلّٰی ابن خنیس سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ آپؑ کے پاس اس زمین میں سے کیا ہے؟ آپؑ مسکرائے اور فرمایا اللہ عزوجل نے جبرائیلؑ کو بھیجا اور اسے حکم دیا کہ اپنے آنگوٹھے سے آٹھ (۸) دریا بہادے جو شیحان، جیمان جو بلخ کا دریا ہے، الغش جو شاش کا دریا ہے، مہران جو بھارت کا دریا ہے اور دریائے نیل جو مصر کا دریا ہے، تگرس اور فرات سُو ان ہی کی مدد سے یہاں کے لوگ کاشتکاری کرتے ہیں اور اپنی ضرورت کا پانی حاصل کرتے ہیں، ان دریاؤں کا تعلق ہم سے

Presented by Ziaraat.com

ہے اور جس چیز کا تعلق ہم سے ہے اس کا تعلق ہمارے چاہنے والوں سے ہے اور ہمارے دشمنان کے لیے کچھ نہیں ہے، سوائے اس کے جو کچھ انہیں (اس زمین) میں دے دیا گیا۔ یقیناً ہمارے شیعوں کا رتبہ اس سے بلند ہے، جو کچھ آسمان اور زمین کے مابین ہے پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''کہہ دو یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لیے ہیں، جن کے حق کو غضب کیا گیا، اور قیامت کے دن خاص ان ہی کا حصہ ہوں گی'' بغیر غضب کیے''۔

اسم(202):-

تم قیامت کے دن ندا دینے والے ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''تب ایک موذن ان کے درمیان اذان دے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر''۔ (الاعراف۔7:44)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے افلاح ابن محمد سے، انہوں نے الوشاء سے، انہوں نے احمد ابن عمر الحلال سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے اللہ کے اس قول ''تب ایک موذن ان کے درمیان اذان دے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر'' کہ بارے میں دریافت کیا تو امامؑ نے کہا کہ موذن سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۲) علی بن ابراہیم نے بیان کیا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے باسناد محمد ابن الفضیل، انہوں نے ابوالحسنؑ سے کہ ابوالحسنؑ نے فرمایا کہ ''علیؑ ابن ابی طالبؑ ایسی اذان دیں گے کہ جسے تمام خلائق سنے گی'' اور اس کی دلیل سورۃ التوبہ کی ''آیت:3'' ہے اور اذان ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے، اس آیت کے نزول کے بعد سے امیر المومنینؑ اکثر کہا کرتے تھے ''میں لوگوں کے درمیان اذان ہوں''۔

Presented by Ziaraat.com

(۳) ابن بابویہ نے کہا کہ ابوالعباس محمد ابن ابراہیم التلا قانی نے ہم سے بیان کیا باسناد عبدالعزیز (بصرہ میں) ان سے بیان کیا المغیرہ ابن محمد نے، ان سے راجا ابن سلمہ نے، ان سے امر ابن شمر نے، ان سے جابر الجعفی نے، ان سے امام ابوجعفرؑ محمد ابن علیؑ نے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے نہروان پر جاتے ہوئے ایک خطبہ ارشاد فرمایا کہ جب آپؑ کو خبر دی گئی کہ معاویہ آپؑ کو برا کہتا ہے اور آپؑ کے اصحاب کو قتل کرتا ہے سو آپؑ اپنی جگہ سے اٹھے اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا ''میں اس دنیا میں اور آخرت میں اذان دینے والا ہوں جیسا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ''تب ایک موذن ان کے درمیان اذان دے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر'' میں ندا دینے والا ہوں اور اللہ عزوجل فرماتا ہے ''اور اذان ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے'' وہ اذان میں ہوں۔

(۴) عیاشی نے بیان کیا باسناد محمد ابن الفضیل سے اور انہوں نے امام علی رضاؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''تب ایک موذن ان کے درمیان اذان دے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر'' کے بارے میں فرمایا اذان سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۵) ابوعلی الطبرسی نے کہا: الحاکم ابن القاسم الجسکانی نے بیان کیا باسناد محمد ابن الحنفیہ سے اور انہوں نے امام علیؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا میں اذان ہوں۔

(۶) انہوں نے ہی خبر دی باسناد ابوصالح ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا کہ کتاب اللہ میں علیؑ کے ایسے اسماء ہیں جنہیں لوگ نہیں جانتے اسی میں سے یہ ایک اور اللہ عزوجل کا قول ''تب ایک موذن ان کے درمیان اذان دے گا'' یعنی علیؑ اذان دیں گے اللہ کی لعنت ہو ان پر جنہوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے اس دعویٰ

Presented by Ziaraat.com

کو ہلکا جانا۔

(۷) ابن الفارسی نے خبر دی امام محمد الباقرؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا ''اور جنت والے دوزخ والوں کو آواز دیں گے یقیناً ہم نے تو اس وعدے کو سچا پایا ہے جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا۔ کیا تم نے بھی اس وعدے کو جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا سچا پایا؟ وہ کہیں گے! ہاں، تب ایک موذن ان کے درمیان اذان دے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر'' فرمایا وہ اذان امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

اسم(203):۔

تم ان لوگوں میں سے ہو جو اعراف پر ہوں گے اور اللہ عزوجل کا قول ''اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے وہ ہر ایک کو اس کی علامت سے پہچانتے ہوں گے''۔ (الاعراف۔7:46)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے محمد ابن جمہور سے، انہوں نے عبداللہ ابن عبدالرحمٰن الآسام سے، انہوں نے ہیثم ابن واقد سے، انہوں نے مقرن سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے سنا کہ ابن الکوا امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے پاس آیا اور سوال کیا اے امیر المومنینؑ ''اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے اور ہر ایک کو اس کی علامت سے پہچانتے ہوں گے''، امیر المومنینؑ نے فرمایا ہم اعراف پر ہوں گے اور ہم اپنی نصرت کرنے والوں کو ان کی علامتوں سے پہچانتے ہوں گے، اور ہم اعراف ہیں کہ اللہ پہچانا ہی نہیں گیا مگر ہماری معرفت کی راہ سے بروز قیامت اللہ ہمیں ہم کو پل صراط پر قائم کرے گا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جو ہم کو پہچانتا ہوگا۔ اگر اللہ تبارک تعالیٰ چاہتا کہ لوگ اس کی ذات کی معرفت (اسی سے

Presented by Ziaraat.com

حاصل کرتے تو ایسا کر سکتا تھا اور اس کے دروازہ پر آجاتے مگر اس نے ہمیں اپنا دروازہ، صراط مستقیم اور سبیل قرار دے دیا اور وہ دروازہ جس سے اس کی طرف آیا جاتا ہے۔ پس جس نے ہماری ولایت سے منہ موڑ لیا اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی پس وہ صراط سے گمراہ ہو گیا اس لیے برابر نہیں جن لوگوں نے اس کو پکڑ لیا ان لوگوں کے جو گندے چشموں پر جاتے ہیں جو ایک دوسرے پر ختم ہوتے ہیں اور جس نے ہماری طرف جانا تھا چلا گیا صاف چشموں کی طرف جو امر اللہ سے جاری ہیں جو نہ ختم ہوتے ہیں اور نہ کم ہوتے ہیں۔

ابن بابویہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوالعباس محمد ابراہیم ابن اسحاق التال لقانی نے باسناد عبدالعزیز (بصرہ میں)، ان سے بیان کیا عبداللہ ابن المغیرہ نے، ان سے بیان کیا راجا ابن سلمہ نے، ان سے بیان کیا امر ابن شمر نے، ان سے بیان کیا جابر الجعفی نے، ان سے بیان کیا امام ابوجعفرؑ محمد ابن علیؑ نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کہ آپؑ نے اپنے ایک خطبہ میں کہ جس کا تذکرہ ہم نے پچھلی آیت کی تفسیر میں کیا تھا فرمایا: ہم اعراف پر ہوں گے، میں، میرے چچا، میرا بھائی، میرا چچازاد، اللہ کی قسم جس نے بیج کو اور پتھر کو شگافتہ کیا، ہمارا کوئی محب دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور ہمارا کوئی دشمن جنت میں داخل نہ ہوگا، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے "اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے وہ ہر ایک کو اس کی علامت سے پہچانتے ہوں گے۔

(۳) بصائر الدرجات میں روایت ہے باسناد سائدا ابن عبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد ابن الحسین ابن ابی الخطاب نے، ان سے بیان کیا عبدالرحمٰن ابن ابی ہاشم نے، ان سے بیان کیا ابوسلمہ ابن سائم ابن مکرم الجمال نے، ان سے بیان کیا امام محمد باقرؑ نے اس آیت کی تفسیر "اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو لوگوں کو ان کی

Presented by Ziaraat.com

علامت سے پہچانتے ہوں گے" ہم وہ لوگ ہیں، ہم میں سے ہر امام جانتا ہے کہ کون دوزخ میں جائے گا اور کون جنت میں جائے گا، جیسا کہ تم لوگ اپنے اپنے قبائل کے لوگوں کو جانتے ہو اور امام یہ بھی جانتا ہے کون صراط مستقیم پر ہے اور کون گمراہی کے راستے پر ہے۔

(۴) انہوں نے مزید خبر دی احمد ابن محمد سے ابن عیسیٰ سے، انہوں نے الحسین بن سائد سے، انہوں نے محمد ابن فضیل سے، انہوں نے ابوحمزہ الثمالی سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے اور اسحاق ابن عمار سے، انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول "اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو لوگوں کو ان کی علامت سے پہچانتے ہوں گے" کے بارے میں فرمایا جو اعراف کی بلندیوں پر ہوں گے وہ آئمہ معصومینؑ ہیں۔

(۵) انہوں نے مزید کہا کہ بیان کیا ابوالجوزا ابن المنابہ ابن عبداللہ التمیمی نے مجھ سے باسناد الحسین ابن الوان الکلبی سے، ان سے بیان کیا سائد ابن تعریف نے، ان سے بیان کیا امام محمد الباقرؑ نے، سائد نے کہا کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا "اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو لوگوں کو ان کی علامت سے پہچانتے ہوں گے" فرمایا آلِ محمدؐ ہی اعراف ہیں۔ کوئی بھی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ ہمیں پہچانتا ہو اور ہم اس کو پہچانتے ہوں اور کوئی بھی شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر سوائے یہ کہ نہ وہ ہمیں پہچانتا ہو اور نہ ہم اُسے، ہم اعراف ہیں اللہ کی معرفت ہماری معرفت کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی۔

(۶) مزید خبر دی باسناد احمد اور عبداللہ جو فرزند ہیں محمد ابن عیسیٰ کہ، ان سے بیان کیا الحسن ابن محبوب نے، ان سے بیان کیا ابوایوب الخزز نے، ان سے بیان کیا بریدہ ابن معاویہ العجلی نے، کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے اس قول

Presented by Ziaraat.com

''اوراعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جولوگوں ان کی علامات سے پہچانتے ہوں گے'' کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی، لوگوں سے مراد آئمہؑ ہیں جو محمدؐ کی نسل سے ہیں، میں نے پوچھا اعراف کیا ہے؟ فرمایا اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان بلندیاں ہیں پس جس گناہگار کی شفاعت ہم کریں گے وہ جنت میں جائے گا اور جس کی شفاعت نہ کریں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا۔

(۷) مزید خبر دی علی ابن احمد ابن سائد العشری سے، انہوں نے ہمدان ابن یحییٰ سے، انہوں نے بشیر ابن حبیب سے، انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے کہ جب آپؑ سے اللہ عزوجل کے قول ''اوراعراف پر کچھ لوگ ہوں گے وہ ہر ایک کو اس کی علامت سے پہچانتے ہوں گے'' کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ ایک دیوار ہے جنت وجہنم کے درمیان اور اس بلندی پر محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور جناب خدیجۃ الکبریٰؑ جلوہ افروز ہونگے اور اذان دیں گے کہاں ہیں ہمارے محب وہمارے شیعہ ؟ تو آپ حضرات کے محب وشیعہ آپ حضرات تک پہنچ جائیں گے اور وہ اپنے محبوں اور شیعوں کو ان کے نام اور ان کی ولدیت سے پہچانتے ہوں گے اور اللہ عزوجل کا قول ''جولوگوں کو ان کی علامت سے پہچانتے ہوں گے'' اور وہؑ اپنے محبوں اور شیعوں کا ہاتھ تھام کر پل صراط کو پار کرائیں گے اور انہیں جنت میں پہنچادیں گے۔

(۸) مزید خبر دی احمد ابن الحسن ابن علی ابن فضل سے، انہوں نے علی ابن اثبات سے، انہوں نے احمد ابن ہانک یا جباک سے، انہوں نے اپنے کچھ اصحاب سے، انہوں نے اس شخص نے جس نے ان اصحاب کو خبر دی اصبغ بن نباتہ سے، انہوں نے سلمان محمدی سے کہ اللہ کی قسم میں نے پیغمبر اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا اے علیؑ: تم میرے بعد میرے ولی ہو اور تم الاعراف ہو، اللہ کی معرفت تمہاری معرفت کے سواء

Presented by Ziaraat.com

حاصل نہیں ہوسکتی، الاعراف ہو جنت میں کوئی شخص داخل نہیں ہوسکتا سوائے اس شخص کے جس کو تم پہچانتے ہو اور وہ تمہیں پہچانتا ہو اور جہنم میں کوئی شخص نہیں دھکیلا جائے گا سوائے اس شخص کے جسے تم نہ پہچانتے ہو اور وہ تمہیں نہ پہچانتا ہو۔

(۹) مزید خبر دی محمد ابن حسین سے، انہوں نے ابی الخطاب سے، انہوں نے اپنے کچھ اصحاب سے، انہوں نے ابن تعریف سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے اللہ عزوجل کے قول ''جو لوگوں کو ان کی علامت سے پہچانتے ہوں گے'' کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا اے سعد! وہ اعراف ہم ہیں کہ کوئی بھی شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا سوائے اس شخص کے جسے ہم (اعراف) جانتے ہوں اور وہ ہمیں جانتا ہو۔ وہ اعراف کہ کوئی بھی شخص جہنم میں داخل نہیں کیا جائے گا سوائے اس شخص کے جسے ہم نہ پہچانتے ہوں اور جو ہمیں نہ پہچانتے ہوں۔ وہ وہ ہیں کہ جن کی معرفت کے بغیر اللہ کی معرفت حاصل نہیں کی جاسکتی، وہ جس نے انہیں تھام لیا وہ نہ تھامنے والوں کے برابر نہیں، وہ شخص جو آلِ محمدؐ سے متصل ہوا وہ حقیقی طور پر علم اللہ کے چشمہ سے متصل ہوگیا جو بہتا رہتا ہے بغیر سوکھے۔ اللہ جسے چاہتا ہے انؑ کی معرفت عطا کرتا ہے اور وہ اس (اللہ) کے دروازے سے اس تک آتے ہیں، اس نے آلِ محمدؐ کو اپنا دروازہ قرار دیا جن کے ذریعے اس تک پہنچا جاسکتا ہے اور اللہ عزوجل کا قول ''اور اس بات میں نیکی انہیں کے گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ بلکہ نیکوکار وہ ہے جو پرہیزگار ہو اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ نجات پاؤ''۔

اسم (204):۔

تم شاداب زمین ہو اور اللہ کا قول ''جو زمین پاکیزہ (ہے) اس میں

Presented by Ziaraat.com

سے سبزہ بھی پروردگار کے حکم سے (نفیس ہی) نکلتا ہے" یہ آئمہؑ کی تمثیل بیان کی ہے، جن کے پاس علم پروردگار کی طرف سے آتا ہے اور اس کے حکم سے آتا ہے اور اللہ کا قول "اور جو خراب ہے اس میں جو کچھ ہے ناقص ہوتا ہے" یعنی گندا پانی اور مرا ہوا"

(الاعراف۔8:58)

اسم(205):-

تم ان میں سے ہو جن کا ذکر توریت اور زبور میں ہے۔

اسم(206):-

تم نور ہو جسے محمد اکرمؐ کے ساتھ بھیجا گیا اور اللہ عزوجل کا قول "وہ جو رسولؐ کی جو نبی امی ہیں پیروی کرتے ہیں جن کے اوصاف کو وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روک سکتے ہیں، اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں، اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر (گلے میں) تھے اتارتے ہیں، تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی۔ اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی، وہی مراد پانے والے ہیں"۔

(الاعراف۔7:157)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی باسناد ابوعبداللہؑ کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول "وہ جو رسولؐ کی جو نبی امی ہیں پیروی کرتے ہیں جن کے اوصاف کو وہ اپنے ہاں

Presented by Ziaraat.com

توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روک سکتے ہیں، اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں، اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر (گلے میں) تھے اتارتے ہیں، تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی۔ اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی، وہی مراد پانے والے ہیں'' کے بارے میں فرمایا یہاں نور سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۲) انہوں نے مزید اصحاب سے خبر دی، انہوں نے احمد ابن محمد سے، انہوں نے ابن ابی نصر سے، انہوں نے حماد ابن عثمان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے لوگوں کی رائے اور ان کی استنباط کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا ''وہ ہمیشہ مختلف رہیں گے، مگر سوائے ان کے جن پر تیرے رب کی رحمت ہے اور اسی واسطے ان کو پیدا کیا ہے'' (سورہ ھود۔ 11:118)، آپؑ نے فرمایا اے ابو عبیدہ! لوگ قول کے مطلب میں اختلاف کرتے ہیں اور وہ سب ہلاک ہونیوالے ہیں، پھر ابو عبیدہ نے پوچھا اور اللہ عزوجل کا قول ''سوائے ان کے جن پر تیرے رب کی رحمت ہے (11:119) فرمایا اس سے مراد ہمارے شیعہ ہیں اور اللہ نے ان کو اپنی رحمت کے لیے پیدا کیا ہے ''اور اللہ عزوجل کا یہ قول'' اور اسی لیے ان کو پیدا کیا ہے'' (11:119) یعنی امامؑ کی اطاعت کے لیے اور وہ رحمت جو ہے اللہ فرماتا ہے ''اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے'' (7:156) اس سے مراد امامؑ کا علم ہے، اس (اللہ) کا عمل وسیع ہے اور جس علم میں ہر چیز ہے ہمارے شیعہ بھی۔ پھر آپؑ نے فرمایا ''میں اس کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے ہیں'' (الاعراف۔ 7:156) یعنی جو آئمہؑ کی ولایت کا اقرار کرتے

Presented by Ziaraat.com

ہیں اوران کی اطاعت کرتے ہیں، پھرفرمایا''جس کاذکروہ اپنے ہاں توریت اورانجیل میں لکھاہواپاتے ہیں''یعنی پیغمبراکرمؐ، ان کے وصی (علیؑ ابن ابی طالبؑ اورامام زمانہؑ جونیکی کاحکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں یعنی منکر سے روکتے ہیں اورمنکروہ شخص ہے جوامامؑ کی برتری وفضیلت کاانکارکرے''اور پاک چیزوں کوان کے لیے حلال کرتاہے یعنی علم اس کے اہل سے حاصل کرنااور'ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے''ناپاک اورخبیث سے مرادوہ ہیں جوامامؑ کاانکارکرتے ہیں۔''اوران پر سے بوجھ اورطوق جوان (کے سر) پرتھے اتارتے ہیں''اس سے مرادوہ گناہ ہیں جووہ امامؑ کی فضیلت جانے سے پہلے کیاکرتے تھے،''اورطوق جوان پر پڑے ہوئے تھے''اورطوق یعنی وہ کام کرتے تھے جس کاانہیں حکم نہیں دیاگیایعنی امامؑ کی فضیلت کاترک کرناسو جب انہوں نے امامؑ کی فضیلت کی معرفت حاصل کرلی ان سے بوجھ اتارلیاگیااور بوجھ گناہ ہےاور یہی وہ بوجھ ہے۔پھران کی طرف اشارہ کیایہ فرماکر''وہ جوان پرایمان لائے''اس سے مرادامام ہے۔''اوراس کی عزت کریں، اوراس کی مدد کریں اور جونوران کے ساتھ نازل ہوا ہےاس کی پیروی کریں وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں'' طاغوت اورجبت سے مراداول، دوم، سوم اوران کے پیروکار ہیں اورعبادت یعنی ان کے پیروکاروکی (طاغوت وجبت) کی اطاعت کرناہے پھرآپؑ نے فرمایا''پلٹ آؤاپنے رب کی طرف اوراس کے مطیع بن جاؤ، اس سے پہلے کہ تم پرعذاب غالب آجائے (الزمر۔54) اور جومطیع بن جائے اس کی جزایہ ہے''(39:17) ان کے لیے بشارت ہےاس دنیامیں بھی اورآخرت میں بھی اورامامؑ نے فرمایابشارت سے مرادظہورقائم آلِ محمدؐ ہےاوران کے دشمنوں کی ہلاکت رقتال اورآخرت میں نجات اورمحمدؐ اورآل محمدؐ کے پاس حوض کوثر پروارہونا۔

Presented by Ziaraat.com

(۲) عیاشی نے بیان کیا باسناد ابوبصیر کے اللہ عزوجل کا قول ''وہ جو ایمان لائے اور اس کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور جو نور ان کے ساتھ بھیجا گیا تھا اس کی پیروی کی'' کے ابوجعفرؑ نے فرمایا نور سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۳) تفسیر قمی میں علی ابن ابراہیم نے خبر دی اس آیت کے مفہوم کے بارے میں ''وہ جو ایمان لائے اور اس کی عزت کی، اور اس کی مدد کی اور جو نور اس کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی'' نور سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں ''وہی فلاح پانے والے ہیں'' اللہ نے تمام انبیاءؑ سے عہد لیا اپنے پیغمبر اکرمؐ کے بارے میں کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو بتائیں کہ انؑ کی نصرت کریں اور جیسا کہ انہوں نے الفاظ سے مدد کی اور اپنی امتوں کو حکم دیا پیغمبر اکرمؐ کی مدد کرنے کا وہ رجعت کریں گے، اور ان سب کو پلٹایا جائے گا اور وہ سب آپؑ کی اس دنیا میں مدد کریں گے۔

(البرھان۔ جلد ا، صفحہ: 40-39)

اسم (207):۔

تم اللہ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہو اور اللہ کا قول ''اور اللہ ہی کے لیے اسمائے حسنٰی ہیں پس تم اسے انہیں کے ساتھ پکارو''۔

(الاعراف۔ 7:180)

(۱) محمد ابن یحییٰ نے خبر دی الحسین ابن محمد الاشعری اور محمد ابن یحییٰ سے اور ان سب نے احمد ابن محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے اسحاق سے، انہوں نے سائد ابن مسلم سے، انہوں نے معاویہ ابن عمار سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اور اللہ ہی کے لیے اسمائے حسنٰی ہیں پس تم اسے انہی کے ساتھ پکارو'' کے بارے میں فرمایا اللہ کی قسم ہم ہیں اسمائے حسنٰی جن کے بغیر اللہ اپنے بندوں کا کوئی بھی

Presented by Ziaraat.com

عمل قبول نہیں کرتا۔

(۲) عیاشی نے خبر دی محمد ابن ابوزید الرازی سے، انہوں نے شخص سے اور اس نے امام علی رضاؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا! جب تم پر کوئی سختی یا مصیبت آپڑے تو اللہ عزوجل سے ہمارے واسطے سے مدد مانگو' اور اللہ عزوجل کا یہ قول ''اور اللہ ہی کے لیے اسمائے حسنیٰ ہیں پس تم اسے انہی کے ساتھ پکارو'' پھر فرمایا اللہ کی قسم ہم ہی اسمائے حسنیٰ ہیں کہ جن کی معرفت کے بغیر اللہ اپنے بندوں کے عمل کو قبول نہیں کرتا۔

(۳) الاختصاص میں شیخ مفید نے خبر دی کہ امام الرضاؑ نے فرمایا! جب تم پر کوئی سختی آپڑے تو اللہ عزوجل سے ہمارے واسطے سے مدد مانگو اور اللہ عزوجل کے یہ الفاظ ''اور اللہ ہی کے لیے اسمائے حسنیٰ ہیں پس تم اسے انہیں کے ساتھ پکارو''۔

(۴) انہوں نے مزید خبر دی باسناد محمد ابن علی ابن بابویہ سے، انہوں نے محمد ابن علی سے، انہوں نے اپنے چچا محمد ابن ابی القاسم سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد ابن محمد ابن خالد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابن ابی نجران نے باسناد الاعلیٰ، ان سے بیان کیا محمد ابن مسلم نے، ان سے امام محمد باقرؑ نے، انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری کو کہتے ہوئے سنا کہ جابر نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا آپؐ علیؑ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: وہ میرا نفس ہے۔ پھر پوچھا آپؐ حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا وہ میری روح ہیں، اور سیدہ کونینؑ میری دختر، حسنؑ اور حسینؑ کی ماں ہیں، جس نے انہیں دکھ دیا اس نے مجھے دکھ دیا، اور جس نے انہیں خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا، اللہ گواہ ہے کہ جس نے ان سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور اس نے مجھ سے صلح کی جس نے ان سے صلح کی، اے جابر اگر تم چاہتے ہو کہ جب تم اللہ سے

Presented by Ziaraat.com

دعا کرو اور وہ تمہاری دعا قبول کر لے تو اسے اس کے اسماء کے ساتھ پکارو کیونکہ اللہ کے نزدیک وہ محبوب اسماء ہیں۔

(۵) حافظ رجب ابرسی نے خبر دی کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا ''میں اللہ عزوجل کے اسماء حسنیٰ ہوں جن کے ذریعے اللہ نے پکارنے کا حکم دیا ہے'' اور یہ خطبہ اسی کتاب میں الم ہ یہ وہ کتاب ہے جس میں شک نہیں اور یہ متقیوں کے لے ہدایت ہے (2-1:2) کی تفسیر میں درج کیا گیا ہے۔

اسم (208):۔

تم ان میں سے ہو جو حق اور عدل کے مطابق ہدایت کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کا یہ قول ''اور ان میں جن کو ہم نے خلق کیا ہے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حق کی ہدایت کرتا ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتا ہے''۔ (الاعراف۔7:181)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی باسناد الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے الوشاہ سے، انہوں نے عبداللہ ابن سنان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے اللہ کے قول ''اور ان میں جن کو ہم نے خلق کیا ہے ایک (گروہ) امت ایسا بھی ہے جو حق کی ہدایت کرتا ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتا ہے'' (الاعراف۔7:181) کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ آئمہ ہیں۔

(۲) عیاشی نے خبر دی باسناد حمران کہ امام ابوعبداللہؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اور ان میں جن کو ہم نے خلق کیا ہے ایک (گروہ) امت ایسا بھی ہے جو حق کی ہدایت کرتا ہے'' کے بارے میں فرمایا اس سے مراد آئمہؑ ہیں۔

(۳) ابن شہر آشوب نے خبر دی ابومعاویہ ابن الدائر سے، ان سے بیان کیا العمش

Presented by Ziaraat.com

نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابن عباس نے اللہ عزوجل کے قول ''اور ان میں جن کو ہم نے خلق کیا ہے ایک (گروہ) امت ایسا بھی ہے جو حق کی ہدایت کرتا ہے'' اور جن کو ہم نے خلق کیا ہے سے مراد امت محمدؐ ہے جو علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے سے مراد محمدؐ وہ تمہارے بعد لوگوں کو حق کی جانب بلانے والے ہیں ''اور اسی کے مطابق عدل کرتا ہے'' اس سے مراد حضورؐ کے بعد ان کے خلیفہ ہیں ''امت'' سے مراد روشنی پھیلانے والے ہیں، بمطابق قول اللہ عزوجل ''یقیناً ابراہیم اللہ کی تابعدار امت تھے'' (16:120) جو روشنی پھیلانے والے تھے۔

اسم (209):-

تم ان میں سے ہو جس کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا ''یقیناً جو لوگ ہمارے پروردگار کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے گردن کشی نہیں کرتے اور اس ذات کو یاد کرتے ہیں اور اس کے آگے سجدے کرتے ہیں''۔ (الاعراف۔7:202)

علی بن ابراہیم نے خبر دی اس سے مراد انبیاءؑ پیغمبر اور آئمہؑ ہیں ''وہ اس کی عبادت سے گردن کشی نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کے آگے سجدے کرتے ہیں۔

اسم (210):-

تم ان میں سے ہو جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ''مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل اس کی جلالت سے دہل جاتے ہیں''۔ (سورہ الانفال۔8:2)

Presented by Ziaraat.com

اسم(211):-

''اور جب اس کی آیتیں ان پر پڑھی جاتی ہیں ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں'' (سورہ الانفال۔8:2)

اسم(212):-

''اور وہ صرف اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں''(8:2)

اسم(213):-

''جو صلاۃ قائم کرتے ہیں''(سورہ الانفال۔8:2)

اسم(214):-

''اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں''

(سورہ الانفال۔8:2)

اسم(215-216):-

''وہی لوگ حقیقی مومن ہیں انہی کے لیے ان کے پروردگار کے پاس درجے ہیں اور بخشش ہے اور رزق کریم ہے''

(سورہ الانفال۔8:4)

تفسیر قمی میں علی ابن ابراہیم نے خبر دی کہ اوپر دی گئی تمام آیات امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ، سلمان، ابوذر اور مقداد کی شان میں نازل ہوئی ہیں

اسم(217):-

اللہ کے فرمان کے مطابق تم کلمۃ اللہ ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو حق

Presented by Ziaraat.com

ثابت کرے"

(۱) عیاشی نے بیان کیا باسناد جابر کہ جابر نے کہا کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اللہ کے اس قول "اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو حق ثابت کرے اور کافروں کی نسل منقطع کردے" کی تفسیر پوچھی تو ابوجعفرؑ نے فرمایا اس آیت کی باطنی تفسیر کچھ اس طرح سے ہے "اپنے کلمات کے ذریعے حق کو حق ثابت کرے اور کافروں کی نسل کو منقطع کرے" کی تفسیر پوچھی تو ابوجعفرؑ نے فرمایا: اس مراد کہ آل محمدؐ کے حق کو حق ثابت کرے اور جیسا کہ اس (اللہ) کا قول "کلمات کے ذریعے" اس آیت کی تاویل علیؑ ہیں، علیؑ ہی باطن میں کلمۃ اللہ ہیں اور اللہ عزوجل کا قول "اور کافروں کی نسل منقطع کر در جڑ کاٹ دے" وہ بنی امیہ ہیں، اللہ نے ان کی جڑ کاٹ دی اور اللہ کا قول "حق کو حق ثابت کرے" اس سے مراد یہ کہ جب قائم آلِ محمدؐ ظہور کریں گے تو آلِ محمدؐ کے حق کو حق ثابت کریں گے، اور اس کا قول "اور باطل کو باطل کر دکھائے" اس سے مراد کہ جب قائم آلِ محمدؐ ظہور کریں گے تو وہ بنی امیہ کے باطل کو باطل کر دکھائیں گے تاکہ آلِ محمدؐ کے حق کو حق دکھائیں "چاہے کافروں کو ناگوار گزرے"۔

اپنی تفسیر میں علی بن ابراہیم نے اس آیت کے متعلق خبر دی کہ یہاں مراد آئمہ معصومینؑ ہیں۔

اسم(218):-

تم پانی ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور آسمان سے تم پر پانی نازل کر رہا تھا کہ تمہیں پاک کردے"۔ (سورہ الانفال۔8:11)

Presented by Ziaraat.com

اسم(219):-

''اور تم سے شیطان کی نجاست کو دور کرے''۔

اسم(220):-

''اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے''۔

اسم(221):-

''اور اس سے تمہارے قدم جما دے''

عیاشی نے خبر دی باسناد جابر اور انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا جابر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اس آیت ''اور آسمان سے تم پر پانی نازل کر رہا تھا تا کہ اس سے تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطان کی نجاست کو دور کر دے اور تمہارے دلوں کو مظبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جما دے'' کی تاویل دریافت کی تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ باطن میں آسمان سے مراد نبی اکرمؐ ہیں اور پانی سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جن کو اللہ نے رسول اللہؐ سے قرار دیا اور اللہ عزوجل کا قول ''پانی نازل کر رہا تھا تا کہ اس سے تمہیں پاک کر دے'' سو اس سے مراد علیؑ ہیں جن کے ذریعے اللہ ان لوگوں کے قلوب کو پاک کرتا ہے جو علیؑ سے محبت رکھتے ہیں اور جیسا کہ اللہ عزوجل کا قول ''اور شیطان کی نجاست کو دور کر دے'' یعنی جس نے علیؑ کی والایت کا اقرار کیا اللہ اس سے شیطان کی نجاست کو دور کر دیتا ہے اور دلوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ عزوجل کا قول ''اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جما دے'' اس سے مراد جس شخص نے علیؑ کو ولی مانا اللہ علیؑ کی ولایت کے ذریعے سے اس کے دل کو مضبوط کر دیتا ہے اور وہ علیؑ کی ولایت

Presented by Ziaraat.com

ومحبت پر قائم رہتا ہے۔

(عیاشی، جلد2، صفحہ:50۔۔۔۔البرھان، جلد2، صفحہ:69)

اسم(222):-

تم رشتہ داروں میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول "جو چیز تم (مال غنیمت) لوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول کا اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے"۔ (سورہ الانفال۔8:41)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے محمد ابن عرامہ سے، انہوں نے محمد ابن عبداللہ سے، انہوں نے علی ابن الحسن سے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن کفیر سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول "جو چیز تم (مال غنیمت) لوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اس کے رسولؐ کا اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے" کی تفسیر میں فرمایا رشتہ داروں سے مراد امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اور آئمہ معصومینؑ ہیں۔

(۲) مزید خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے الوشاء سے، انہوں نے اعبان سے، انہوں نے محمد ابن مسلم سے، انہوں نے امام (ابوعبداللہؑ) سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول "جو چیز تم مال غنیمت لوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے" کی تفسیر میں فرمایا رشتہ داروں سے مراد پیغمبر اکرمؐ کے رشتہ دار ہیں، پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسولؐ اور ہمارے

Presented by Ziaraat.com

لیے ہے۔

اسم(223):۔

''تم اللہ عزوجل کی مدد ہو''۔

اسم(224):۔

تم مومنوں میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور اگر وہ تمہیں دھوکہ دینے کا ارادہ کریں تو تمہارے لیے اللہ ہی کافی ہے وہ وہی ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنوں سے تمہیں قوت بہم پہنچائی''۔

(سورہ الانفال۔8:62)

(۱) علی ابن بابویہ قمی نے کہا مجھ سے بیان کیا احمد ابن زیاد ابن جعفر الہمدانی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی ابن ابراہیم نے، ان سے بیان کیا جعفر سلمہٗ الاہوزی نے، ان سے بیان کیا ابراہیم ابن محمد الثقفی نے، ان سے بیان کیا العباس ابن بکر نے، ان سے بیان کیا عبدلواحد ابن ابی امر نے، ان سے بیان کیا الکلبی نے، ان سے بیان کیا ابوصالح نے، ان سے بیان کیا ابوہریرہ نے، ان سے رسول اللہؐ نے کہ عرش پر لکھا ہے! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی اللہ نہیں، میں واحد ہوں، میرا کوئی شریک نہیں، پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ''وہ وہی ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنوں سے تمہیں قوت بہم پہنچائی'' مدد سے مراد علیؑ ہیں جیسا کہ علیؑ مومنوں میں بھی داخل ہیں پس وہ دونوں پہلوؤں سے داخل ہیں۔

(البرھان، جلد، 2، صفحہ:91)

(۲) اسی خبر کو روایت کیا ہے ابونعیم نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں باسناد ابوصالح اور انہوں

Presented by Ziaraat.com

نے ابو ہریرہ سے۔

(۳) خبر دی ابن شہر آشوب نے باسناد عیسیٰ ابن محمد البغدادی سے، انہوں نے الحسین ابن ابراہیم سے، انہوں نے حامد التاول سے، انہوں نے حضورؐ سے کہ آپؐ نے فرمایا: (معراج میں) جب میں جنت کے بلند ترین مقام تک لے جایا گیا تو میں نے عرش کہ ایک جانب یہ لکھا ہوا پایا "کوئی اللہ نہیں سوائے اللہ کے، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، میں نے انہیں علیؑ کے ذریعے قوت بہم پہنچائی، اللہ عزوجل کا یہ قول "وہ وہی ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنوں سے تمہیں قوت بہم پہنچائی" اس سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

اسم (225):-

تم مومنوں میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اے نبی تمہارے لیے اللہ اور مومنین میں سے جو تمہارا اتباع کرتے ہیں وہی کافی ہیں"۔ (سورہ الانفال۔8:24)

مانزل فی العترۃ میں شرف الدین نے کہا: ابونعیم نے بیان کیا حلیۃ الاولیاء میں باسناد ابو ہریرہ کے آپؐ نے فرمایا کہ یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی اور یہاں مومنوں سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

اسم (226):-

تمہارا رشتہ نبیؐ سے خون کا ہے اور اللہ عزوجل کا قول "مگر اللہ کی کتاب میں (خون کے) رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں بے شک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے"

(سورہ الانفال۔8:75)

Presented by Ziaraat.com

(۱) عیاشی نے خبر دی باسناد ابوعبداللہؑ اور انہوں نے اپنے اجداد سے کہ رسول اللہؐ کی طبیعت ناساز تھی تو علیؑ حضورؐ کی عیادت کے لیے آئے تو دیکھا کہ جبرائیلؑ حضورؐ کے سرِ اقدس کو اپنی گود میں رکھا ہوا ہے اور جبرائیلؑ اس وقت دحیہ الکلبی کی صورت میں تھے، جب علیؑ داخل ہوئے تو جبرائیلؑ نے کہا آپؑ اپنے عم کا سر اپنی گود میں رکھیں کیونکہ مجھ سے زیادہ آپ کا حق ہے اور اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ ''(خون) کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں'' تو علیؑ بیٹھے اور حضورؐ کے سر اقدس کو اپنی گود میں رکھ لیا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا، جب پیغمبر اکرمؐ کو افاقہ ہوا تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور علیؑ سے پوچھا اے علیؑ! جبرائیلؑ کہاں ہے؟ فرمایا میں نے تو یہاں صرف دحیہ الکلبی کو دیکھا ہے، انہوں نے آپؐ کا سر مجھے دے دیا یہ کہتے ہوئے! اے علیؑ اپنے عم زاد کا سر اپنی گود میں رکھو کیونکہ تم اس کے زیادہ حقدار ہو اور اللہ عزوجل نے قرآن میں ارشاد فرمایا ''(خون کے) رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں'' تو میں نے آپؐ کے سر مبارک کو اپنی گود میں رکھ لیا یہاں تک کہ اب سورج غروب ہوگیا۔ حضورؐ نے پوچھا کیا تم نے عصر کی صلاۃ ادا کرلی؟ فرمایا نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا: پھر تمہیں کس چیز نے صلاۃ قائم کرنے سے مانع رکھا؟ آپؑ نے فرمایا آپؐ سو رہے تھے اور آپؐ کا سر میری گود میں تھا اور میں نے آپؐ کو ایسی حالت میں اٹھانا مناسب نہ سمجھا، آپؐ نے فرمایا اے اللہ علیؑ تیری اور تیرے حبیب کی اطاعت میں تھا اس کی عصر کی صلاۃ فوت ہوگئی ہے اے اللہ سورج کو واپس پلٹا تا کہ علیؑ عصر کے وقت کے اندر صلاۃ ادا کرے، پس سورج واپس پلٹا اور عصر کے وقت کی حالت میں آگیا اور عصر کے وقت جیسا چمکنے لگا

Presented by Ziaraat.com

اور اہل مدینہ نے اسے دیکھا پھر علیؑ نے قیام کیا اور صلاۃ قائم کی پھر جب صلاۃ ختم ہوئی تو سورج غروب ہو گیا اور مغرب کی صلاۃ ادا کی۔

(۲) ابن شہر آشوب نے خبر دی تفسیر جابر بن یزید جعفی سے، کہ امامؑ نے فرمایا اس آیت کے ذریعہ اللہ عزوجل نے علیؑ کی ولایت کو قائم کیا ہے کیونکہ علیؑ کسی دوسرے سے زیادہ حقدار ہیں رسول اللہؐ کے کیونکہ علیؑ حضورؐ کے بھائی ہیں۔ جیسا کہ آپؐ نے فرمایا اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی علیؑ میرے وارث ہیں، آپؐ کے ہتھیار، آپؐ کے متعلق اشیاء، آپؐ کا خچر، اور وہ سب کچھ جو آپؐ نے چھوڑا تھا علیؑ ابن ابی طالبؑ نے حاصل کیا اور انؑ کے بعد انؑ کی کتاب کے وارث ہوئے، اللہ عزوجل نے فرمایا ''پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا'' (35:32) اور وہ کتاب قرآن ہے جیسا کہ وہ حضورؐ پر نازل ہوا تھا اور نبیؐ کے بعد وہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والے ہیں اور انؑ سے زیادہ علم کسی کے پاس نہیں، سب علیؑ سے سوال کرتے تھے، پر علیؑ نے کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔

(۳) عیاشی نے خبر دی باسناد ابوامر الزبیری سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ زبیری نے سوال کیا اے فرزند رسولؐ مجھے سمجھائیں کہ امامت امام حسنؑ کی اولاد سے امام حسینؑ کی اولاد میں کیسے آئی اور اس بات کی دلیل کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا کہ جب امامت بحکم اللہ امام حسینؑ تک پہنچی تو امام حسینؑ کے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ امامت کو اپنی مرضی سے اپنے بھائی کی اولاد کو منتقل کر دیں اور اللہ عزوجل کا قول ''مگر اللہ کی کتاب میں (خون کے) رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں'' سو امام حسینؑ کی اولاد ان سے زیادہ قریبی ہے

Presented by Ziaraat.com

خون کے رشتہ میں ان کے بھائی کی اولاد سے، اس سبب سے اولاد امام حسینؑ عہدہ امامت کی زیادہ حقدار ہے اس لیے امامت قیامت تک نسل امام حسینؑ میں رہے گی۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ التوبہ

اسم(227):-

تم آذان ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور آذان ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیے کہ مشرکین سے بری الذمہ ہے اور اس کا رسول بھی''

(سورہ التوبہ۔9:3)

(۱) علی ابن ابراہیم نے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا باسناد فضلۃ بن ایوب، ان سے بیان کیا اعیان ابن عثمان نے، ان سے بیان کیا حکیم ابن زبیر نے، ان سے بیان کیا امام علیؑ ابن الحسینؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول ''اور آذان ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے'' کی تفسیر کہ آذان سے مراد امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، ایک اور سلسلہ روایت سے بیان کیا کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا میں تمام لوگوں کی طرف سے آذان ہوں۔

(۲) امالی میں شیخ طوسی نے خبردی باسناد الحفار، ان سے بیان کیا ابوبکر (محمد بن عمر) الجعابی الحافظ نے، ان سے بیان کیا علی ابن موسیٰ الخزاز نے، اسی کتاب سے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے الحسن ابن علی الھاشمی نے، ان سے بیان کیا اسماعیل ابن اعیان نے، ان سے بیان کیا ابومریم نے باسناد نوین بن ابی فاختہ سے، ان سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن ابی لیلا نے اور ان سے ختمی مرتب حضرت محمد مصطفیٰؐ نے کہ آپؐ نے فرمایا اے علیؑ وہ تم ہی ہو کہ جس کے متعلق اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی ہے ''اور آذان ہے اللہ اور ان کے رسولؐ کی طرف سے حج اکبر کے

Presented by Ziaraat.com

دن تمام لوگوں کے لیے۔

(۳) ابن بابویہ نے خبردی باسناد محمد ابن الحسن سے، انہو ں نے ابن الولید سے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے الحسن الصفار نے باسناد محمد ابن الحسینا بن ابی الخطاب سے، ان سے بیان کیا علی ابن اثبات نے، ان سے بیان کیا سیف ابن عمرہ نے، ان سے الحرث ابن المغیر ہ النصری نے، ان سے ابوعبداللہؑ نے، حرث نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول ''اور آذان ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیے'' کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا یہ علیؑ کا ایک نام ہے جس سے اللہ نے علیؑ کو مخاطب کیا ہے کیونکہ وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ کی طرف سے برأت کا کام انجام دیا ہے، پہلے پہل یہ آیات دے کر ابوبکر کو بھیجا گیا، پھر جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا اللہ فرماتا ہے کہ اے محمد! ان آیات کی تبلیغ یا تم کرو یا پھر وہ رجل جو تم سے ہو، پھر اس وقت حضورؐ نے علیؑ کو بھیجا، پھر علیؑ ابوبکر تک گئے اور اس کے ہاتھ سے آیات لے لیں اور مکہ چلے گئے، پھر اللہ نے اپنی جانب سے ان کا نام آذان رکھا۔ یہ وہ نام ہے جس سے اللہ علیؑ کو جنت میں پکارتا ہے۔

اسم (228):۔

''کیا تم خیال کرتے ہو کہ (بے آزمائش) چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے ایسے لوگوں کو تمیز کیا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیے اور اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنوں کے سواء کسی کو ولی دوست نہیں بنایا اور اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے''۔

(9:16)

Presented by Ziaraat.com

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے الوشاہ سے، انہوں نے المثنیٰ سے، انہوں نے عبداللہ ابن عجلان سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ ابوجعفرؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول ''کیا تم خیال کرتے ہو کہ (بے آزمائش) چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے ایسے لوگوں کو متمیز کیا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ اور مومنوں کے سوا کسی کو ولی نہیں بناتا اور اللہ تمہارے ان سب کاموں سے واقف ہے'' کی تفسیر میں فرمایا مومنوں سے مراد آئمہ معصومینؑ ہی ہیں کہ ان کے سواء کسی کو اپنا ولی قرار نہیں دیتا۔

(۲) علی ابن ابراہیم نے روایت نقل کی باسناد ابوالجارود اور انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے کہ امام ابوجعفرؑ نے اللہ کے اس قول ''اور اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنوں کے سواء کسی کو ولی دوست نہیں بنایا'' کی تفسیر میں فرمایا مومنوں سے مراد آلِ محمدؐ ہیں اور ولی سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں۔

(۳) عیاشی نے بیان کیا باسناد ابوالصباح الکنانی کی سند سے کہ ابوجعفرؑ نے فرمایا! اے ابوالصباح حفاظت کرو اور ہمارے علاوہ کسی کو قابل اعتبار اور ہمراز نہ بناؤ کیونکہ ہمارے علاوہ کسی کو ہمراز اور قابل اعتبار جاننا غلط توحید ہے۔

اسم (229):-

تمہارے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل کی'' کچھ لوگ ہیں جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

اسم (230):-

''اور جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا''۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(231):-

"اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں ہیں"۔

اسم(232):-

"جو ایمان لائے"۔

اسم(233):-

"اور ہجرت کی"۔

اسم(234):-

"اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں جان و مال سے"۔

اسم(235):-

"اللہ کے نزدیک اعلیٰ مقام ہے"۔

اسم(236):-

"یہ وہ ہیں جو فتحیاب ہیں"۔

اسم(237):-

"ان کے رب نے انہیں خبر دی ہے اس کی رحمت کی، اس کی رضامندی کی اور جنت کی"۔

اسم(238):-

"جہاں نہ ختم ہونے والی رحمت ان کے لیے ہے"۔

اسم(239):-

"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی خدمت کو اس کے مانند بنا دیا ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور یوم آخر پر اور جس نے اللہ کی

Presented by Ziaraat.com

راہ میں جہاد کیا؟ اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔ (سورہ التوبہ۔9:19)

علی ابن ابراہیم نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے باسناد صفوان، انہوں نے بیان کیا ابن مسکان سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ ابوجعفرؑ نے فرمایا یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی اور حمزہ، العباس اور شیبہ کے لیے۔ العباس نے کہا کہ میں افضل ہوں اس لیے کہ میں حج کے لیے آنے والے قافلوں کو پانی سے سیراب کرتا ہوں، شیبہ نے کہا کہ میں افضل ہوں کیونکہ میں بیت اللہ کا دربان ہوں، حمزہ نے کہا کہ میں افضل ہوں کیونکہ میں مسجد الحرام کی خدمت کرتا ہوں، علیؑ نے فرمایا میں افضل ہوں کیونکہ میں تم سب سے پہلے اسلام لایا، پھر مدینہ ہجرت کی اور جہاد کیا۔ اس کے بعد سب راضی ہو گئے کہ اس بات کا فیصلہ پیغمبر اکرمؐ سے لیتے ہیں کہ ہم میں سے افضل کون ہیں، سو پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی "کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الاحرام کی خدمت کو اس کے مانند بنا دیا ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور یوم آخر پر اور جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا؟ اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

محمد ابن یعقوب نے خبر دی ابوعلی العشری سے، انھوں نے محمد ابن عبدالجبار سے، انھوں نے صفوان ابن یحییٰ سے، انھوں نے ابن مسکان سے، انھوں نے ابو بصیر سے، انھوں نے ابوجعفرؑ سے، کہ آپؑ اللہ کے قول "کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی خدمت کو اس کے مانند بنا دیا ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور یوم آخر پر اور جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا؟" کی تفسیر میں فرمایا یہ آیت حمزہؓ، علیؑ، جعفرؑ، ابن عباس، اور شیبہ کے متعلق نازل ہوئی، وہ حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد

Presented by Ziaraat.com

الاحرام کی خدمت کرنے پر فخر کرتے تھے سو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی "کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الاحرام کی خدمت کو اس کے مانند بنا دیا ہے جو ایمان لائے اللہ پر اور یومِ آخر پر" علیؑ، جعفرؑ، حمزہؓ اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ "اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں"۔

اسم(240):-

تمؔ بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ ہو اور اللہ عزوجل کا قول "**بیشک اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد کتاب میں بارہ مہینے ہیں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، ان میں سے چار مہینے محترم ہیں اور یہی سیدھا دین ہیں پس تم ان کے بارے میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔**" (سورہ توبہ، آیت ۳۶)

کتاب الغیبہ میں محمد ابن ابراہیم النعمانی نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی ابن الحسینؑ نے، اُن سے بیان کیا محمد ابن یحییٰ العطار نے، انھوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد ابن علی الکوفی نے، ابراہیم ابن محمد ابن یوسف کی سند سے ان سے بیان کیا محمد ابن تمیمی نے، ان سے بیان کیا محمد ابن سنان نے، ان سے بیان کیا فضیل ابن یسار نے، ان سے بیان کیا ابوحمزہ ثمالیؒ نے کہ ایک دن میں امام ابوجعفرؑ محمد ابن الباقرؑ کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا اے ابوحمزہ وہ چیزیں جو ناقابلِ ترمیم ہیں ان میں سے ایک ہمارے قائمؑ کا ظہور ہے جس نے اس میں شک کیا تو میں کہتا ہوں کہ یہ بات اللہ عزوجل کے مدومقابل آنے کے برابر ہے اور جس نے ایسا کیا وہ کافر اور جھٹلانے والا ٹھہرے گا۔ پھر فرمایا تم مجھے اتنے عزیز ہو جتنے مجھے میرے ماں باپ، جس کو میرا نام اور کنیت دی گئی ہے ساتواں امام میرے بعد، تم مجھے ایسے عزیز ہو جیسے مجھے میرے

Presented by Ziaraat.com

والد، وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہو گی۔ پھر امامؑ نے فرمایا: اے ابوحمزہ! وہ شخص جو ان کو پائے ان کی بیعت نہ کرے جیسا کہ اس نے محمدؐ اور علیؑ کی بیعت کی تھی تو اللہ اس شخص کو جنت میں داخل نہ ہونے دے گا اور اس کو جہنم میں داخل کرے گا اور جہنم ہی ظالموں کا ٹھکانہ ہے۔

اور سابقہ تصویر یعنی جو گذر چکا واضح ہے، حمد اللہ کی جو زیادہ منور، زیادہ عیاں اور زیادہ واضح ہے اس کے لیے جس کی اللہ ہدایت کرتا ہے اور اللہ عزوجل کا قول "بیشک اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد کتاب میں بارہ مہینے ہیں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، ان میں سے چار مہینے محترم ہیں اور یہی سیدھا دین ہیں پس تم ان کے بارے میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔" پھر مایا آیت اشارہ کر رہی ہے مہینوں کے بارے میں جو محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعد، ذی الحجہ ہیں اور ان میں سے چار مہینے مقدس ہیں جو یہ ہیں۔ رجب، ذی العقد، ذی الحجہ اور محرم ہیں۔ یہ سیدھا دین نہیں ہو سکتے یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے لیے چاہے وہ ان مہینوں کا اقرار کرتے ہوں یا انکار اور ان مہینوں کے نام بھی جانتے ہوں اور باری باری شمار کرتے ہوں جب تک کہ یہ نہ جانتے ہوں کہ ان مہینوں سے مراد آئمہؑ ہیں۔ جو اللہ عزوجل کی دین کو قائم کرنے والے ہیں وہ مقدس ہیں ان میں سے ایک امیر المومنینؑ علی ابن ابیطالبؑ ہیں اور اللہ نے ان کا نام اپنے نام سے مشتق کیا اور جیسا کہ اپنے نام سے اپنے پیغمبرؐ کے نام کو مشتق کیا (المحمود) اور تین آپؑ کی آلؑ سے ہیں آپ کے بیٹے علیؑ ابن الحسینؑ، علی ابن موسیٰ الرضاؑ، اور علی ابن محمدؑ، سو وہ اسم جو اللہ عزوجل کے نام سے مشتق ہوا وہ مقدس ہو گیا۔ صلوٰۃ محمد اور آلِ محمدؐ پر جو مکرّمین اور

Presented by Ziaraat.com

متحرمین ہیں۔

الغیبہ میں شیخ طوسیؒ نے خبر دی باسناد جابر الجعفی سے کہ جابر نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی "بیشک اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد کتاب میں بارہ مہینے ہیں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، ان میں سے چار مہینے محترم ہیں اور یہی سیدھا دین ہیں پس تم ان کے بارے میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔" پھر میرے مولا و آقاؑ نے مجھے غور سے دیکھا اور فرمایا اے جابر سال (سن) سے مراد میرے دادا حضرت محمدؐ ہیں۔ رہی بات مہینوں کی تو وہ بارہ ہیں، امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ سے لے کر مجھ تک اور پھر میرا بیٹا جعفرؑ پھر موسیٰ پھر ان کا بیٹا علیؑ پھر ان کا بیٹا محمدؑ پھر ان کا بیٹا علیؑ، پھر ان کا بیٹا الحسنؑ اور ان کا بیٹا محمدؐ۔ یہ بارہ آئمہؑ ہیں یہ اللہ کی حجت ہیں اس کی مخلوق پر اور اس کے علم و وحی کے خازن ہیں جہاں تک چار مقدس مہینوں کی بات ہے تو یہی سیدھا دین ہے ان میں سے چار ہمنام ہیں۔ امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ، علیؑ ابن الحسینؑ، علیؑ ابن موسیٰ الرضاؑ، اور علیؑ ابن محمدؑ ان آئمہ پر ایمان ہی سیدھا دین ہے، سو تم ان کے مقابلے میں خود پر ظلم نہ کرو یہ وہ ہیں جن کی طرف تم کی لوگوں ہدایت کی گئی۔ (البرہان: جلد دوم، ۱۲۳۔۱۲۲)

اسم (241):۔

"تم چار مقدس مہینوں میں سے ہو"۔

اسم (242):۔

"تم ہی سیدھے دین کا راستہ ہو"۔

اسم (243):۔

"پس تم ان کے بارے میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو"۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(244):-

"یہاں پر مراد اسم علیؑ ہے"۔

اسم(245):-

"تم اللہ اور مومنوں (کی بات) کا یقین رکھتے ہو"۔

اور اللہ عزوجل کا قول "ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ شخص نرا کان ہے (ان سے کہہ دو کہ وہ) کان (ہے تو) تمہاری بھلائی کے لیے وہ اللہ کا اور مومنوں (کی بات) کا یقین رکھتا ہے"۔(9:61)

الاحتجاج میں شیخ احمد ابن علی الطبرسی نے کہا کہ سید ابو جعفر مہدی ابن حرث الحسنی نے مجھ سے بیان کیا باسناد ابو جعفرؑ انہوں نے کہا کہ ایک گروہ نے بیان کیا ہے مجھ سے باسناد ابو محمد ہارون ابن موسیٰ التعلی کبریٰ سے، ان سے بیان کیا ابو علی محمد ابن ھمان نے، ان سے بیان کیا علی الثوری نے، ان سے بیان کیا ابو محمد العلوی نے، ان سے بیان کیا محمد ابن موسیٰ الہمدانی نے، ان سے بیان کیا محمد ابن خالد التیاتلی نے، ان سے بیان کیا سیف ابن عمیرہ نے، ان سے بیان کیا صالح ابن عتبہ نے، ان سے بیان کیا قیس ابن صامان، ان سے علقمہ ابن محمد الخزامی نے، ان سے ابو جعفر ابن علیؑ ابن العابدینؑ نے کہ آپؑ نے خطبہ غدیر کا تذکرہ کیا جو حضور اکرمؐ نے غدیر کے مقام پر دیا تھا (یہاں اختصار کے ساتھ) حضور اکرمؐ نے تمام حاجیوں کے درمیان اس طرح سے فرمایا: اس کے بعد اس نے مجھ پر نازل کیا: اللہ کے اسم کے ساتھ جو رحمٰن و رحیم ہے "اے رسولؐ جو کچھ تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کی رسالت کو ہی نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے تمہیں محفوظ رکھے گا بیشک اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا"

Presented by Ziaraat.com

(المائدہ۔ 67) اے لوگوں جان لو کہ جو کچھ بھی مجھ پر میرے پروردگار کی جانب سے نازل ہوا میں نے اسے تم تک پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہیں کی، میں اب واضح کرنے لگا ہوں کہ یہ آیت کس موقع پر نازل ہوئی! جبرائیلؑ میرے پاس تین مرتبہ آئے اور مجھے رب کی جانب سے حکم دیا کہ علیؑ میرا وصی، میرا جانشین اور میرے بعد اس امت کا امام ہے، اسکی مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے بس یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اللہ اور رسولؐ کے بعد وہ تمہارا ولی ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں ایک آیت نازل کی ''صرف اور صرف تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسولؐ اور وہ مومن ہیں جو صلاۃ قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں جبکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں'' (سورہ المائدہ۔ 55)۔ اور علیؑ ہی وہ ہے جس نے صلاۃ قائم کی اور حالت رکوع میں زکوۃ دی اور وہ ہر معاملے میں اللہ کی مرضی کو ملحوظ خاطر رکھتا ہے، میں نے جبرائیلؑ سے کہا کہ یہ سب معاملات لوگوں تک پہنچانے سے مجھے بعض رکھا جائے، کیونکہ مجھے ڈر ہے متقی بہت تھوڑے سے ہیں، منافقین کی زیادتی سے، فاسقوں کے فسق سے، اور اسلام پر طنز کرنے والوں سے اور ان لوگوں کے متعلق اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ''اور تم اسے ایک ہلکی بات سمجھتے تھے، اور اللہ کے نزدیک وہ بڑی بھاری بات مزید فرمایا: انہوں نے مجھے کئی مرتبہ اذیت پہنچائی، انہوں نے مجھے نراکان کہا اور انہوں نے ایسا علیؑ کی مجھ سے قربت کی بنا پر کہا میری علیؑ سے محبت کی بنا پر کہا، یہاں تک کہ اللہ نے مجھ پر قرآن میں یہ آیت نازل کی ''ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ شخص نراکان ہے (ان سے) کہہ دو کہ (وہ) کان علیؑ تمہارے بھلائی کے لیے ہے وہ اللہ اور مومنوں کی بات کا یقین رکھتا ہے'' اگر میں چاہوں تو ان لوگوں کے نام لے

Presented by Ziaraat.com

سکتا ہوں، میں نے انہیں ان کی یعنی کردار کی خصوصیات (منفی) سے مخاطب کیا ہے لیکن اللہ کی قسم میں ان کے معاملات کے بارے میں فکرمند ہوں، ان تمام باتوں اور پیغام کے باوجود اللہ اس وقت تک راضی نہ ہوگا تب تک میں تم تک وہ نہ پہنچادوں جو مجھ پر نازل ہوا ہے، پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''اے رسولؐ جو کچھ تمہارے رب کی جانب سے تمہاری جانب نازل کیا گیا ہے علیؑ سے متعلق اسے پہنچادو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کی رسالت کو ہی نہیں پہنچایا اور اللہ تمہیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا'' اور پھر اس آیت کا تذکرہ کیا'' آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کیا، اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کیا اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کرلیا '' (المائدہ۔5:3)

اسم(246):-

تم مومنین میں سے دل کھول کر خیرات کرتے ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''.....جو (ذی استطاعت) مومنین دل کھول کر خیرات کرتے ہیں۔

اسم(247):-

میں مہاجرین وانصار میں سے پہلا ہوں۔

اسم(248):-

اللہ ان سے راضی ہے۔

اسم(249):-

وہ اللہ سے راضی ہیں۔

اسم(250):-

اس نے ان کے لیے جنت تیار کی ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(251):-

ان میں ہمیشہ رہے گا۔

اسم(252):-

میں مومنین میں سے ہوں" کہہ دو تم عمل کرو پس اللہ اور اس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے اعمال دیکھتے ہیں پھر تمہیں غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے کی طرف واپس بلایا جائے گا، اور وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کرتے رہے تھے"۔ (سورہ التوبہ:9:105)

(۱) محمد ابن یعقوب نے روایت کی احمد ابن محمد سے، انہوں نے سائد ابن حسین سے، انہوں نے النادر ابن سوید سے، انہوں نے یحییٰ الحبیبی سے، انہوں نے عبدالحامد الثانی سے، انہوں نے یعقوب ابن شعیب سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے قول" کہہ دو تم عمل کرو پس اللہ اور اس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں پھر تمہیں غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے کی طرف واپس بلایا جائے گا اور وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کرتے رہے تھے"۔ (التوبہ۔9:105) کہ متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا جن کی جانب تمہیں واپس بلایا جائے گا وہ آئمہؑ ہیں۔

(۲) انہوں نے مزید خبر دی اپنے والد سے، انہوں نے القاسم ابن محمد الزیات سے، انہوں نے عبداللہ ابن اعبان الزیات سے، جن کا بہت اعلیٰ مرتبہ تھا امام علی الرضاؑ کی نظر میں فرماتے ہیں کہ میں نے امام علی الرضاؑ سے کہا مولاؑ میرے لیے اور میرے گھر والوں کے ساتھ دعائیں فرمائیں تو آپؑ نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کے ساتھ دعا نہیں کرتا! اللہ قسم تمہارے اعمال ہر صبح و شام کو میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں

Presented by Ziaraat.com

یہ سن کر میں (عبداللہ) نے حیرت کا اظہار کیا تو آپؑ نے فرمایا کیا تم نے اللہ کی کتاب نہیں پڑھی، ''کہہ دو تم عمل کرو پس اللہ اور اس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں پھر تمہیں غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے کی طرف واپس بلایا جائے گا اور وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو'' فرمایا اللہ کی قسم یہاں مومنین سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۳) انہوں نے مزید خبر دی احمد ابن مہربان سے، انہوں نے محمد ابن علی سے، انہوں نے ابوعبداللہ الشامت سے، انہوں نے یحییٰ ابن مساور سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے اس آیت کا ذکر کیا ''پس اللہ اور اس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں'' فرمایا اللہ کی قسم اس سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ **(الکافی۔جلد 1۔5/22)**

(۴) محمد بن حسن الصفار نے خبر دی محمد ابن احمد اور یعقوب ابن یزید سے، انہوں نے الحسن بن علی فضال سے، انہوں نے ابوجمیلۃ سے، انہوں نے محمد الحلبی سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ہر جمعرات کو اعمال میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں جب نیا چاند آسمان پر واقع ہوتا ہے تو اعمال کا حساب کیا جاتا ہے۔ جب نیمہ شعبان آتا ہے تو ان اعمال کو حضرت محمدؐ اور امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور ان اعمال کو ایک کتاب عظیم میں درج کر لیا جاتا ہے، مزید خبر دی احمد ابن موسیٰ سے، انہوں نے یعقوب ابن یزید سے، انہوں نے محمد ابن ابی عمیر سے، انہوں نے حفص البختری سے، انہوں نے ایک سے زیادہ لوگوں سے کہ تمام بندوں کے اعمال ہر جمعرات کو رسول اللہؐ اور آئمہؑ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

(البصائر والدرجات:16/426)

Presented by Ziaraat.com

(۵) انہوں نے مزید خبر دی احمد ابن موسیٰ سے، انہوں نے الحسن ابن علی ابن فضال سے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن کثیر سے اور انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے، کہ آپؑ نے اللہ کے اس قول ''تم عمل کرو پس اللہ اور اس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے اعمال دیکھتے ہیں'' کی تفسیر میں فرمایا جو شخص بھی مرے چاہے وہ کافر ہو یا مومن ابھی قبر میں اتارا نہیں جاتا کہ اس کے اعمال رسول اللہؐ، امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ہر اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں جن کی اطاعت کو اللہ نے واجب کیا ہے۔

(۶) عیاشی نے خبر دی محمد ابن حسن الکوفی سے، انہوں نے محمد ابن جعفرؒ سے، انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے اور انہوں نے اپنے والد سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ روز قیامت عرش کی سیدھی جانب منبر نصب کیا جائے گا جس کے چوبیس زینے ہونگے ایسے میں امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ آئیں گے ان کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا پھر وہ منبر کے زینوں کو طے کرینگے اور تمام خلائق کے سامنے خود کو ظاہر کرینگے جو آپؑ کو جانتا ہوگا رمعرفت رکھتا ہو وہ جنت میں داخل کیا جائے گا اور جس نے آپؑ کا انکار کیا ہوگا وہ جہنم کی طرف دھکیل دیا جائے گا اور یہ ارشاد اسی مطابقت سے ہے ''کہہ دو تم عمل کرو پس اللہ اور اس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے اعمال دیکھتے ہیں'' پھر فرمایا اللہ کی قسم مومنین سے مراد امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

اسم(253):-

''اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے ہیں''۔

اسم(254):-

''عوض ان کے لیے بہشت ہے''

Presented by Ziaraat.com

اسم(255):-
"اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں"

اسم(256):-
"مارتے ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں"

اسم(257):-
"اور اللہ سے زیادہ کون وعدہ پورا کرنے والا ہے"

اسم(258):-
"تو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو"

اسم(259):-
"اور یہی بڑی کامیابی ہے"

اسم(260):-
"(مومنین) توبہ کرنے والے"

اسم(261):-
"عبادت کرنے والے"

اسم(262):-
"اللہ کی حمد کرنے والے"

اسم(263):-
"صوم رکھنے والے"

اسم(264):-
"رکوع کرنے والے"

Presented by Ziaraat.com

اسم(265):-

''سجدہ کرنے والے''

اسم(266):-

''نیک کاموں کا امر دینے والے''

اسم(267):-

''بری باتوں سے منع کرنے والے''

اسم(268):-

''اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے''

اسم(269):-

''مومنوں کو خوشخبری دینے والے''

عیاشی نے روایت کی باسناد صباح بن سیابۃ کہ انہوں نے کہا کہ اللہ عزوجل کا قول ''اللہ نے مومنین سے ان کی جان واموال خرید لیے ہیں (اور اس کے) عوض ان کے لیے بہشت (تیار کی) ہے''۔ پھر اس (اللہ) نے واضح کیا اور وصف بیان کیے مومنین کے یہ کہہ کر عبادت کرنے والے، اللہ کی حمد کرنے والے، فرمایا یہ آئمہؑ ہیں۔ مزید تفسیر کے لیے البرھان کا مطالعہ کیجیے۔

اسم(270):-

''تم صادقین میں سے ہو'' اور اللہ کا قول ''اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ'' (التوبہ:(9:119)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے الوشاہ سے، انہوں نے احمد ابن عائذ سے، انہوں نے ابن ادینہ سے

Presented by Ziaraat.com

انہوں نے نے برید العجلی سے، برید نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفرؑ سے اللہ کہ اس قول ''اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ'' کہ متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا اس سے مراد تنہا ہمؑ ہیں۔

حسن الصفار نے بصائی الدرجات میں اسی روایت کو انہی اسناد کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

(۲) محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے احمد ابن محمد سے، انہوں نے ابن ابی نصر سے، انہوں نے ابوالحسن الرضاؑ سے سوال کیا اللہ کے اس قول ''کے متعلق ''اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ'' فرمایا امام رضاؑ نے کہ صادقین ہمؑ ہیں جن کی اطاعت واجب ہے۔

(۳) امالی میں شیخ الطوسی نے روایت کی باسناد ابوامر سے (ابن ابی عمیر) سے، انہوں نے احمد سے، انہوں نے یعقوب ابن یوسف ابن زیاد سے، انہوں نے حسن بن حماد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے جابر سے، انہوں ابو جعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول ''اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ساتھ ہو جاؤ۔

(۴) سلیم ابن قیس ہلالی نے حدیث المناشدہ روایت کی کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جب یہ آیت ''اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ'' نازل ہوئی تو کیا ہوا، جب آیت نازل ہوئی تو سلمان نے پوچھا کہ اے نبی اللہؐ یہ آیت عام ہے یا خاص ہے؟ آپؐ نے فرمایا مومنین عام ہیں کیونکہ مومنین کو حکم دیا گیا ہے کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ اور صادقینؑ خاص ہیں جو میرا بھائی علیؑ اور اس کے بعد قیامت تک اوصیاءؑ ہیں۔

(۵) عیاشی نے خبر دی باسناد ابوحمزہ ثمالی سے کہ ابو جعفرؑ نے ابوحمزہ سے فرمایا! جس

Presented by Ziaraat.com

نے اللہ کی معرفت رکھی اس ہی نے اللہ کی عبادت کی اور جس نے اللہ کی معرفت کے بغیر عبادت کی اس نے اللہ کے غیر کی عبادت کی اور وہ گمراہی میں چلا گیا۔

میں نے پوچھا کہ اللہ کی معرفت کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا اللہ و رسولؐ کے ساتھ سچا ہونا، علیؑ سے محبت کرنا، ان کی اور ان کے بعد آنے والے آئمہؑ ہدایت کی اطاعت کرنا اور اللہ کے لیے انؑ کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرنا، میں نے پوچھا مجھے بتائیں کہ مکمل حقیقت ایمان کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا اولیاء اللہ (یعنی آئمہ معصومینؑ) سے توسل رکھنا، اس کے دشمنوں سے برات کرنا اور سچوں کے ساتھ ہو جانا جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، میں نے پوچھا اللہ کے اولیاءؑ کون ہیں اور دشمن کون ہیں؟ فرمایا اولیاءؑ اللہ محمدؐ نبی اللہ، امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ، حسنؑ، حسینؑ علیؑ ابن الحسینؑ، یہاں تک کہ میرا بیٹا جعفرؑ سو جس نے انؑ سے محبت رکھی اس نے یقیناً اللہ کے اولیاءؑ سے محبت رکھی اور وہ سچوں کے ساتھ ہو چکا جیسا کہ اللہ نے حکم دیا۔ میں نے پوچھا اللہ کے دشمن کون ہیں؟ فرمایا وہ چار بت نمائندے ہیں باعرور کج، افتکو العامل، اور وہ جوان کے دین کو تسلیم کر لے سو جس نے ان سے برات اختیار کی اس نے یقیناً اللہ کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کی۔

نوٹ: تفسیر عیاشی میں اس طرح سے ہے کہ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو امامؑ نے فرمایا ابو لفیصل، رمع، نعثل اور معاویہ اور وہ جس نے ان کے دین کو تسلیم کیا۔

(دیکھیے تفسیر العیاشی، جلد 2، صفحہ: 114)

اسم (271):-

"تم ان سے ہو جن سے پیغمبر اکرمؐ ہیں"۔

اسم (272):-

"تمہاری تکلیف ان کو گراں گزرتی ہے"۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(273):-

''تم ان میں سے ہو جو بھلائی کے خواہش مند ہیں''۔

اسم(274):-

تم ان میں سے ہو جو مومنین پر رؤف ورحیم ہیں اور اللہ عزوجل کا قول ''تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آیا تمہاری تکلیف اس کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کا خواہش مند ہے اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے''۔

(التوبہ(9:129)

عیاشی نے خبر دی باسناد ثعلبہ سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ انہوں نے فرمایا اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ''تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آیا'' فرمایا یہ اشارہ ہماری طرف ہے، ''تمہاری تکلیف اس کو گراں معلوم ہوتی ہے'' یہ ہم سے منسوب ہے۔ ''تمہاری بھلائی کا خواہش مند ہے'' فرمایا اس کا تعلق ہم سے ہے۔ ''اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے'' مومنین اس خصوصیت میں ہمارے ساتھ شامل ہیں باقی تین خصوصیات کا تعلق خالص ''ہم'' سے ہے۔

(۲) عیاشی نے خبر دی باسناد عبداللہ ابن سلیمان سے، انہوں نے ابوجعفرؑ کو ان آیات قرآنیہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، ''تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آیا'' فرمایا اس سے مراد ''ہم'' میں سے نبی مبعوث ہوا۔ اور جیسا کہ اللہ کا قول ''تمہاری تکلیف اس کو گراں معلوم ہوتی ہے'' فرمایا اس سے مراد ہم آئمہ کی تکلیف رسولؐ اللہ کو گراں معلوم ہوتی ہے، ''وہ تمہاری بھلائی کا خواہش مند ہے'' فرمایا ہماری بھلائی کا۔ اور اللہ کا قول ''اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان

Presented by Ziaraat.com

ہے" فرمایا وہؑ ہمارے محبوں پر نہایت مہربان ہیں اس میں تین چوتھائی کا تعلق ہمؑ سے ہے اور ایک چوتھائی کا تعلق ہماری محبوں سے ہے۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ یونس

اسم(275):-

تم نور ہو اور اللہ عزوجل کا قول "وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن قرار دیا اور چاند کو نور" (سورہ یونس۔10:5)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی باسناد علی ابن محمد سے، انہوں نے علی ابن عباس سے، انہوں نے حماد ابن امر ابن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو عبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا اللہ کا قول "قسم ستارے کی جب وہ اترا" (النجم (۱)۔ فرمایا (قسم اللہ کی) یہاں محمدؐ کی قبر کی قسم کھائی ہے "تمہارا مالک نہ بھٹکا اور نہ بہکا" یعنی فضائل اہلبیتؑ میں "اور وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا" یعنی وہ اپنے اہلبیتؑ کے فضائل اپنی خواہش نفس سے بیان نہیں کرتے اور اللہ کے یہ الفاظ "بولتا نہیں یہ مگر وحی جو اس کی طرف کی جاتی ہے" (53:1-4)

جیسا کہ اللہ نے حضرت محمد مصطفیٰؐ سے فرمایا "کہہ دو جس چیز کے لیے تم جلدی کر رہے ہو اگر وہ میرے اختیار میں ہوتی تو مجھ میں اور تم میں فیصلہ ہو چکا ہوتا" فرمایا کہ اگر مجھے حکم ہو چکا ہوتا کہ تمہیں وہ سب بتا دوں جو تمہارے سینوں میں چھپا ہوا ہے تو تم میری موت میں عجلت کرتے اور میرے بعد میرے اہلبیتؑ پر ظلم کرتے سو تمہاری مثال ایسی ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا "ان کی مثل اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی اور جب آگ نے ہر طرف اُجالا کر دیا تو اللہ نے ان کی روشنی کھو دی اور ان کو ایسی تاریکیوں میں چھوڑا کہ کچھ دیکھتے نہیں" (البقرہ (2:17) یعنی زمین کو محمدؐ اور علیؑ کے نور کے پرتو سے روشن کیا گیا جیسا کہ

Presented by Ziaraat.com

سورج سے زمین روشن کی لہٰذا اللہ نے رسول اللہ کی مثال سورج سے دی اور آپؐ کے جانشین کی مثال چاند سے دی اور اللہ عزوجل کا قول ''اور ایک نشانی ان کے لیے رات ہے کہ اس میں سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں اور پھر وہ خود کو اندھیرے میں پاتے ہیں'' (یٰسین 36)۔ اور اللہ عزوجل کا قول ''اللہ نے ان کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے'' (البقرہ۔ 17 : 2) یعنی جب حضور اکرمؐ کی وفات ہوئی تو اندھیرا چھا گیا تو لوگوں کو اہلبیتؑ کی فضیلتیں نظر نہ آئیں اور اللہ کے یہ الفاظ ''اگر تم ان کو سیدھے راستے کی طرف بلاؤ تو سن نہ سکیں اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ (بہ ظاہر) آنکھیں کھولے تمہاری طرف دیکھتے ہیں مگر (فی الواقع) کچھ نہیں دیکھتے'' (الاعراف (7:198)

اسم (276):-

''تم آیات ہو''

تفسیر قمی میں علی بن ابراہیم نے خبر دی فرمایا الایات سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور اس کی دلیل خود کلماتِ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، فرمایا اللہ عزوجل کی کوئی آیت مجھ سے بڑی نہیں اور نہ ہی اللہ کی کوئی خبر مجھ سے بڑی ہے، ''تفسیر الایات'' آئمہؑ کی مسند احادیث و قول اللہ عزوجل سے ثابت ہے اور اللہ کا قول ''ان کے ایمان کے سبب ان کا پروردگار ان کو نعمت والی جنتوں میں پہنچا دے گا جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں، ان کی دعا جنتوں میں یہ ہوگی کہ اے اللہ تو سبحان ہے اور ان کی صاحب سلامت اس میں سلام ہوگی'' (10:10) اور امیر المومنینؑ کا قول ''اللہ عزوجل کی کوئی آیت مجھ سے بڑی نہیں'' حدیث مستند اور تفسیر سے اللہ کا قول ''لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں؟ (کیا) بڑی خبر کی نسبت؟ (سورہ النباء۔ 78:1-2)۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(277):-

اس سے مراد ہم ہوا ور اللہ کا قول ''یا اس کو بدل دو''۔(سورہ یونس۔10:15)

علی بن ابراہیم نے کہا بیان کیا مجھ سے الحسن ابن علی نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے حماد ابن عیسیٰ نے، ان سے ابوالسفاح حج نے، ان سے ابوعبداللہ نے اللہ عزوجل کا قول ''اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو'' کے بارے میں فرمایا اس سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، اللہ کا قول ''ان سے کہہ دو میرے لیے ممکن نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسے بدل دوں، میں تو اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے'' کا مطلب ہے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں۔

(۲) محمد بن یعقوب نے خبر دی علی ابن محمد سے، انہوں نے سہل ابن زیاد سے، انہوں نے احمد ابن الحسین سے، انہوں نے عمر ابن زیاد سے، انہوں نے محمد ابن یونس سے، انہوں نے محمد ابن جمہور سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے کہ مفضل نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ سے اللہ کے قول ''اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو'' فرمایا وہ چاہتے تھے کہ علیؑ کو بدل دو۔

عیاشی نے خبر دی باسناد ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''اور جب انہیں ہماری واضح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں کرتے رکھتے وہ کہتے ہیں اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو۔ ان سے کہو میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں، میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے'' فرمایا اس سے مراد ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو ابوبکر یا عمر

Presented by Ziaraat.com

سے بدل دیں تو وہ یقیناً پھر رسول اللہؐ کا حکم ابوبکر اور عمر کے بارے میں تسلیم کریں گے۔

اسم(278):۔

''تم ان میں سے ہو جو حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں'' اللہ عزوجل کا قول ''کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرے''

(یونس۔10:35)

عیاشی نے باسناد امر ابن قاسم سے خبر دی کہ امر نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو حضور اکرمؐ کے اصحاب کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا، آپؑ نے یہ آیت تلاوت کی ''پھر کیا وہ شخص جو حق کی طرف ہدایت کراتا ہے اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے یا وہ جو خود راہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے'' تم کیسے فیصلے کرتے ہو'' ہم نے پوچھا وہ کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا ہمیں خبر دی گئی اس سے مراد علیؑ ہیں۔

محمد ابن یعقوب نے خبر دی اپنے ایک سے زیادہ اصحاب سے، انہوں نے احمد ابن ابی عبداللہ سے، انہوں نے عمر ابن عثمان سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ''امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے ایک ایسے مقدمے کا فیصلہ دیا جو اس سے پہلے کوئی نہ دے سکا، پیغمبرؐ کی وفات کے بعد قضاع کا معاملہ ابوبکر کے پاس چلا گیا، ابوبکر کے پاس ایک شخص کو اس جرم میں لایا گیا کہ وہ شراب پیا ہوا تھا، سو ابوبکر نے اس شخص سے پوچھا تو نے شراب کیوں پی جبکہ تجھے معلوم ہے کہ شراب جرم ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میرا گھر ایسی بستی کے بیچ و بیچ تھا جہاں کے لوگ شراب پیتے تھے اور اس کے پینے کو حلال جانتے تھے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ شراب پینا حرام ہے تو میں اس عمل سے رک جاتا۔ یہ سن

Presented by Ziaraat.com

کرابوبکر نے اپنا رُخ عمر کی جانب کیااور پوچھااے ابوحفص اس مقدمے کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ عمر نے کہا یہ ایک مسئلہ ہے اور علیؑ ہی اس کو حل کر سکتے ہیں، ابوبکر نے کہا کہ علیؑ کو بلالاؤ، عمر نے کہا ہم ان کے گھر چل کر ہی فیصلہ لے لیتے ہیں، چنانچہ وہ سلمان محمدی کے ساتھ علیؑ کے پاس آئے اور سارا ماجرا امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے سامنے پیش کیا، امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ مہاجرین وانصار میں سے کسی کو بھیجو اور جس شخص نے اس کے سامنے شراب کے حرام ہونے کی آیت پڑھی وہ گواہی دے، اگر کسی نے اس کے سامنے آیت نہیں پڑھی شراب کے حرام ہونے کے بارے میں تو اس شخص پر کوئی حد جاری نہ ہوگی چنانچہ ابوبکر نے ایسا ہی کیا جیسا کہ علیؑ نے حکم دیا پھر سلمان نے مولا علیؑ سے کہا آپؑ نے ان کی ہدایت کی، مولا علیؑ نے فرمایا کہ میں دوبارہ سے اس آیت کی حجت کو مضبوط کرنا چاہتا تھا" پھر کیا وہ شخص جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے یا وہ جو خود راہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے (الٹے) فیصلے (فتوے) دیتے ہو"۔

اسم (279):-

"تم رسولوں میں سے ہو" اور اللہ عزوجل کا قول "اور ہر ایک امت کی طرف پیغمبر بھیجا گیا جب ان کا رسول آتا ہے تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جاتا"

(سورہ یونس۔ 10:47)

عیاشی نے خبر دی باسناد جابر کہ جابر نے ابوجعفرؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی "ہر امت کے لیے ایک رسول ہے جب ان کا رسول آتا ہے تو ان میں انصاف کے

Presented by Ziaraat.com

ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جاتا'' (سورہ یونس۔ 10:47)، فرمایا ابو جعفرؑ نے کہ اس کی تاویل یہ ہے کہ ہر دور میں آل محمدؐ سے ایک ہادی رسول موجود ہوتا ہے وہ ایک کے بعد ایک آتے ہیں یہاں تک کہ موجودہ دور تک وہ اللہ کے ولی اور اس کے رسول ہیں، جیسا کہ اللہ عزوجل کا قول ''جب ان کا رسول آتا ہے تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جاتا''، یعنی رسول عدل الٰہی سے فیصلے کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے، جیسا کہ اللہ نے واضح کر دیا۔

اسم(280):-

''تم ان میں سے ہو جو فیصلے عدل کے ساتھ کرتے ہیں''۔

اسم(281):-

اور اللہ عزوجل کا قول ''پھر کیا جب وہ تم پر آجائے تو (اس وقت) اس پر ایمان لاؤ گے'' (سورہ یونس۔10:51)

علی ابن ابراہیم نے خبر دی کہ امام معصومؑ نے فرمایا یعنی پھر کیا تم پر آجائے تو اس پر ایمان لاؤ گے یعنی رجعت میں تصدیق کرو گے پھر ان سے کہا گیا اب تم ایمان لاتے ہو امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ پر حالانکہ تم اس سے پہلے انکار کرتے تھے۔

اسم(282):-

''اس سے مراد تم ہو'' اللہ کا قول ''پھر ان سے یہ کہا جائے گا جنہوں نے ظلم کیا'' حقوق آل محمدؐ پر'' کہ عذاب دائمی کا مزہ چکھو (اب) تم انہی (اعمال) کا بدلہ پاؤ گے جو دنیا میں کرتے رہے''

(سورہ یونس۔10:53)

Presented by Ziaraat.com

اسم(283):-

''اس سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں''(10:53)

اسم(284):-

یہ علیؑ حق ہے''اور وہ تم سے پوچھتے ہیں''اے محمدؐ مکہ کے لوگ علیؑ کے متعلق یہ کہتے ہیں''کیا یہ واقعی حق ہے''کہ وہ (علیؑ)امام ہیں''کہو ہاں میرے رب کی قسم''وہ(علیؑ)امام ہیں۔

(یونس۔10:53)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی ابن ابراہیم سے،انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد الجواہری سے،انہوں نے اپنے اصحاب سے،انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول کی تفسیر میں فرمایا''اور وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ حق ہے''علیؑ کے بارے میں پوچھتے ہو''کہہ دو ہاں میرے رب کی قسم یہی حق ہے''

(یونس۔10:53)

(۲) عیاشی نے خبر دی یحییٰ ابن سائد سے،انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول''اور وہ تم سے پوچھتے ہیں یہ حق ہے''کے بارے میں فرمایا کہ وہ آپؐ سے پوچھتے ہیں یا محمدؐ یہ علیؑ آپ کا وصی ہے؟ کہہ دو ہاں میرے رب کی قسم یہی میرا وصی ہے۔

اسم(285):-

اس سے مراد تم ہو''جس نفس نے بھی ظلم کیا ہو''آلِ محمدؐ کے حق پر''اس کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں(تو عذاب سے بچنے کے)بدلے میں دے ڈالے''اس وقت یعنی رجعت میں۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(286):۔

تم رحمت اللہ یعنی اللہ کی رحمت ہو اور اللہ کا قول "کہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے کہ اس پر خوشی منائیں یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ جمع کر رہے ہیں" (یونس۔10:58)

(۱) ابو علی الطبرسی نے کہا کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا فضل اللہ سے مراد رسولؐ اللہ اور رحمت اللہ سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۲) ابن الفارسی نے کہا کہ اس آیت کی تفسیر میں ابن عباس نے کہا "کہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے کہ اس پر خوشی منائیں یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ جمع کر رہے ہیں" (یونس۔10:58)۔اللہ کی طرف سے فضل پیغمبر اکرمؐ ہیں اور اس کی رحمت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

اسم(287):۔

تم الایات ہو "کہہ دو! دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا ہے مگر ان لوگوں کو آیات اور ڈرانے والے کیا فائدہ دے سکتے ہیں جو مانتے ہی نہیں" (یونس۔10:101)

محمد ابن یعقو نے خبر دی باسناد الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے احمد ابن محمد سے، انہوں نے عبداللہ سے، انہوں نے احمد ابن بلال سے، انہوں نے امیہ ابن علی سے، انہوں نے داؤد الرقی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہؑ سے پوچھا اللہ عزوجل کے اس قول "ان لوگوں کو آیات اور ڈرانے والے کیا فائدہ دے سکتے ہیں جو مانتے ہی نہیں" فرمایا الآیات سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں اور ڈرانے والے سے مراد محمدؐ ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ الہود

اسم(288):-

اور اللہ عزوجل کا قول "اور وہ ہر مستحق شخص کو اپنے فضل سے عطا کرے گا" (سورہ ھود۔ 11:3)

علی ابن ابراہیم اور شہر آشوب نے راویت کی باسناد ابوالجارود، اور انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول "اور وہ ہر مستحق شخص کو اپنے فضل سے عطا کرے گا" کی تفسیر میں فرمایا عطا کرنے والے سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۲) مخالفین نے ابن مردویہ سے خبر دی کہ ابن عباس نے کہا اور اللہ کا قول "اور وہ ہر مستحق شخص کو اپنے فضل سے عطا کرے گا" کے متعلق کہا کہ یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اسم(289):-

تم اپنے اہلبیت کے گواہ ہو اور اللہ عزوجل کا قول "کیا پھر وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح حجت رکھتا ہو اور اس کے پیچھے ایک گواہ ہو جو اسی کا جز ہو" (سورہ ھود۔ 11:17)

(۱) علی بن ابراہیم نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے والد نے، ان سے یحییٰ ابن ابی عمران نے، ان سے یونس نے، ان سے ابوبصیر نے، ان سے الفضیل نے، ان سے ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ یہ اس طرح نازل ہوئی "کیا پھر وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح حجت رکھتا ہو" یعنی پیغمبر اکرمؐ "اور اس کے پیچھے ایک گواہ ہو جو اسی کا

Presented by Ziaraat.com

جزو ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب امام و رحمت ہو، ایسے لوگ تو اس پر ایمان ہی لائیں گے اور گروہوں میں سے جو اس سے کفر کرے گا تو اس کے لیے وعدہ کی جگہ آگ ہے''۔

(۲) محمد ابن یعقوب نے خبر دی باسناد الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے الحسن ابن علی سے، انہوں نے احمد ابن عمر الحلال سے کہ احمد نے کہا کہ میں نے ابوالحسنؑ سے اللہ کے اس قول ''کیا پھر وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح حجت رکھتا ہو اور اس کے پیچھے ایک گواہ ہو جو اس کا جزو ہو'' کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے شاہد ہیں اور اپنے رب کی طرف سے واضح حجت ہیں۔

محمد ابن الصفار نے خبر دی ابوالجارود سے، انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے، انہوں نے کہا کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا اگر میرے لیے مسندِ قضا بچھا دی جائے تو میں اہل توریت کا فیصلہ توریت سے کروں گا، اہل انجیل کا فیصلہ انجیل سے کروں گا، اہل زبور کا فیصلہ زبور سے کروں گا، اور اہل قرآن کا فیصلہ قرآن سے کروں گا، اللہ کی قسم قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں جاہے وہ دن میں نازل ہوئی ہو یا رات میں اور مجھے اس کی خبر نہ ہو کہ وہ کس کے متعلق نازل ہوئی ہے، اسی اثناء میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المومنینؑ آپؑ کی شان میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا اللہ کا قول ''کیا پھر وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح حجت رکھتا ہو اور اس کے پیچھے ایک گواہ ہو جو اسی کا جزو ہو'' سو پیغمبر اکرمؐ رب کی طرف سے واضح حجت ہیں اور وہ گواہ میں ہوں جو آپؐ کا جز ہوں اور آپؐ کے پیچھے ہوں۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(290):-

تم گواہان میں سے ہو اور اللہ کا قول "اور گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا" (سورہ ھود۔11:18)

عیاشی نے خبر دی ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول "اور گواہ کہیں گے" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا یہ آئمہ معصومینؑ ہیں جو کہیں گے "یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا"۔

علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ امام ابوعبداللہؑ نے س آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا "گواہوں" سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں جو کہیں گے "یقیناً لعنت وعذاب ہے ظالموں پر کہ جنہوں نے آلِ محمدؐ کے حق کو غصب کیا"۔

Presented by Ziaraat.com

Presented by Ziaraat.com

سورہ یوسف

اسم(291):-

تم وہ ہو جس کے متعلق اللہ نے ارشاد فرمایا'' کہہ دو میری سبیل تو یہی ہے میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں بصیرت کے ساتھ میں بھی اور جنہوں نے میرا اتباع کیا ہے وہ بھی''

(سورہ یوسف۔12:108)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہو ں نے احمد ابن محمد ابن عیسیٰ سے، انہوں نے ابن محبوب سے، انہوں نے الاحول سے، انہوں نے سلمان ابن.. ...سے، انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول'' کہہ دو میری سبیل تو یہی ہے میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں بصیرت کے ساتھ میں بھی اور جنہوں نے میرا اتباع کیا ہے وہ بھی'' فرمایا کہ وہ رسول اللہؐ، امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کی نسل میں آنے والے اوصیاءؑ ہیں۔

(۲) علی بن ابراہیم نے روایت کی باسناد ابو لجارود سے اور انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ امام ابو جعفرؑ نے اللہ کے اس قول'' کہہ دو میری سبیل تو یہی ہے میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں بصیرت کے ساتھ میں بھی اور جنہوں نے میرا اتباع کیا وہ بھی'' میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں بصیرت کے ساتھ سے مراد احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰؐ ہیں'' اور جنہوں

Presented by Ziaraat.com

نے میرا اتباع کیا وہ بھی'' سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ الرعد

اسم(292):-

تم ان میں سے ہو جن کے متعلق اللہ نے ارشاد فرمایا "اور زمین میں کئی طرح کے قطعات ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے درخت بعض کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں بعض کی اتنی نہیں ہوتیں (باوجودیکہ) پانی سب کو ایک ہی ملتا ہے۔ اور ہم بعض میووں کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں، اس میں سمجھنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں" (سورہ الرعد۔13:4)

ابن شہر آشوب نے خبردی الخرکوشی سے شرف المصطفیٰ میں، اور الثعلبی سے الکشف والبیان میں اور الفضل بن شاذان سے الامالی میں کہ جابر بن عبداللہ نے کہا میں نے سنا کہ حضور اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا اے علیؑ! لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور میں اور تم ایک ہی درخت سے ہیں، پھر حضورؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "انگور کے باغ اور کھیتی اور کھور کے درخت بعض کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں اور بعض کی اتنی نہیں ہوتیں (باوجودیکہ) پانی سب کو ایک ہی ملتا ہے" نبیؐ کے توسط سے اور تمہارے توسط سے۔

اسم(293):-

تم ہادیان میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول "تم صرف ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ہادی ہے" (الرعد۔13:7)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبردی اپنے کئی اصحاب سے، انہوں نے احمد ابن

Presented by Ziaraat.com

محمد سے، انہوں نے الحسین ابن سائد سے، انہوں نے الناور ابن سوید سے اور فضلہ ابن ایوب سے، انہوں نے موسیٰ ابن بکر سے، انہوں نے الفضیل سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے قول ''ہر امت کے لیے ایک ہادی ہے'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا کہ ہر امامؑ اپنے دور میں ہادی ہوتا ہے۔

(۲) انہوں نے مزید خبر دی علی ابن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن اذینہ سے، انہوں نے بریدالعلجی سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول ''تم صرف ڈرانے والے ہو، اور ہر امت کے لیے ایک ہادی ہے'' کے متعلق فرمایا کہ حضرت محمدؐ ڈرانے والے ہیں اور ہر دور میں ہمؑ میں سے ایک ہدایت دینے والا ہر دور میں موجود ہوتا ہے جس کا مقصد لوگوں کو نبی اللہ کی تعلیمات کی طرف ہدایت دینا ہوتا ہے، جیسے پیغمبر اکرمؐ کے بعد علیؑ اور ان کے اوصیاؑ ایک کے بعد ایک۔

(۳) انہوں نے مزید خبر دی الحسین ابن محمد العشری سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے محمد ابن جمہور سے، انہوں نے محمد ابن اسماعیل سے، انہوں نے شاذان سے، انہوں نے ابوبصیر سے، کہ انہوں نے کہا کہ (ابوبصیر) نے ابوعبداللہؑ سے کہا کہ آپؑ اللہ عزوجل کے اس قول ''تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے'' کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا ڈرانے والے سے مراد حضورؐ ہیں اور ہادی سے مراد امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ اے ابومحمد کیا اس زمانے میں کوئی ہادی موجود ہے؟ میں نے کہا یقیناً ہے! میں آپؑ پر قربان جاؤں ابھی ہدایت کے چراغوں میں سے ایک چراغ آپؑ کی شکل میں موجود ہے۔ امامؑ نے فرمایا! ابوبصیر اللہ عزوجل تم پر رحم کرے، یاد رکھو اگر کوئی آیت اس شخص کے ساتھ

Presented by Ziaraat.com

ہی فوت ہوجائے کہ جس پر وہ نازل ہوئی تھی تو پوری کتاب اپنے آپ ہی مرجائے گی، وہ آیت ان لوگوں کی صورت میں زندہ رہتی ہے جو اس کا حقیقی مصداق ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ ہرگز رجانے والے کے بعد آنے والے کی صورت میں قائم رہتا ہے۔

(۴) محمد ابن الحسن الصفار نے خبر دی باسناد احمد ابن محمد سے، انہوں نے الحسن ابن محبوب سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، ابوحمزہ نے کہا کہ میں نے ابوجعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؑ کو پانی کو شفاف بنانے کے لے بھیجا گیا تھا یعنی لوگوں کی فکروں کو پاک کرنے کے لیے جب حضورؐ نے اپنا کام کرلیا تو آپؐ نے علیؑ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالا اور فرمایا ''تم صرف ڈرانے والے ہو'' پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ علیؑ کے سینے پر رکھا اور فرمایا ''اور ہر امت کے لیے (ایک) ہادی ہے'' اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ تم دین کی جڑ ہو، تم ایمان کا مینارہ نور ہو، تم مقصد ہدایت ہو، اور روشن چہروں والوں کے امام ہو، اور میں (رسول اللہ) اس بات کی گواہی تمہارے حق میں دیتا ہوں''۔

(۵) مجالس میں شیخ نے خبر دی باسناد الحسین سے، انہوں نے مفضل سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا: کہ اللہ نے حضورؐ سے زیادہ عالی منصب کسی کو نہیں بھیجا اور نہ ہی آپؐ سے پہلے کسی کو خلق کیا اور اللہ عزوجل کا قول ''تم صرف ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے'' اور انؐ سے پہلے ایسا کوئی نہیں کہ مخلوق پر جس کی اطاعت واجب کی گئی ہو، یہاں تک کہ آپؐ کا وقت پورا ہوا اور اللہ نے آپؐ کے بعد آپؐ کے وصیؑ کو زمین کا وارث مقرر کیا۔

اسم(294):-

تم ان میں سے ہو جو جانتے ہیں اور اللہ عزوجل کا قول ''کیا بھلا وہ

Presented by Ziaraat.com

شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے"۔

(الرعد۔13:19)

(۱) ابن شہر آشوب نے خبردی ابوالورد سے کہ امام جعفرؑ نے فرمایا: کیا وہ جو جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا جاتا ہے وہ حق ہے"، وہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۲) خبردی محمد ابن مروان سے، انہوں نے السدی سے، انہوں نے الکلبی سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابن عباس سے کہ انہوں نے اس آیت "کیا بھلا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے" کے متعلق کہا اس سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور اندھے سے مراد خلیفہ اول ہیں۔

اسم(295):-

تم ان میں سے ہو کہ جن سے تعلق جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے اور اللہ عزوجل کا قول "جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے پختہ عہد کو نہیں توڑتے اور جو ان التعلقات کو جوڑتے ہیں جن کے متعلق اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ ان کو جوڑا جائے اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بری طرح حساب لیے جانے کا خوف رکھتے ہیں"۔

(الرعد۔13:25:21)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبردی باسناد الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن

Presented by Ziaraat.com

محمد سے، انہوں نے الحسن علی ابن الوشا سے، انہوں نے علی ابن ابی حمزہ سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں ابوعبداللہؑ سے کہ ابوعبداللہؑ نے فرمایا بے شک آل محمدؐ سے تعلق عرش پر آویزاں ہے اور کہتا ہے! اے اللہ اس سے تعلق رکھ جو مجھ سے تعلق رکھتا ہے اور اس سے قطع تعلق کر کر لے جو مجھ سے قطع تعلق کرے" یہاں "تعلق" سے مراد آلِ محمدؐ ہیں اور اللہ عزوجل کا قول "اور جو ان تعلقات کو جوڑتے ہیں جن کے متعلق اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ ان کو جوڑا جائے"۔

(۲) علی بن ابراہیم نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے والد نے باسناد محمد ابن الفضیل سے، اور انہوں نے امام ابوالحسنؑ سے، امام ابوالحسنؑ نے فرمایا "یقیناً آلِ محمدؐ سے تعلق عرش پر آویزاں ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ اس سے تعلق رکھ جو مجھ سے تعلق رکھتا ہے، اور اس سے قطع تعلق کر جو مجھ سے قطع تعلق کرے اور یہ حکم باقی تمام تعلقات میں بھی جاری ہوتا ہے" اور یہ آیت آلِ محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جو کچھ عہد ان کے بارے میں لیا گیا ہے اور جو عہد و میثاق ولایت امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں اور ان کے بعد آنے والے آئمہ معصومینؑ کی ولایت کے بارے میں لیا گیا اور اللہ عزوجل کا یہ قول "جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے میثاق کو نہیں توڑتے"..... اور پھر دشمنوں کا تذکرہ کیا "جو لوگ اللہ کے عہد کو اس کے پختہ ہو جانے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں" یہ اس عہد و میثاق کے بارے میں جو عالم زر میں ولایت امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اور آئمہ معصومینؑ کی ولایت کے بارے میں لیا اور پھر رسولؐ اللہ نے غدیر خم میں لیا، پھر فرمایا "یہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور انہی کے لیے برا ٹھکانہ ہے"۔

(الرعد۔13:25)

Presented by Ziaraat.com

اسم(296):-

تم اُن میں سے ہو کہ جن سے تعلق جو جنت کے باغات میں داخل ہوں گے۔

اسم(297):-

تم ان میں سے ہو کہ جن سے ملائکہ کہتے ہیں "تم پر رحمت ہو (یہ) تمہاری ثابت قدمی ہے اور کیا خوب بدلہ ہے"۔

(الرعد۔13:24)

اسم(298):-

تم ان میں سے ہو جن کے لیے (آخرت) میں خوب بدلہ ہے اور اللہ عزوجل کا قول "ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں سے جو جو نیکوکار ہوں گے وہ بھی (بہشت میں جائیں گے) اور فرشتے (بہشت کے) ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تم پر رحمت ہو (یہ) تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے"۔ (الرعد۔13:23-24)

علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ یہ آیت آئمہ معصومینؑ اور ان کے محسنین کی شان میں نازل ہوئی ہے جو صبر کرتے ہیں۔

اسم(299):-

تم اللہ عزوجل کا ذکر ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا قول "جن کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان ہوتا ہے"۔ (الرعد۔13:28)

Presented by Ziaraat.com

(۱) علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا ''جو ایمان لاتے ہیں'' سے مراد شیعان آئمہ معصومینؑ ہیں اور ''اللہ کے ذکر'' سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اور آئمہ معصومینؑ ہیں۔

(۲) عیاشی نے خبر دی کہ خالد ابن نامی سے، انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول ''خبردار! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ہوتا ہے'' یعنی ذکر محمدؐ کے ذریعہ سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے، سو آپؑ اللہ عزوجل کا ذکر ہیں اور اس کا حجاب ہیں۔

(۳) ابن عباس نے خبر دی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ''جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور جن کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان ہوتا ہے، خبردار اللہ کے ذکر سے ہی لوگوں کو اطمینان ہوتا ہے'' پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا اے ام سلمٰی کے فرزند کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون ہے؟ میں نے کہا کون ہے اے اللہ کے رسولؐ، تو آپؐ نے فرمایا ہم اور ہمارے شیعہ۔

اسم (300):-

تم ان میں سے ہو جن سے طوبیٰ ہے اور اللہ عزوجل کا قول ''ان کے لیے طوبیٰ (خوشخبری) ہے اور اچھا انجام ہے''۔

(الرعد۔13:29)

(۱) علی بن ابراہیم نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے، الحسن ابن محبوب کی اسناد سے، انہوں نے بیان کیا علی ابن ریب سے، انہوں نے ابوادینہ سے اور انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ''طوبیٰ جنت عدن میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے گھر میں ایک درخت ہے اور ہمارے ہر محب کے گھر میں اس کی شاخوں

Presented by Ziaraat.com

میں ایک شاخ ہے اور اس کے پتوں میں ایک پتہ ہے۔

(۲) انہوں نے مزید خبر دی اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ہشام ابن صالم سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ امام ابوعبداللہ نے شب معراج کی خبر سے متعلق فرمایا کہ آپؐ نے شب معراج میں جنت سے متعلق کیا دیکھا! وہاں ایک درخت بہت بڑا اور اونچا ہے کہا گر کوئی پرندہ اس درخت کا چکر لگانا چاہے تو وہ سات سو سال میں بھی اس کے گرد چکر کو مکمل نہیں کر سکتا اور جنت کہ ہر گھر میں اس کی شاخوں میں ایک شاخ ہے، پوچھا اے جبرائیلؑ یہ کہا ہے؟ تو جبرائیلؑ نے کہا یہ طوبیٰ کا درخت ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے "ان کے لیے طوبیٰ ہے اور اچھا انجام ہے"۔

(۳) ابن بابویہ نے خبر دی المظفر ابن جعفر العلوی سے، انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی جعفر ابن محمد ابن مسعود نے، انہیں خبر دی جعفر ابن مسعود نے جعفر ابن ابن احمد سے، انہیں خبر دی مروان ابن مسلم نے، انہیں خبر دی ابوبصیر نے، انہیں خبر دی الحسن ابن علی ابن فضل نے، انہیں خبر دی امام جعفر صادقؑ نے خوشخبری (طوبیٰ) اس شخص کے لیے ہے جس نے ہمارے قائمؑ کی غیبت کے دوران طوبیٰ کو مضبوطی سے تھامے رکھا، پس ہدایت کے بعد ہرگز اسکا دل ٹیڑھا نہیں ہوگا۔ میں (ابوبصیر) نے کہا میں آپؑ پر قربا ن جاؤ طوبیٰ کیا ہے؟ جواب میں امامؑ نے فرمایا! جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑیں علیؑ ابن ابی طالبؑ کے گھر میں ہیں اور ہر مومن کے گھر میں اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور اللہ عزوجل کا قول "ان کے لے طوبیٰ اور اچھا انجام ہے"۔

اسم (301):-

"اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (کتاب) سے جو تم

Presented by Ziaraat.com

پر نازل ہوئی ہے خوش ہوتے ہیں"۔

علی بن ابراہیم نے کہا کہ روایت کی ابوالجارود نے، ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اور جن لوگوں کو ہم کتاب دی ہے وہ اس (کتاب) سے جو تم پر نازل ہوئی ہے خوش ہوتے ہیں" کی تفسیر میں فرمایا وہ خوش ہوتے ہیں جب ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے اور جب وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں اور ان کے قلب خوف اللہ سے کانپتے ہیں، یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ ہم نے جو تم پر نازل کیا کتاب میں سے وہ حق ہے اور وہ بھی جو اس پر ایمان رکھتا ہے وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور بہت سے وہ ہیں جو اس (کتاب) کے حصے کا انکار کرتے ہیں وہ لوگ اس تاویل کا انکار کرتے ہیں، جو حضورؐ پر نازل کی گئی علیؑ ابن ابی طالبؑ کے متعلق اور اس کے علاوہ حصے کا اقرار کرتے ہیں۔

مشرک تو قرآن کے حرف اول سے آخر تک کا انکار کرتے ہیں اور اس بات سے بھی انکار کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ اللہ کے رسولؐ و پیغمبر ہیں۔

اسم(302):-

"کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں"۔

(۱) ابن شہرآشوب نے تفسیر واقفی سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی باسناد السدی اور ابوصالح سے، کہ عبداللہ ابن عمر نے اس آیت "کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں" کے بارے میں

Presented by Ziaraat.com

کہا یہ اس دن کی طرف اشارہ ہے کہ جس دن امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو قتل کیا گیا اور اس نے مزید کہا کہ اے امیر المومنین آپؑ کو علم میں تمام خلائق پر زبردست سبقت حاصل تھی، آج کے دن اسلام کے علم کے دروازے کو مٹایا گیا اور ایمان کے ستون کو ڈھا دیا گیا۔

اسم(303):۔

"تم ان میں سے ہو جن کے پاس پوری کتاب کا علم ہے"۔

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور محمد ابن یحییٰ نے محمد ابن الحسن سے اور سلسلہ روایت ابن ابی عمیر تک جا پہنچا، ابن ابی عمیر سے بیان کیا ابن ادینہ نے، ان سے برید ابن معاویہ العجلی نے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام محمد الباقرؑ سے اللہ عزوجل کے اس قول "کہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے اور وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا یہ آیت ہماری شان میں نازل ہوئی، علیؑ پہلے ہیں اور وہ ہم سب میں پیغمبرؐ کے بعد سب سے بہترین ہیں۔

(۲) علی بن ابراہیم نے کہا میرے والد نے بیان کیا مجھ سے باسناد ابن ابی عمیر، ان سے عمر ابن ادینہ نے، ان سے ابوعبداللہؑ نے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے وہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، جب آپؑ سے پوچھا گیا جس شخص کے پاس کتاب میں سے کچھ علم ہو(27:40) اس شخص سے زیادہ عالم ہو سکتا ہے جس شخص کے پاس پوری کتاب کا علم ہے، آپؑ نے فرمایا! اس شخص کا علم کہ جس کے پاس کتاب میں سے تھوڑا سا علم تھا کا علم اس شخص کے مقابلے میں کہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے ایسا ہی ہے کہ مچھر دریا میں سے

Presented by Ziaraat.com

پر ڈال کر جتنا پانی لے لیتا ہے۔

(۳) امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا، دیکھو! وہ علم جسے آدمؑ جنت سے لے کر زمین پر آئے اور وہ تمام علم جس کے ساتھ انبیاءؑ مبعوث کیے گئے وہ آلِ محمدؐ کے علم کے ساتھ بہت کم ہے۔

اسم(304):-

اور اللہ عزوجل کا قول "اللہ ایک طیب کلمہ کی مثال دیتا ہے کہ وہ ایک طیب درخت کی مانند ہے، اس کی جڑ محکم ہے، اور اس کی شاخیں آسمان میں (پہنچی) ہے"۔

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی کئی اصحاب سے، انہوں نے احمد ابن محمد سے، انہوں نے علی ابن سیف سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے امر ابن حریث سے، انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے اللہ کے اس قول "اللہ عزوجل ایک طیب کلمہ کی مثال دیتا ہے کہ وہ ایک طیب درخت کی مانند ہے، اس کی جڑ محکم ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں (پہنچی) ہے۔ امام نے جواب میں عرض کیا کہ پیغمبر اکرمؐ اس درخت کی جڑ ہیں، امیر المومنینؑ اس کی شاخیں ہیں، اور آپؑ کی نسل سے آئمہ معصومینؑ اس درخت کی پتیاں ہیں اور اس درخت کا پھل علم معصومؑ ہے اور آپ حضرات کے وفادار محبّ اس درخت کے پتے ہیں، کیا اس میں کوئی فائدہ ہے؟ اس (شخص) نے کہا اللہ کی قسم کوئی فائدہ نہیں، امامؑ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم کہ جب کوئی ہمارا محبّ اس دنیا میں آتا ہے تو اس درخت پر ایک پتہ نکل آتا ہے، اور جب کوئی محبّ وفات پاتا ہے تو اس درخت سے پتہ گر جاتا ہے۔

(۲) محمد ابن حسن الصفار نے خبر دی باسناد الحسن ابن موسیٰ کی اسناد سے، انہوں نے

Presented by Ziaraat.com

امرابن عثمان سے،انہوں نے محمدابن اذبافرسے،انہوں نے ابوحمزہ الثمالی سے،انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ میں (ابوحمزہ) نے ابوجعفرؑ سے اللہ عزوجل کے اس قول''درخت ،اس کی جڑ محکم ہے،اس کی شاخ آسمان میں ہے،اوروہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہروقت پھل دیتاہے''(14:24-25) کی تفسیر پوچھی؟امامؑ نے فرمایا پیغمبرؐاس کی جڑ ہیں،امیرالمومنینؑ اس کی شاخ ہیں اورآئمہ معصومینؑ اس کی ٹہنیاں ہیں،ہمارا علم اس کا پھل ہے،اور ہمارے محبّ اس کے پتے ہیں،اے ابوحمزہ کیاتم اس میں کچھ فضیلت دیکھتے ہو؟میں نے کہااللہ کی قسم میں اس میں کوئی فضیلت نہیں دیکھتا۔امامؑ نے فرمایا اے ابوحمزہ !جب ہمارا کوئی محبّ پیدا ہوتا ہے تو اس درخت کی ٹہنی پرایک پتہ نکل آتا ہے اور جب وہ انتقال کرتا ہے تو پتہ درخت سے گرجاتا ہے۔

(۳) مزید خبردی محمدابن احمد نے،انہوں نے الحسین ابن سائد سے،انہوں نے المفضل ابن صالح سے،انہوں نے محمدالعلمی سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول''اللہ نے کلمہ طیبہ کی مثال بیان کی ہے کہ وہ شجرہ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑ مستحکم ہے،اورشاخیں آسمان میں ہیں'' کی تفسیر میں فرمایا کہ پیغمبراکرمؐ اورآئمہ معصومینؑ اس کی مستحکم جڑیں ہیں اوراس کی شاخ ہماری ولایت ہے،اس شخص کے لیے جواسے اختیارکرے۔

(۴) ابن بابویہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیامحمدابن ابراہیم ابن اسحاق نے،ان سے بیان کیاعبداللہ ابن یحییٰ نے،ان سے بیان کیاعبدابن محمدابن الذابی نے،ان سے بیان کیامحمد ابن ناجی نے،ان سے بیان کیا امرابن شمرنے،ان سے بیان کیاجابرالجعفی نے،انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفرؑ سے اللہ عزوجل کے اس

Presented by Ziaraat.com

قول ''شجرہ طیبہ کی طرح ہے،اس کی جڑ مستحکم ہے اوراس کی شاخیں آسمان میں ہیں'' ابوجعفرؑ نے فرمایا: درخت سے مراد پیغمبر اکرمؐ ہیں،شاخ سے مراد علیؑ ہیں،فاطمہؑ اس کی شاخ ہیں،اس کے پھل ان کی نسل میں آنے والے اوصیاءؑ ہیں اور پتے آئمہؑ کے شیعہ ہیں،پھر فرمایا ہمارے شیعوں میں سے جب کوئی وفات پاتا ہے تو اس درخت سے پتہ گر جاتا ہے اور ہمارے شیعوں میں سے جب کوئی پیدا ہوتا ہے تو ایک پتہ اس درخت سے نمودار ہو جاتا ہے۔

اسم(305):-

تم رحمت میں سے ہو جسے لوگوں نے ناشکری میں بدل لیا۔

اور اللہ عزوجل کا قول ''کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری (انکار) سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں جھونک دیا''۔ (سورہ ابراہیم۔28-14)

(۱) خبر دی محمد ابن یعقوب نے الحسین ابن محمد سے،انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے ،انہوں نے علی ابن الحسین العابدی سے،انہوں نے سعید الاسکاف سے،انہوں نے اصبغ سے،کہ اس نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے سوال کیا کہ ایسے لوگوں کے حشر کے بارے میں مطلع فرمائیں کہ جنہوں نے پیغمبر اکرمؐ کی سنت کو بدل ڈالا اور انؐ کے وصی سے منہ موڑ لیا؟ کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ وہ اس جرم میں جہنم میں گرائے جائیں گے؟ اس وقت امیر المومنینؑ نے اس آیت کی تلاوت کی ''کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری (انکار) سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں جھونک دیا؟ پھر مزید فرمایا! ہم وہ نعمت ہیں جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے نازل کیا اور قیامت کے دن فتح جو بھی پائے گا وہ ہمارے

Presented by Ziaraat.com

ذریعے ہی پائے گا۔

۲) علی ابن ابراہیم نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے، ان سے بیان کیا محمد ابن ابی عمیر نے، ان سے عثمان ابن عیسیٰ نے، ان سے ابوعبداللہؑ نے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے اس قول ''کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری (انکار) سے بدل کیا'' کی تاویل دریافت کی تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا ''کہ یہ آیت دو بدکار قبائل کی مذمت میں نازل ہوئی ہے جو بنی امیہ اور بنی المغیرہ ہیں، جہاں تک رہی بنی المغیرہ کی بات تو اللہ نے جنگ بدر میں ان کو جڑوں سے نکال باہر پھینکا اور رہی بنی امیہ کی بات تو وہ کچھ عرصہ آرام میں رہے۔ پھر فرمایا ''ہم اللہ عزوجل کی عطا کردہ رحمت ہیں، اس کے بندوں پر اور جو فتح پائے وہ ہمارے ذریعے ہی فتح پائے گا پھر آپؑ نے بنی امیہ کے لیے فرمایا ''کہہ دو کہ عارضی فائدہ اٹھالو! پھر یقیناً تمہاری بازگشت (دوزخ کی) آگ ہی کی طرف ہے۔

اسم(306):۔

''اے میرے پروردگار بیشک میں نے اپنی بعض اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے نزدیک ایسی وادی میں آباد کیا ہے جہاں کھیتی نہیں ہوتی تاکہ اے ہمارے پروردگار وہ صلاۃ قائم کرتے رہیں، پس کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے، مجھے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کر، تاکہ وہ شکر کرتے رہیں۔''

(۱) علی ابن ابراہیم نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، ان سے بیان کیا ہنان نے، ان سے امام ابوجعفرؑ نے اس آیت ''اے میرے پروردگار بیشک میں نے اپنی بعض اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے نزدیک ایسی وادی میں آباد کیا

Presented by Ziaraat.com

ہے جہاں کھیتی نہیں ہوتی تا کہ اے ہمارے پروردگار وہ صلاۃ قائم کرتے رہیں، پس کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے، مجھے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کر، تا کہ وہ شکر کرتے رہیں'' کی تفسیر میں فرمایا اللہ کی قسم ہم اس آل کے بقیہ ہیں۔

(۲) یہی خبر عیاشی نے روایت کی ہنان ابن سدیر سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہا کہ آپؑ نے فرمایا ''ہم آلِ اسماعیلؑ کے بقیہ ہیں''۔

اسم(307):-

تم ان میں سے ہو کہ جن کے متعلق آیت میں ارشاد ہوا'' وہ صلاۃ قائم کرتے ہیں''۔

اسم(308):-

تم ان میں سے ہو جن کے متعلق آیت میں ارشاد ہوا'' پس کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے''۔

اسم(309):-

تم ان میں سے ہو جن کے متعلق قرآن میں ارشاد ہوا ''اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کر''۔

اسم(310):-

تم شکر ادا کرنے والوں میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول'' تا کہ وہ شکر کرتے رہیں''۔ (الابراہیم۔14:37)

الغیبہ میں محمد ابن ابراہیم نے جو ابن زینب کے نام سے مشہور ہیں کہا کہ محمد ابن عبداللہ ابن معمر الطبرسی جو یزید لعن ابن معاویہ لعن کے وارثوں میں سے اور اہلبیتؑ

Presented by Ziaraat.com

کے دشمنوں میں سے تھا نے بیان کیا مجھ سے طبریاس میں 333ھ میں اس نے کہا کہ میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا، اس سے بیان کیا علی ابن ہاشم اور الحسن ابن السکان نے، ان سے بیان کیا عبدالرزاق ابن ہمام نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبدالرحمٰن ابن عوف کے ایک رفیق نے، اس سے بیان کیا جابر ابن عبداللہ انصاری نے کہ یمن سے لوگ ایک گروہ کی صورت میں پیغمبر اکرمؐ کے پاس آئے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اہل یمن بہت محبت، محنت اور لگن کے ساتھ تم لوگوں کو تلاش کرتے ہوئے آئے ہیں، تو حضور اکرمؐ کو جب انہوں نے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا وہ لوگ جن کے دل مہربان ہیں اور جن کی جڑوں میں ایمان پہنچ گیا ہے فتح انہیں کی ہوگی، جو 70 ہزار کے لشکر کی صورت میں میرے جانشین اور میرے وصی کے جانشین کی مدد کے لیے جمع ہونگے، جن کی تلواروں کے پٹے کستوری سے بنے ہوئے ہیں تو اہل یمن نے پوچھا اے پیغمبر اکرمؐ آپؐ کا وصی کون ہے، آپؐ نے فرمایا ''وہ، وہ ہے کہ جس کے لیے اللہ نے ارشاد فرمایا کہ 'اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ مت ڈالو' اہل یمن نے کہا اے نبیؐ اللہ ہمیں واضح طور پر بتائیں ''یہ رسی کون ہے'' حضورؐ نے پھر تمثیل میں یہ آیت ''کہیں پائے جائیں ان کے لیے ذلت قرار دی گئی ہے سوائے اس کے کہ اللہ کے عہد اور آدمیوں کے عہد کی پناہ گاہ میں آجائیں'' (112:3)، اللہ کی طرف سے رسی اس کی کتاب ہے اور انسانوں کی طرف سے مراد میرا جانشین'' اہل یمن نے کہا اے پیغمبر اکرمؐ کون ہے آپؐ کا جانشین۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس کی شان میں اللہ نے یہ آیت ''ہائے افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں یہ کیسی سُستی کی۔ (39:56)، اہل یمن نے پوچھا اے حضورؐ یہ جنب اللہ کون ہے؟ تو حضورؐ نے فرمایا وہ، وہ ہے کہ جس کے متعلق

Presented by Ziaraat.com

اللہ نے ارشاد فرمایا ''اور اس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹ کھائیں گے اور یہ کہے گا کاش میں نے رسولؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔ (الفرقان: 271)، وہ میرا جانشین ہے اور میرے بعد اختیار کیا جانے والا راستہ، پھر اہل یمن نے کہا اے رسول اکرمؐ آپ کو اللہ کی قسم ہے کہ آپؐ اپنے وصی کو ہم پر ظاہر کریں، ہم شوق سے انہیں دیکھنے کے لیے بیتاب ہیں، حضور اکرمؐ نے فرمایا وہ، وہ ہے کہ جسے اللہ نے ادراک کا ملکہ رکھنے والے کے لیے نشانی قرار دیا ہے۔ جب ہم اس کی طرف دل کی آنکھوں اور کانوں اور بھرپور قابلیت سے دیکھیں گے تو تم اسے پہچان جاؤ گے کہ وہ میرا جانشین ہے جیسا کہ تمہیں یہ معلوم ہوا کہ میں تمہارا نبیؐ ہوں تو پھر اب تم لوگ صفوں کے سامنے سے چہرے دیکھتے ہوئے گزرو اور وہ، وہ ہوگا کہ تمہارا دل جس کی طرف جھکے، اللہ عزوجل اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے ''آدمیوں میں سے بعض کے دل ان کی طرف مائل کر دیجیو'' (سورہ ابراہیم: آیت: 37)، اور ان کی اولاد و اوصیاء کی طرف، پھر آپؐ نے فرمایا ابو عامر العشری کو العشریوں میں سے اور ابو عزۃ الغولانی کو خولانیوں میں سے زبیان، عثمان ابن قیس اور عزیھا الدوسی کو دوسیوں میں سے اور لاحق بن علاقہ کھڑے ہو جاؤ، چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور صفوں کے سامنے سے گزرتے ہوئے چہروں کا امتحان لیتے، ایسے میں ان میں سے ایک شخص نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایک سربرہنہ شخص کی طرف اشارہ کیا اور کہا اس شخص کی طرف ہمارے دل جھک رہے ہیں، حضور اکرمؐ نے فرمایا یقیناً تم اللہ کے منتخب شدہ بندے ہو کہ تم نے میرے وصی و جانشین کو پہچان لیا اس حالت میں کہ تم پہلے اسے نہیں جانتے تھے، حضورؐ نے پوچھا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کے تم اسے پہلے سے جانتے تھے؟ انہوں نے

Presented by Ziaraat.com

بلند آواز سے روتے ہوئے کہا اے پیغمبر اسلامؐ جب ہم نے اور لوگوں کی طرف دیکھا تو ہمیں اپنے دل میں ان کے لیے احترام محسوس نہیں ہوا لیکن جب ہم نے ان حضرت کی طرف دیکھا تو ہمارے دل تھرتھرائے اور ہمارے دل ہمارے نفس وروح کو پیاس محسوس ہوئی، ہمارے جگر ہل گئے، ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ہمارے قلب منور ہو گئے اور ایسا محسوس ہوا کہ وہ رشتے میں ہمارے والد ہیں اور ہم ان کے بیٹے چنانچہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ''لیکن کوئی اس کی تاویل نہیں جانتا سوائے اللہ کہ اور ان کے جو علم میں راسخ ہیں''۔ تم ان کے لیے ایسے ہو کہ جن سے پہلے سے بہترین انعام کا وعدہ کیا گیا ہے اور تم نار جہنم سے دور رکھے جاؤ گے، آپؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ (اہل یمن) یہی قیام کریں گے حتیٰ کہ یہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی قیادت میں جنگ جمل اور صفین میں حصہ لیں اور یہ صفین میں مقتول ہوں گے، اللہ ان لوگوں پر رحمت نازل کرے، رسولؐ نے انہیں جنت کی خوشخبری دی اور بتایا کہ وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہادت کے رتبے پر فائز ہونگے، اللہ ان کو عزت سے نوازے۔ **(البرھان، جلد:1، صفحہ:305)**

(۲) محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی ابن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہو ں نے ابن ادینہ سے، انہو ں نے فضیل سے، انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا ''کہ جب لوگ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپؑ نے انہیں دیکھ کر کہا ان کا طواف بت پرستی کی مانند ہے، ان کی جہالت کی وجہ سے انہیں حکم دیا گیا تھا کہ طواف کریں اور پھر ہمارے پاس آئیں اور ہمؑ سے اپنی پیار و محبت کا اظہار کریں پھر اس کے بعد آپؑ نے یہ آیت تلاوت کی ''اور کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے''۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ الحجر

اسم(311):-

یہاں پر مراد اسم علیؑ ہے اور اللہ عزوجل کا قول "اللہ نے فرمایا یہ راستہ مجھ تک سیدھا ہے بے شک میرے بندوں پر تجھے کوئی اختیار نہیں ہے سوائے ان گمراہوں کے جو تیری پیروی کریں گے"۔

(سورہ الحجر۔15:41-42)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبردی احمد ابن مہران سے، انہیں خبردی عبدالعظیم نے، انہیں ہشام البغدادی الحکم نے، انہیں ابوعبداللہؑ نے کہ آپؑ نے فرمایا یہ بہت ہی برتر، اعلیٰ اور صراط مستقیم ہے یعنی علیؑ صراط مستقیم ہے۔

(۲) بصائرالدرجات میں خبردی سائد ابن عبداللہ نے، انہیں خبردی موسیٰ ابن جعفر ابن وہاب البغدادی نے، انہیں علی ابن اثبات نے، انہیں محمد ابن الفضیل نے، انہیں ابوحمزہ الثمالی نے، انہیں ابوعبداللہؑ نے کہ جب میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے قول "یہ وہ راستہ ہے جو میری طرف آتا ہے" کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا یہاں پر اللہ کی مراد علیؑ ہیں، اللہ کی قسم وہ اصول ہیں اور صراط مستقیم ہیں۔

(۳) المناقب امیرالمومنینؑ (مایۃ المنقبت) میں ابوالحسن محمد ابن احمد ابن علی ابن الحسین ابن شاذان نے روایت کی (منقبت=85) خبردی جعفرؑ ابن محمدؑ اور انہوں نے اپنے اجداد سے اور انہوں نے (امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ) علیؑ ابن الحسینؑ سے کہ عمر ابن خطاب نے کہا اے نبیؐ اللہ آپؐ یہ کہتے نہیں تھکتے کہ علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لیکن ہارونؑ کا ذکر قرآن میں آیا ہے پر علیؑ

Presented by Ziaraat.com

کانہیں، حضورؐ نے فرمایا اے گمراہ بد بخت کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا یہ "علیؑ" سیدھا راستہ ہے۔

(۴) العیاشی نے خبر دی ابو جمیلہ سے، انہوں نے ابو عبداللہؑ سے اور جابر سے، انہوں نے ابو جعفرؑ سے انہوں نے اللہ کے اس قول "یہ راستہ مجھ تک سیدھا ہے بے شک میرے بندوں پر تجھے کوئی اختیار نہیں ہے سوائے ان گمراہوں کے جو تیری پیروی کریں گے"۔ کی تفسیر میں فرمایا یہ آیت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اسم(312):۔

تم ان بھائیوں میں سے ہو جو تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے آرام کر رہے ہوں گے اور اللہ عزوجل کا قول "اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی ان کو ہم نکال دیں گے، بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں"۔

(سورہ الحجر۔15:47)

(۱) اہلسنت کے سلسلہ روایت سے خبر دی ابو نعیم ابن حافظ نے، سلسلہ روایت سے ابو ہریرہ نے کہا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا یا رسولؐ اللہ آپؐ کو میں زیادہ پیارا ہوں یا فاطمہؑ! آپؐ نے جواب میں فرمایا فاطمہؑ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہیں اور تم مجھے فاطمہؑ سے زیادہ عزیز ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کوثر کے کنارے سے لوگوں کو ہنکار رہے ہو اور الکوثر میں اتنے پیالے ہیں کہ جتنے آسمان پر ستارے ہیں جبکہ تم الحسنؑ، الحسینؑ اور جعفرؑ جنت میں آرام کر رہے ہو ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر، بتحقیق کہ تم میرے ساتھ ہوگے اور تمہارے شیعہ بھی، پھر حضورؐ نے یہ آیت تلاوت کی "اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی ان کو ہم نکال دیں گے، بھائی بھائی تختوں

Presented by Ziaraat.com

پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں"۔

(۲) مسند احمد بن حنبل نے روایت کی سلسلہ روایت جا پہنچا، زید ابن عوف تک، انہوں نے کہا کہ حضورؐ اکرم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ تم میرے بھائی اور وصی ہو۔ علیؑ نے کہا میں آپؐ سے وراثت میں کیا پاؤں گا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا سے پہلے انبیاءؑ وراثت میں چھوڑ کر گئے یعنی کتاب اللہ اور میری سنت، تم میرے اور میری بیٹی فاطمہؑ کے ساتھ جنت میں ہمارے مقام پر ہو گے اور تم میرے بھائی اور میرے ساتھی ہو پھر حضورؐ نے یہ آیت تلاوت کی "اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہو گی ان کو ہم نکال دیں گے، بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں"۔

اسم(313):-

اور تم قائم (موجود) راستے پر ہو اور اللہ عزوجل کا قول "بیشک اس میں صاحب فراست لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں اور وہ قائم (موجود) راستے پر ہیں"۔ (سورہ الحجر۔76-15:75)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی احمد ابن مہارن سے، انہوں نے عبدالعزیز ابن عبداللہ الحسنی سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے اثبات ابن بایہ (الزاتی) سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوعبداللہؑ کی محفل میں شریک تھا کہ ایک شخص نے ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے قول "بیشک اس میں صاحب فراست لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں اور قائم (موجود) راستہ ہمارے لیے معدوم نہیں۔" کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا ہم ہی ادراک رکھنے والے ہیں اور قائم (موجود) راستہ ہمارے لئے معدوم نہیں۔

Presented by Ziaraat.com

(۲) انہوں نے ہی خبر دی محمد ابن اسماعیل سے، انہوں نے روبی ابن عبداللہ سے، انہوں نے محمد ابن مسلم سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''بے شک اس میں صاحبِ فراست لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں'' کی تفسیر میں فرمایا اس سے مراد آئمہؑ ہیں، حضور اکرمؐ نے فرمایا مومن کی نظر سے خبردار رہو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(۳) اسی خبر کو روایت کیا محمد ابنالحسن الصفار نے بصائرالدرجات میں باسناد العباس ابن معاروف سے، انہوں نے حماد ابن عیسیٰ سے، انہوں نے روبی سے، انہوں نے محمد ابن مسلم سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے ''بیشک اس میں صاحبِ فراست لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں اور وہ قائم (موجود) راستے پر ہیں''۔ اسی حدیث کو اپنی راویان کی اسناد سے شیخ مفید نے الاختصاص میں نقل کیا ہے۔

(۴) انہوں نے خبر دی احمد ابن ادریس سے اور محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے الحسن ابن علی الکوفی سے، انہوں نے عیسیٰ ابن ہاشم سے، انہوں نے عبداللہ ابن سلیمان سے، انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ میں نے امام کے متعلق سوال کیا کہ کیا اللہ نے آپؑ کو کل تفویض کیا ہے جیسا کہ سلیمان ابن داؤد کو کیا تھا؟ آپؑ نے کہا ہاں یقیناً، جب کوئی شخص امامؑ سے سوال کرتا ہے تو وہ اس کا جواب دیتا ہے، پھر دوسرا شخص وہی سوال کرتا ہے تو امامؑ اسے بھی جواب دیتا ہے لیکن وہ جواب پہلے شخص کو دیئے گئے جواب سے مختلف ہوتا ہے، پھر ایک اور شخص (یعنی تیسرا) وہی سوال کرتا ہے اور امامؑ اسے جواب مگر وہ جواب ان جوابات سے مختلف ہوتا ہے جو پہلے اور جوابات سے جو پہلے دو اشخاص کو اسی سوال کے دیئے تھے، پھر آپؑ نے فرمایا یہ پروردگار کی طرف سے ہم کو تحفہ ہے۔ یوں یہ علیؑ کی شان میں ہے۔ پھر میں نے کہا جب امامؑ نے ان لوگوں

Presented by Ziaraat.com

کو جوابات دیئے تو کیا ان کے پاس اس سوال کے بارے میں کل علم تھا؟ ابوعبداللہؑ نے فرمایا سبحان ہے پروردگار کے لیے کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے ''بیشک ان میں صاحب فراست لوگوں کے لیے نشانیاں موجود ہیں اور وہ قائم (موجود) راستے پر ہیں'' اس سے مراد آئمہؑ ہیں، ہم ہی صاحب فراست اور ادراک والے ہیں، پھر امامؑ نے فرمایا جب امامؑ کسی شخص کی طرف نظر کرتا ہے تو وہ اس کے بارے میں سب جان لیتا ہے اور یہ کہ جب وہ دیوار کے پیچھے سے کوئی آواز سنتا ہے تو وہ اس کو جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ کیا تھا، اللہ عزوجل کا قول ''بیشک اس میں صاحبِ فراست لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں اور وہ قائم (موجود) راستے پر ہیں''۔ وہ جاننے والے ہیں وہ کسی کی سنی سنائی بات کو بیان نہیں کرتا اور ایسی بات کہ جو وہ نہیں جانتا (گو کہ وہ سب جانتا ہے) وہ لوگوں کو وہی جواب دیتا ہے کہ جیسا جواب دینے کا حق ہے۔

(۵) بصائر الدراجات میں خبر دی حسن الصفار نے، ان سے بیان کیا عبداللہ ابن سلیمان نے، ان سے ابوعبداللہؑ نے، ''بیشک اس میں صاحبِ فراست لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں اور وہ قائم (موجود) راستے پر ہیں''۔

(۶) محمد ابن حسن الصفار نے کہا مجھ سے بیان کیا السندی ابن ربیع نے، ان سے بیان کیا حسن ابن علی ابن فضل نے، ان سے علی ابن ریاب نے، ان سے ابوبکر الہدرامی نے، ان سے ابوجعفرؑ نے کہ ہر شخص کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ مومن ہے کافر، لیکن یہ بات تم لوگوں سے حجاب میں ہے مگر یہ بات آلِ محمدؐ میں سے آئمہ معصومینؑ سے پوشیدہ نہیں مزید یہ کہ کوئی ایسا شخص ہی نہیں جسے وہ نہ جانتے ہوں کہ وہ مومن ہے یا کافر، پھر امامؑ نے یہ آیت تلاوت کی ''بیشک اس میں صاحب فراست لوگوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

(۷) محمد ابن الحسن الصفار نے ہی خبر دی احمد ابن الحسن سے، انہوں نے احمد ابن ابراہیم سے، انہوں نے الحسن ابن البراء سے، انہوں ن ے علی ابن حسن سے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن کثیر سے کہ میں امام جعفر صادقؑ کے ساتھ حج ادا کرنے جا رہا تھا ہم راستے میں تھے کہ ایک پہاڑ پر چڑھتے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: شور وغل مچانے والے کتنے زیادہ ہیں اور حاجی کتنے کم۔ داؤد البرقی نے کہا کہ اے فرزند رسولؐ اللہ جس مجمع کو دیکھ رہا ہوں کیا اللہ اس مجمع کی کی دعا کو مستجاب کرے گا؟ امامؑ نے فرمایا افسوس ہے تم پر اے ابوسلیمان! اللہ اس شخص کو معاف نہیں کرے گا جس نے اس کا شریک قرار دیا (4:116) وہ جو ولایت علیؑ کا انکار کرتا ہے وہ بت پرست کی مانند ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا آپؑ اپنے محبوں اور دشمنوں کو پہچانتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا افسوس ہے تم پر اے ابوسلیمان کوئی شخص پیدا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے کہ وہ مومن ہے یا کافر، اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ''بے شک اس میں صاحب فراست لوگوں کے لیے نشانیاں موجود ہیں'' ہم جانتے ہیں کہ کون ہمارا دوست ہے اور کون دشمن۔

(۸) ابن بابویہ نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے تمیم ابن عبداللہ ابن تمیم القریشی نے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے، ان سے بیان کیا احمد ابن علی الانصاری نے، ان سے الحسن ابن الجہم نے، انہوں نے کہا کہ ایک دن میں مامون کی محفل میں شریک ہوا تو وہاں علیؑ ابن موسیٰ الرضاؑ اور فقہا، ماہر دینیات، اور دیگر فرقوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد تشریف فرماں تھے، ان میں سے کچھ نے سوال کیا کہ اے فرزند رسولؐ آپؑ کس طرح سے امامت کو سچا ثابت کریں گے؟ آپؑ نے فرمایا اپنے واضح منصب اور برھان کے ذریعے۔ انہوں نے سوال

Presented by Ziaraat.com

کیا کہ امام کے لیے کچھ ایسی نشانیاں ہیں کہ جس کے ذریعے وہ اپنے دعوے کو صحیح ثابت کر سکے؟ فرمایا بے شک ہے، علم اور دعا کی قبولیت کے ذریعے سے۔ آپؑ کے پاس خبر آنے کا کیا انداز ہے کہ کیا ہونے والا ہے؟ فرمایا یہ وہ میثاق ہے جو رسولؐ اللہ نے ہمیں دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پھر آپؑ کیسے جانتے ہیں کہ لوگوں کے دل میں کیا چل رہا ہے؟ آپؑ نے فرمایا کیا تم نے پیغمبر اکرمؐ کو فرماتے نہیں سنا کہ مومن کی نظر سے بچو کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے، انہوں نے کہا جی سنا ہے۔ آپؑ نے فرمایا ہر مومن کے پاس نگاہ ادراک وفراست ہوتی ہے کہ جس سے وہ اللہ کے نور کے ذریعے دیکھتا ہے، البتہ فراست وادراک کا دارومدار اس کے ایمان وعلم ومعرفت کی بنیاد پر ہوتا ہے اور اللہ نے وہ سب امام میں جمع کر دیا ہے جو کچھ لوگوں یا مومنوں میں تقسیم کیا ہے، اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں فرمایا! یقیناً اس میں مومنین کے لیے نشانیاں موجود ہیں سوؤ پہلے پیغمبر اکرمؐ ہیں، دوسرے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں ان کے بعد الحسنؑ، الحسینؑ اور قیامت تک ان کی نسل میں آنے والے اوصیاءؑ۔

اسم(314):-

تم بار بار دہرائی جانے والی آیات میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور بتحقیق ہم نے آپؐ کو بار بار دہرائی جانے سات (آیات) اور عظیم قرآن عطا کیا ہے"۔ (سورہ الحجر-15:87)

(۱) علی ابن ابراہیم نے کہا مجھ سے بیان کیا احمد ابن ابراہیم نے، انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا احمد ابن محمد نے، ان سے بیان کیا محمد ابن سنان نے، ان سے بیان کیا سورہ ابن کلیب نے، ان سے بیان کیا باقر العلومؑ نے کہ ہم سبع مثانی ہیں جو پیغمبر اکرمؐ کو دی گئی۔ ہم اللہ کا چہرہ ہیں جو تمہارے درمیان چلتے پھرتے ہیں، جو

Presented by Ziaraat.com

ہماری معرفت رکھتا ہے وہ منزل یقین پر ہے، اور جو ہمیں نہیں جانتا تو جان لو کہ اس کے آگے جہنم کے دھکتے شعلے ہیں۔

(۲) عیاشی نے خبر دی باسناد سورہ ابن کلیب سے اور انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ ہم بار بار دہرائی جانے والی آیات ہیں جو پیغمبر اکرمؐ کو عطا کی گئی۔

(۳) مزید خبر دی سورہ ابن کلیب سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا ہم بار بار دہرائی جانے والی آیات ہیں جو پیغمبر اکرمؐ کو عطا کی گئی، ہم زمین پر اللہ کا چہرہ ہیں جو تمہارے درمیان ہے۔ جو ہمیں پہچانتا ہے وہ یقین کی منزل پر ہے اور جس نے ہمارا انکار کیا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔

(۴) عیاشی نے مزید خبر دی سلسلہ روایت یونس ابن عبدالرحمٰن سے جاملتا ہے، یونس نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے اس قول ''اور بتحقیق ہم نے آپؐ کو (بار بار)

دہرائی جانے والی سات (آیات) اور قرآن عظیم عطا کیا'' کے متعلق پوچھا؟ تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا اس کا ظاہر حمد ہے اور باطن میں اس سے مراد آلِ محمدؐ ہیں جس میں سے ساتویں امام زمانہؑ ہیں۔

(۵) مزید خبر دی الحسن العبادی یا العامری سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے اللہ عزوجل کے اس قول ''بہ تحقیق ہم نے آپؐ کو (بار بار) دہرائی جانے والی سات (آیات) اور عظیم قرآن عطا کیا'' کی تفسیر دریافت کی تو امامؑ نے فرمایا یہ ایک ساتھ نازل نہیں ہوا ''یقیناً ہم نے آپؐ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیات یہ اشارہ ہماری طرف ہے ''اور قرآن عظیم'' یہ اوصیاءؑ آلِ محمدؐ کی طرف اشارہ ہے۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ النحل

اسم(315):-

تم علامتوں میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور علامتیں بھی (بنائیں) اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کر لیتے ہیں''۔

(سورہ النحل۔16:16)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد العشری سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے ابوداؤد المشرقی سے، انہوں نے بیان کیا داؤد العباس سے کہ داؤد کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو اس آیت ''اور علامتیں بھی (بنائیں) اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کر لیتے ہیں'' کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ ستارے سے مراد حضور اکرمؐ ہیں اور علامت سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(۲) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے الوشا سے کہ الوشا کہتے ہیں کہ میں نے امام علی الرضاؑ سے اللہ عزوجل کے قول ''اور علامتیں بھی (بنائیں) اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کر لیتے ہیں'' کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ علامتیں ہمؑ ہیں اور ستارے سے مراد پیغمبر اکرمؐ ہیں۔ علی ابن ابراہیم نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، ان سے النادر ابن سوید نے، ان سے القاسم ابن سلیمان نے، ان سے معلیٰ ابن قیس نے، ان سے ابوعبداللہؑ نے کہ ستارے سے مراد پیغمبر اکرمؐ ہیں اور علامتوں سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

(۳) شیخ الطوسی نے امالی میں روایت بیان کی ہے کہ مجھ سے بیان کیا محمد ابن محمد نے، ان سے بیان کیا ابوالقاسم ابن عبداللہ نے، ان سے بیان کیا احمد ابن محمد ابن عیسیٰ نے، ان سے بیان کیا الحسن ابن محبوب نے، ان سے بیان کیا منصور ابن برزح یا نوح نے، ان سے بیان کیا ابوبصیر نے اور ان سے بیان کیا ابوعبداللہؑ نے کہ ابوعبداللہؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اور علامتیں (بھی) اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کر لیتے ہیں" کے متعلق فرمایا ستارے سے مراد حضور اکرمؐ ہیں اور علامتوں سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں۔

اسم(316):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "جب ان سے کہا جاتا ہے تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں (گویا) یہ لوگ قیامت کے دن اپنا سارا بوجھ اور کچھ ان کا بوجھ بھی اٹھانا چاہتے ہیں جنہیں وہ نادانی میں گمراہ کرتے ہیں"۔

(سورہ النحل۔16:24)

(۱) العیاشی نے خبر دی ابوحمزہ سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے اس آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے فرمایا "جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا! علیؑ کے متعلق تو کہتے ہیں پچھلے لوگوں کے قصے کہانیاں یہ اشارہ اسرائیل کی اولاد کی طرف ہے۔

(۲) انہوں نے ہی خبر دی جابر سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول "جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے علیؑ کی بابت ؟ تو کہتے ہیں پچھلے لوگوں کے قصے کہانیاں، ایام جاہلیت میں لوگ اس کو بطور مصرع

Presented by Ziaraat.com

پڑھا کرتے تھے طرز میں، پچھلے لوگوں کے قصے کہانیاں''۔

(۳) علی بن ابراہیم نے کہا مجھ سے بیان کیا جعفر ابن محمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبدالکریم ابن عبدالرحیم نے، ان سے بیان کیا محمد ابن علی نے، ان سے بیان کیا محمد ابن علی نے، ان سے بیان کیا محمد ابن فضیل نے، ان سے بیان کیا ابوحمزہ الثمالی نے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ کو اللہ عزوجل کے قول ''مگر جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے'' کے بارے میں فرماتے سنا کہ وہ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے کہ وہ حق سے ''ان کے دل منکر ہیں یعنی کافر ہیں'' اور وہ تکبر کرتے ہیں'' یعنی وہ ولایت امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو قبول کرنے میں تکبر کرتے ہیں۔ مزید فرمایا پھر یہ آیت نازل ہوئی ''جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے علیؑ کے بارے میں کیا نازل کیا ہے؟ تو کہتے ہیں پچھلے لوگوں کی کہانیاں''۔

(البرھان۔ جلد، 6۔ صفحہ، 362)

اسم (317):۔

تم ان میں سے ہو جنہیں علم دیا گیا ہے اور اللہ عزوجل کا قول ''(اس وقت) صاحبان علم کہیں گے: آج کافروں کے لیے یقیناً رسوائی اور برائی ہے''۔ (سورہ النحل۔ 16:27)

علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا صاحبان علم سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں وہ اپنے دشمنوں سے کہیں گے: کہاں ہیں تمہارے شریک اور وہ لوگ جن کی تم دنیا میں اطاعت کرتے تھے۔

اسم (318):۔

تم اہل ذکر میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اگر تم لوگ نہیں

Presented by Ziaraat.com

جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو"۔ (سورہ النحل۔16:43)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے المعلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے الوشاہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ ابن عجلان سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ ابوجعفرؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو" کی تاویل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا ذکر میں ہوں اور آئمہؑ ذکر کی آلؑ ہیں۔

(۲) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے محمد ابن عرامہ سے، انہوں نے علی ابن الحسن سے، انہوں نے اپنے چچا عبدالرحمٰن ابن کثیر سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے کہا کیا فرماتے ہیں آپؑ اللہ عزوجل کے اس قول "اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو" آپؑ نے فرمایا ذکر سے مراد محمد مصطفیٰؐ ہیں اور ہم ان کی آلؑ ہیں کہ جن سے سوال کیا جائیگا؟ پھر میں نے کہا اور اللہ عزوجل کا یہ قول "بے شک ذکر تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے ہے اور عنقریب تم لوگوں سے پوچھا جائے گا" فرمایا اس سے مراد بھی ہمؑ ہیں اور ہم ہی اہل ذکر ہیں اور ہم سے پوچھا جائے گا۔

(۳) انہوں نے ہی خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے الوشاہ سے کہ الوشا نے کہا کہ میں نے امام علی الرضاؑ سے اس آیت "اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو" کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا ہمؑ ہی اہل ذکر ہیں اور ہم سے ہی سوال کیا جائے گا، میں نے کہا آپؑ سے پوچھا جاتا ہے اور ہم سوال کرنے والے ہیں؟ تو امامؑ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کی ہم پر فرض ہے کہ آپؑ سے سوال کریں؟ امامؑ نے فرمایا یقیناً ہاں! میں نے عرض کی کیا آپؑ پر فرض

Presented by Ziaraat.com

ہے کہ ہمیں جواب دیں؟ امامؑ نے فرمایا نہیں۔ اس کا دارومدار ہم پر ہے، اگر ہم چاہیں تو جواب دیں اور اگر ہم چاہیں تو جواب نہ دیں۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا ''یہ ہماری عطا ہے پس جاری کرو یا روک لو کوئی حساب نہیں''۔ (38:39)

(۴) مزید خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے محمد ابن الحسین سے، انہوں نے منصور ابن یونس سے، انہوں نے ابوبکر الحدری سے، انہوں نے کہا کہ میں امام ابوجعفرؑ کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ میں نے الورد کو آتا ہوا دیکھا (جو الکمیت) کا بھائی تھا اس نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے آپؑ سے ستر (۷۰) سوالات پوچھنے تھے مگر مجھے ٹھیک سے ابھی ایک بھی یاد نہیں؟ اس نے کہا مجھے ایک سوال یاد آ گیا۔ امامؑ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا اللہ عزوجل کا یہ قول ''اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھو'' یہ کون ہیں؟ امامؑ نے فرمایا ہم ہی اہلِ ذکر ہیں اور ہم ہی مسؤول ہیں۔ میں نے کہا پھر آپ مسؤول ہوئے اور ہم سوالی؟ آپؑ نے فرمایا ہاں۔ اُس نے عرض کی کیا ہم پر فرض ہے کہ آپ سے سوال کرے؟ آپؑ نے فرمایا یقیناً ہاں! میں نے کہا کیا آپ پر فرض ہے کہ آپ ہمیں جواب دیں؟ آپؑ نے فرمایا یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم جواب دیں یا نہ دیں۔

(۵) امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''پس اے صاحبان عقل اللہ سے ڈرو جو ایمان لائے ہو یقیناً اللہ عزوجل نے تمہاری طرف ذکر رسول کو نازل کیا (الطلاق ۔15:5) کے بارے میں فرمایا ذکر حضورؐ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور ہم اہل ذکر ہیں پس جو چاہو پوچھو۔ امامؑ نے فرمایا وہ کیا ہے، اس نے کہا اللہ عزوجل کا یہ قول ''اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو'' یہ کون ہیں؟ امامؑ نے فرمایا ''ہم اہل ذکر ہیں اور ہم سے ہی سوال کیا جائے گا'' میں نے کہا پھر آپؑ مسوؤل ہوئے

Presented by Ziaraat.com

اور ہم مسوالی؟ آپؑ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کی کیا ہم پر فرض ہے آپؑ سے سوال کرنا؟ آپؑ نے فرمایا یقیناً ہاں! میں نے کہا کیا آپؑ پر فرض ہے کہ آپؑ ہمیں جواب دیں؟ آپؑ نے فرمایا ہم پر منحصر ہے۔

(۶) امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''پس اے صاحبان عقل اللہ سے ڈرو جو ایمان لائے ہو یقیناً اللہ عزوجل نے تمہاری طرف ذکر رسولؐ کو نازل کیا ہے''۔ (الطاق۔11:10) کے بارے میں فرمایا ذکر حضورؐ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور ہمؑ اہل ذکر ہیں پس جو چاہو پوچھو۔

اسم(319):-

اس آیت سے مراد تم اور تمہارے شیعہ ہیں اور اللہ عزوجل کا قول ''اور آپؑ کے رب نے شہد کی مکھی پر وحی کی کہ پہاڑوں اور درختوں اور لوگ جو عمارتیں بناتے ہیں ان میں گھر تلے (چھتے) بنائے پھر ہر (قسم کے) پھل (کا رس) چوس لے اور اپنے پروردگار کی طرف سے تسخیر کردہ راہوں پر چلتی جائے''۔

(النحل۔16:68)

(۱) علی ابن ابراہیم نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے والد نے، ان سے بیان کیا الحسن ابن علی الوشانے، انہوں نے ایک شخص سے، انہوں نے ہارز ابن عبداللہ سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے، کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''آپ کے رب نے شہد کی مکھی پر وحی کی'' کی تفسیر میں فرمایا اس سے مراد ہمؑ ہیں کہ ہمیں حکم دیا ہمارے رب نے کہ پہاڑوں پر گھر بنائیں اور ہمیں حکم دیا کہ اپنے شیعوں کو عرب سے ہجرت کا حکم دیں ''اور درختوں پر'' اس سے مراد غیر عرب ہیں ''پھر ہر (قسم

Presented by Ziaraat.com

کے) پھل (کارس) جوس کے سے مراد وہ علم جو ہم سے خارج ہوتا ہے۔

(۲) عیاشی نے خبر دی باسناد سعدۃ بن صدقۃ سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''آپ کے رب نے شہد کی مکھی پر وحی کی کہ پہاڑوں اور درختوں اور لوگ جو عمارتیں بناتے ہیں ان کے گھر تلے (چھتے) بنائے پھر (ہر قسم) پھل (کارس) چوس لے اور اپنے رب کی طرف سے تسخیر کردہ راہوں پر چلتا رہے ان مکھیوں کے شکم سے مختلف رنگوں کا مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے، غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں ایک نشانی ہے،'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا نحل سے مراد آئمہؑ ہیں، پہاڑ سے مراد عرب ہیں، شجرہ سے مراد ہمارے موالی ہیں ''پھر پھل کارس چوس لے یعنی بچے اور غلام جو آزاد نہیں ہیں اور جو اللہ، اس کے رسولؐ اور آئمہ معصومینؑ کو دوست رکھتے ہیں'' ان کے شکم سے مختلف رنگوں کا مشروب نکلتا ہے'' سے مراد وہ علم جو آئمہ معصومینؑ اپنے محبوں اور شیعوں کو سکھاتے ہیں ''جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے'' یعنی علم میں لوگوں کے لیے شفاء ہے اور لوگوں سے مراد شیعہ ہیں اور ان کے غیر اس میں شامل نہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا ہیں۔ پھر فرمایا کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ وہی شہد ہے جو عام طور سے لوگ کھاتے ہیں، نہیں اللہ کے قول کے مطابق جو بھی مریض شہد کا استعمال کرے اسے صحت یاب ہو جانا چاہیے اور اللہ عزوجل کا قول ''جس میں لوگوں کے لے شفاء ہے'' اور اللہ عزوجل کبھی اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا بلکہ شفا علم قرآن میں ہے ''اور ہم قرآن میں سے ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لیے تو شفا اور رحمت ہے'' سو بغیر کسی شک وشبے کے قرآن میں شفاء ہے اور اس سے زیادہ شفا دینے والے آئمہؑ ہیں جو ہدایت کے روشن چراغ ہیں، ان کے متعلق اللہ عزوجل

Presented by Ziaraat.com

نے فرمایا ''پھر ہم نے اس کتاب کا وارث انہیں بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا ہے''۔(35:32)

علامہ ابن شہر آشوب نے روایت نقل کی باسناد حمزہ بن عطا سے، انہوں نے امام علی الرضاؑ کے اس آیت کی تفسیر میں حضور اکرمؐ نے فرمایا علیؑ امیر بنی ہاشم ہیں اور امیر النحل ہیں۔

اسم(320):۔

تم صراط مستقیم ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور اللہ دو مردوں کی مثال بیان کرتا ہے ان میں سے ایک گونگا ہے جو کسی چیز پر بھی قادر نہیں اور بلکہ وہ اپنے آقا پر بوجھ بنا ہوا ہے، وہ اسے جہاں بھی بھیجے کوئی بھلائی نہیں لاتا، کیا یہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود صراط مستقیم پر قائم ہے؟ (سورہ النحل۔16:83)

(۱) علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا کس طرح ایسا شخص برابر ہو سکتا ہے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے جو انصاف کا حکم دیتے ہیں۔

(۲) ابن شہر آشوب نے خبر دی حمزہ ابن عطا سے کہ انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول ''کیا یہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو انصاف کا حکم دیتا ہے'' کی تفسیر میں فرمایا انصاف کا حکم دینے والے سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جو صراط مستقیم پر قائم ہیں۔

اسم(321):۔

تم اللہ کی نعمت ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''یہ لوگ اللہ کی نعمت کو پہچان لیتے اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں''۔ (سورہ النحل۔16:83)

Presented by Ziaraat.com

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلیٰ ابن محمد سے، انہوں نے احمد ابن محمد سے، انہوں نے الحسن ابن علی الھاشمی سے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے، ان سے بیان کیا احمد ابن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا جعفرؑ ابن محمدؑ نے، ان سے ان کے والدؑ نے، ان سے ان کے دادا نے اور ان سے علیؑ نے، اللہ عزوجل کے اس قول ''وہ نعمت کو پہچان لیتے ہیں اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں'' کی تاویل میں فرمایا جب یہ آیت ''تمہارا ولی صرف اور صرف اللہ، اس کا رسولؐ اور مومنینؑ ہیں جو صلاۃ قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں'' نازل ہوئی تو اس وقت مدینہ کی مسجد میں اصحاب پیغمبرؐ کا ایک گروہ ایک دوسرے سے کہنے لگے تم اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہوں؟ کچھ نے کہا اگر ہم اس آیت کا انکار کرتے ہیں تو گویا ہم نے کل کی کل آیات کا انکار کیا، اور اگر ہم اس آیت کو تسلیم کرتے ہیں تو علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ہم پر سبقت کا اقرار ہماری تذلیل کے مترادف ہوگا سو پھر انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہے کہ محمدؐ سچ کہتے ہیں اس لیے ہم ان کو دوست رکھتے ہیں لیکن ہم کبھی بھی اس حکم کی اطاعت نہ کریں گے جو علیؑ صادر فرمائیں گے، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی ''وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے تھے پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں'' یعنی وہ سب (اصحاب) ولایت علیؑ کو پہچانتے تھے لیکن ان میں سے اکثر ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا انکار کرتے تھے۔

(۲) ابن شہر آشوب نے خبر دی کہ امام محمد الباقرؑ نے اس آیت ''وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں'' کے متعلق ارشاد فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے ان کو علیؑ کی ولایت سے آگاہ کیا اور حکم دیا کہ علیؑ کو دوست رکھیں لیکن ان لوگوں نے اس سے انکار کیا۔

Presented by Ziaraat.com

(۳) عیاشی نے خبر دی جعفر ابن احمد سے، انہوں نے امرا کی النیشاپوری سے، انہوں نے علی ابن جعفرؑ سے، انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ ابن جعفرؑ سے کہ جب آپؑ سے اللہ عزوجل کے اس قول ''وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں'' کے متعلق سوال ہوا تو آپؑ نے فرمایا وہ علیؑ کے رتبہ سے باخبر تھے پھر بھی انکار کرتے تھے۔

(البرھان، جلد، 2۔ صفحہ 378)

اسم (322):۔

تم اس امت پر گواہ ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور (انہیں اس دن سے آگاہ کیجئے) جس روز ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ خود انہیں میں سے اٹھائیں گے''۔ (سورہ النحل۔16:89)

(۱) علی ابن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا ''ہر دور میں امت کا ایک امام ہوتا ہے اور اس دن ہر امت کو اس کے امام کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

اسم (323):۔

تم سبیل اللہ ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''جنہوں نے کفر کیا اور (لوگوں) کو راہ اللہ سے روکا ان کے لیے ہم عذاب پر عذاب کریں گے اس فساد کے سبب جو یہ پھیلاتے رہے''۔

(سورہ النحل۔16:88)

(۱) علی ابن ابراہیم نے کہا کہ امامؑ نے فرمایا وہ لوگ جنہوں نے پیغمبر اکرمؐ کے بعد کفر کیا اور لوگوں کو امیر المومنینؑ سے روکا ان کے لیے ہم عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے اس فساد کے سبب جو یہ پھیلاتے رہے۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(324):۔

تم امت پر گواہ ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور (انہیں اس دن سے آگاہ کیجیے) جس روز ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ خود انہیں اٹھائیں گے"۔ (سورہ النحل۔16:89)

علی ابن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا کہ ہر امت پر آئمہ معصومینؑ میں سے گواہ لایا جائے گا۔

اسم(325):۔

تم ان میں سے ہو جن پر پیغمبر اکرم گواہ ہوں گے اور اللہ عزوجل کا قول "اور آپ کو ان لوگوں پر بطور گواہ بنا کر لے آئیں گے۔

(سورہ النحل۔16:89)

علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا اے محمدؐ ہم آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لے آئیں گے یعنی آپ کو آئمہ معصومینؑ پر گواہ بنا کر لائیں گے یعنی کہ آئمہ معصومینؑ لوگوں پر گواہ ہیں اور رسول آئمہ معصومینؑ پر گواہ ہیں۔

خبر دی امام الصادقؑ نے فرمایا ہر امت کے لیے ایک امام ہے اور وہ ہی امام اس روز اپنی امت پر گواہ ہوگا۔ (البرھان، جلد 2۔ صفحہ 378)

اسم(326):۔

اور اللہ عزوجل کا قول "اللہ عدل و احسان اور قرابت داروں کو (ان کا حق) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور زیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے شاید تم نصیحت قبول کرو"۔

(سورہ النحل۔16:90)

Presented by Ziaraat.com

(۱) علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ امامؑ نے فرمایا ''عدل'' سے مراد اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی الہ سوائے اللہ کے نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، ''مہربانی'' سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جبکہ بے حیائی، برائی اور زیادتی سے مراد اول، دوم اور ثانی ہیں۔

(۲) عیاشی نے خبر دی سعد سے، انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''یقیناً اللہ حکم دیتا ہے عدل و احسان کا'' کے متعلق فرمایا اے سعد! یقیناً اللہ نے حکم دیا ''عدل'' کا جو محمدؐ ہیں، ''مہربانی'' علیؑ ہیں اور ''قرابت داروں کو ان کا حق دے دو'' اس سے مراد ہمؑ ہیں، اللہ نے بندوں کو حکم دیا کہ ہم سے محبت کا اظہار کریں اور ہمیں ہمارا حق دیں جیسا کہ اس نے بے حیائی اور برائی سے روکا یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی ہم قرابت داروں کے ساتھ زیادتی کرے اور ہمارے علاوہ دوسروں کو قرابت دار کہے۔

(۳) خبر دی سعد الاسکاف نے امام ابو جعفرؑ سے کہ امامؑ نے فرمایا سعد! یقیناً اللہ نے حکم دیا عدل کا اس سے مراد پیغمبر اکرمؐ ''مہربانی'' سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، سو جس نے ان کی اطاعت کی گویا اس نے اس آیت پر من وعن عمل کیا اور جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے یقیناً اچھا و نیک کام کیا اور نیک کام کی جزا جنت ہے۔ ''قرابت داروں کو ان کا حق دے دو'' سے مراد ہمؑ ہیں، اللہ نے بندوں کو حکم دیا کہ ہمؑ سے محبت کا اظہار کریں اور ہمیں ہمارا حق دیں جیسا کہ اس نے بے حیائی اور برائی سے روکا یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی ہم قرابت داروں کے ساتھ زیادتی کرے اور ہمارے علاوہ دوسروں کو قرابت دار کہے۔

(۴) عیاشی نے خبر دی عطا المدنی سے، انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ ابو جعفرؑ نے اللہ

Presented by Ziaraat.com

عزوجل کے قول ''یقیناً اللہ عدل واحسان اور قرابت داروں کو ان کا حق دینے کا حکم دیتا ہے'' کی تاویل میں فرمایا ''عدل'' یہ ہے کہ گواہی دی جائے کہ کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے اور ''مہربانی'' سے مراد ولایت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور بے حیائی، برائی اور زیادتی سے روکتا ہے'' بے حیائی سے مراد خلیفہ اول، برائی سے مراد خلیفہ ثانی اور زیادتی سے مراد خلیفہ ثالث ہیں۔

(۵) الحسن ابن ابی الحسین الدیلمی نے خبر دی عطیہ ابن العرث سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے، کہ امامؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''یقیناً اللہ عدل واحسان اور قرابت داروں کو ان کا حق دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور زیادتی سے روکتا ہے'' کی تفسیر میں فرمایا ''عدل'' سے مراد یہ ہے کہ سچے دل سے توحید اور رسول اکرمؐ کا اقرار کرنا اور ''مہربانی'' سے مراد ولایت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے وفا اور اطاعت کرنا ہے اور ''اور قرابت داروں کو ان کا حق دے دو'' سے مراد امام حسنؑ، امام حسینؑ اور ان کی نسل میں آنے والے آئمہ معصومینؑ ہیں۔

(۶) عیاشی نے خبر دی اسماعیل الجریری سے کہ جریری نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے قول ''یقیناً اللہ عدل واحسان اور قرابت داروں کو ان کا حق دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور زیادتی سے روکتا ہے'' کے متعلق سوال کیا تو امامؑ نے فرمایا اے اسماعیل اس طرح پڑھو جیسے میں تمہیں حکم دے رہا ہوں ''یقیناً اللہ عدل واحسان اور قرابت داروں کا حق دینے کا حکم دیتا ہے'' جریری نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ہم تو ایسے نہیں پڑھتے، امامؑ نے فرمایا مگر علیؑ کی ہدایت کے مطابق ہم ایسے ہی پڑھتے کوئی نہیں، اس نے کہا پھر یہاں عدل سے کیا مراد ہے؟ امامؑ نے فرمایا اس بات کا اقرار کرنا کے ہیں کہ الہ سوائے اللہ عزوجل کے۔ اس نے کہا ''مہربانی'' سے

Presented by Ziaraat.com

کیامراد ہے؟فرمایااس بات کی گواہی دینا کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔اس نے کہا''اور قرابت داروں کوان کا حق دے دو'' سے کیامراہے؟فرمایاامام معصوم کے بعدامامؑ معصوم۔اس نے کہا''بے حیائی اور برائی سے روکتاہے'' سے کیامراد ہے؟فرمایااس سے مراد کہ اللہ تمہیں اول ودوئم کی دوستی سے روکتاہے۔ (البرھان،جلد2۔صفحہ،381)

اسم(327):-

اس سے مرادعلیؑ ہیں اوراللہ عزوجل کاقول''تاکہ ایک قوم دوسری قوم سے بڑھ جائے۔ (النحل۔16:91)

اسم(328):-

اس مرادعلیؑ ہیں''تم اپنی قسموں کوآپس میں فساد کا ذریعہ بنالیتے ہو''۔ (النحل۔16:91)

اسم(329):-

اس سے مرادعلیؑ ہیں''اس بات کے ذریعہ یقیناًاللہ تمہیں آزمائے گا''۔ (النحل۔16:16)

اسم(330):-

اس سے مرادعلیؑ ہیں اوراللہ عزوجل کا قول''اوراللہ کی راہ سے روکنے کی پاداش میں تمہیں عذاب چکھنا پڑے گا،اورتمہارے لیے بڑاعذاب ہے''۔ (النحل۔16:94)

(۱) محمدابن یعقوب نے خبردی محمدابن یحییٰ سے،انہوں نے محمدابن اسماعیل سے،انہوں نے منصورابن یونس سے،انہوں نے زیدابن الجہم الہلالی سے،انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ میں نے ابوعبداللہؑ کوفرماتے ہوئے سناجب آیہء ولایت

Presented by Ziaraat.com

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نازل ہوئی تو رسول اکرمؐ نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ علیؑ کو امیر المومنینؑ کہہ کر سلام کریں، تو انہوں نے جواب میں کہا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے؟ حضورؐ نے فرمایا اللہ کی طرف سے اور اس کے رسولؐ کی طرف سے بھی۔ پس اللہ نے آیت نازل فرمائی ''اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد مت توڑو جب کہ تم نے اپنے اوپر اللہ کو گواہ بنالیا بے شک اللہ سب جانتا ہے جو تم کرتے ہو''۔ (16:91)۔ آیت کا اشارہ حضور اکرمؐ کے حکم کی طرف ہے یعنی جو حکم رسولؐ اللہ نے انہیں دیا اور جو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا رسولؐ اللہ کی طرف سے ''اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے کاتے ہوئے سوت کو مضبوط ہو جانے کے بعد توڑ دیتی ہے'' تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکر و فریب کا ذریعہ بناتے ہو'' تا کہ ان اماموں کو تمہارے اماموں سے زیادہ پاک قرار دیں۔'' اس بات کے ذریعے یقیناً اللہ تمہیں آزماتا ہے'' یعنی علیؑ کے ذریعے۔ اس نے کہا اماموں! امامؑ نے فرمایا ہاں، اللہ کی قسم اماموں، اس نے کہا مگر ہم تو اس طرح کہتے ہیں دوسری قوم سے بڑھ جائیں۔ امامؑ نے فرمایا وائے ہو تم پر اور پھر اپنی طرف اشارہ کر کے فرمایا'' اس بات کے ذریعے یقیناً اللہ تمہیں آزماتا ہے'' یعنی وہ تمہیں علیؑ کے ذریعے آزماتا ہے اور قیامت کے دن وہ ضرور تمہارے لیے ان چیزوں کو واضح بیان کرے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا اور وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم سے ضرور پوچھا جائے گا قیامت کے دن جو تم کرتے رہے اور اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکر و فریب کا ذریعہ نہ بناؤ یعنی قدم پھسل جائیں، قدم جمنے کے بعد یعنی پیغمبرؐ کے خطبہ غدیر کے بعد'' اور اللہ کی راہ

Presented by Ziaraat.com

سے روکنے کی پاداش میں تمہیں عذاب چکھنا پڑے گا یعنی علیؑ کی راہ سے روکنے کی پاداش میں ''تمہارے لیے بڑا عذاب ہے''۔

(۲) علی ابن ابراہیم نے بیان کیا اپنے والد کی اسناد سے کہ ابوعبداللہ نے فرمایا کہ جب یوم غدیر آیۃ الولایۃ نازل ہوئی تو حضورؐ نے تمام مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سب علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کریں تو ان (دونوں اول وثانی) نے پوچھا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے؟ حضورؐ نے فرمایا ہاں یقیناً یہ حکم اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہے، یہ علیؑ امیر المومنین، امام المتقین اور قائد غر المحجلین یعنی روشن چہرے والوں کا امام ہے روز قیامت وہ صراط مستقیم پر بیٹھے ہوں گے اور اپنے محبوں کو داخل جنت کریں گے اور دشمنوں کو داخل جہنم اور اللہ عزوجل کا قول ''اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد مت توڑو جب تم نے اپنے اوپر اللہ کو گواہ بنالیا ہے بے شک اللہ سب جانتا ہے جو تم کرتے رہے ہو'' اور ان دونوں کے یہ الفاظ! یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے'' ''اور اللہ مثال بیان کرتا ہے کہ اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے کاتے ہوئے سوت کو مضبوط ہو جانے کے بعد توڑ دیتی ہے تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکروفریب کا ذریعہ بناتے ہو''۔

پھر علی ابن ابراہیم نے کہا کہ روایت بیان کی ابوالجارود نے امام ابوجعفرؑ سے کہ فرمایا وہ جو اپنے کاتے ہوئے سوت کو توڑتی تھی اس کا نام ریطہ ابن کعب ابن لوی ابن غالب تھا، اس کا تعلق بنی تمیم سے تھا وہ پاگل تھی اس کا معمول تھا کہ وہ سوت کاتتی تھی اور جب وہ مکمل ہوتا تھا تو اسے توڑ دیتی تھی، اللہ عزوجل کا قول ''اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے کاتے ہوئے سوت کو مضبوط ہو جانے کے بعد توڑ دیتی ہے، تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکروفریب کا ذریعہ بناتے ہو''۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(331):-

اسم(332):-

''تا کہ ایمان رکھنے والوں کو ثابت (قدم) رکھے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت وبشارت ہو''۔

(۱) علی بن ابراہیم نے کہا کہ خبر دی ابوالجارود نے ابوجعفرؑ سے کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے اس قول ''اسے روح القدس نے آپ کے رب کی طرف سے برحق نازل کیا ہے تا کہ ایمان لانے والوں کو ثات (قدم) رکھے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور بشارت (ثابت) ہو، اس سے مراد جبرائیلؑ ہیں، ''تا کہ ایمان لانے والوں کو ثابت (قدم) یعنی آل محمدؐ پر ایمان لانے والوں کو ''اور مسلمانوں کے لیے ہدایت وبشارت (ثابت) ہو یعنی ان کے لیے بشارت ہے جنہوں نے پروردگار کے آگے سر تسلیم خم کر دیا رکیا۔

Presented by Ziaraat.com

Presented by Ziaraat.com

سورہ الاسراء

اسم(333):-

تم یقیناً اس راہ کی ہدایت کرتے ہو جو بالکل سیدھی ہے اور اللہ عزوجل کا قول "یہ قرآن یقیناً اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے"۔ (سورہ الاسراء۔17:09)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبردی علی ابن ابراہیم سے ،انہو ں نے اپنے والد سے،انہوں نے بکر ابن صالح سے،انہوں نے القاسم ابن یزید سے،انہوں نے ابوالامر الزبیری سے،انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول "بے شک یہ قرآن اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے" کی تفسیر میں فرمایا کہ قرآن آئمہؑ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

(۲) ابن بابویہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد ابن محمد ابن عبدالرحمٰن المقری نے،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوبکر محمد ابن ابی الحسن الموصلی نے،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد ابن عاصم القرینی نے،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عیاش ابن یزید الحسن الکاہل نے،انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ ابن جعفرؑ نے جعفرؑ ابن محمدؑ کی سند سے،انہوں نے اپنے والد محمدؑ ابن علیؑ سے انہوں نے علیؑ ابن الحسینؑ کی سند سے کہ ہمؑ میں سے ہر امام معصوم ہوتا ہے،اس کی عصمت ظہور کے دن سے ظاہر ہوتی ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے اس لیے وہ منصوص من اللہ ہوتا ہے،اور معصوم سے مراد یہ ہے کہ اس نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑا ہوتا ہے اور اللہ کی رسی سے

Presented by Ziaraat.com

مراد قرآن ہے اور یہ قیامت تک جدا نہیں ہونگے، پس امامؑ قرآن کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اللہ عزوجل کا قول "یہ قرآن یقیناً اس راہ کی طرف ہدایت کراتا ہے جو بالکل سیدھی ہے"۔

(۳) عیاشی نے خبر دی الفضیل ابن یسار سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول "بیشک یہ قرآن اس راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے جو سیدھی ہے" مطلب یہ ہے کہ قرآن ہماری ولایت کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

اسم(334):-

تم مومنین میں سے ہو۔

اسم(335):-

تم ان میں سے ہو جو نیک کام کرتے ہیں۔

اسم(336):-

تم ان میں سے ہو جن کے لیے عظیم بشارت ہے اور اللہ عزوجل کا قول "اور یہ بشارت دیتا ہے مومنین کو جو نیک عمل کرتے ہیں"۔

(سورہ الاسراء۔17:9)

اسم(337):-

تم قریبی رشتہ داروں میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور قریبی ترین رشتہ داروں کو ان کا حق دے دو"۔

(سورہ الاسراء۔17:26)

عیاشی نے خبر دی ابوالطفیل سے، انہوں نے علیؑ سے کہ انہوں نے سقیفہ میں فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہے کہ جس کے نور سے جنت روشن ہو اور اللہ عزوجل کا

Presented by Ziaraat.com

قول ''قریبی رشتہ داروں کو ان کا حق دے دو اور مسکین کو'' ان سب نے کہا نہیں ہم میں سے کوئی نہیں۔

اسم(338):-

اس سے مراد اسم علیؑ ہیں اور اللہ عزوجل کا قول ''اور ہم نے اس قرآن میں (دلائل کو) مختلف انداز میں بیان کیا ہے تا کہ یہ لوگ سمجھ لیں مگر وہ مزید دور جا رہے ہیں''۔ (سورہ الاسراء۔17:41)

عیاشی نے خبر دی علی ابن ابی حمزہ سے، انہوں نے ابو جعفرؑ سے کہ امامؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول ''اور ہم نے اس قرآن میں (دلائل کو) مختلف انداز میں بیان کیا ہے تا کہ یہ لوگ سمجھ لیں'' سے مراد یہ ہے کہ ہم نے یقیناً قرآن میں علیؑ کا ذکر کیا ہے، ''مگر وہ مزید دور جا رہے ہیں''۔

اسم(339):-

اس سے مراد تم ہو ''اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے مگر سوائے اس کے جسے اس نے چنا ہو''۔

اسم(340):-

اور اللہ کا قول ''اور کہتے ہیں کہ اللہ بیٹا رکھتا ہے۔ وہ مبرہ یہ بلکہ وہ اس کے عزت والے بندے ہیں، اس کے آگے بڑھ کر بول نہیں سکتے۔ اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں، جو کچھ ان کے آگے ہو چکا ہے اور پیچھے ہوگا وہ سب سے واقف ہیں اور وہ سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے اللہ خوش ہو اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں''۔ (الانبیاء۔21:26-28)

Presented by Ziaraat.com

محمد ابن عباس نے کہا کہ محمد ابن الحسن ابن علی ابن محرنار نے ہم سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میرے والد نے بیان کیا مجھ سے، ان کے والد کی سند سے، ابن حدید نے، ان سے منصور ابن یونس نے، ان سے ابوالسناتیج نے، ان سے جابر الجعفی نے کہ جابر نے کہا کہ میں نے ابوجعفرؑ کو فرماتے سنا'' اور کہتے ہیں کہ اللہ بیٹا رکھتا ہے وہ مبرہ ہے بلکہ وہ اس کے عزت والے بندے ہیں'' اس دوران آپؑ نے اپنے سینہ توحید گنجینہ کی طرف اشارہ کیا'' اس کے آگے بڑھ کر نہیں بول سکتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں جو کچھ ان کے آگے ہو چکا ہے اور پیچھے ہوگا وہ سب سے واقف ہیں اور وہ سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے اللہ خوش ہو اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں''۔

(البرھان۔ جلد 3۔ صفحہ 57)

اسم (341):-

تم میزان ہو اور اللہ عزوجل کا قول'' اور قیامت کے دن ہم عدل وانصاف والے میزان قائم کریں گے پھر کسی شخص پر ذرا برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا''۔ (الانبیا۔ 21:47)

(۱) محمد ابن یعقوب نے روایت کی ایک سے زائد روایان سے، انہوں نے احمد ابن محمد سے، انہوں نے ابراہیم المدانی سے، اور سلسلہ روایت جاملتا ہے ابوعبداللہؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول'' اور قیامت کے دن ہم عدل وانصاف والے میزان قائم کریں گے پھر کسی شخص پر ذرا برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا'' کی تفسیر میں فرمایا کہ میزان سے مراد رسول اکرمؐ اور ان کے اوصیاء ہیں۔

(۲) ابن بابویہ نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد ابن الحسن القطان نے، ان سے بیان

Presented by Ziaraat.com

کیا عبدالرحمٰن ابن محمد المصطفی نے، ان سے ابوجعفر احمد ابن عیسیٰ ابن مریم العجمی نے، ان سے محمد ابن زیاد العرزی، انہوں نے کہا کہ علی بن خطم المنقاری نے ہشام سالم سے کہ ہشام نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس قول ''اور قیامت کے دن ہم عدل وانصاف والے میزان قائم کریں گے پھر کسی شخص پر ذرا برابر ظلم نہ کیا جائے گا'' کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا میزانِ عدل وانصاف سے مراد پیغمبر اکرمؐ اوران کے اوصیاءؑ ہیں۔

(۳) ابن شہر آشوب نے خبر دی باسناد جمیل ابن دراج سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ ابوعبداللہؑ نے فرمایا میزان عدل وانصاف سے مراد پیغمبر اکرمؐ اوران کے اوصیاءؑ ہیں۔

اسم(342):-

اس آیت سے مراد تم ہو، ''جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے''۔

اسم(343):-

اس سے مراد تم ہو ''وہ اس سے دور رکھے جائیں گے''۔

اسم(344):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''(یہاں تک کہ) وہ اس کی تھوڑی سی بھی آواز نہ سنیں گے''۔

اسم(345):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور جو کچھ ان کا جی چاہے گا اس میں (یعنی) ہر طرح کے عیش اور لطف میں ہمیشہ رہیں گے''۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(346):-

اس مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "ان کو وہ بڑی گھبراہٹ رنج نہیں دے گی"۔

اسم(347):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور ملائکہ ان کے استقبال کو آئیں گے یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا"۔ (الانبیاء-103-21:101)

محمد ابن العباس نے کہا ابو جعفر ابن الحسن علی ابن الولید قصوی نے بیان کیا مجھ سے اور ان سے بیان کیا نعمان ابن البشیر نے کہ ہم نے ایک شب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ساتھ خوشگوار ماحول میں گفتگو کرتے ہوئے بسر کی جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے یہ آیت "جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے" تلاوت فرمائی اس کے بعد فرمایا "میں ان (لوگوں) میں سے ایک ہوں، صلاۃ کا وقت قریب ہی تھا اور آپؑ نے اس آیت کی تلاوت کو جاری رکھا" (یہاں تک کہ) وہ اس کی تھوڑی سی بھی آواز نہ سنیں گے" اور جو کچھ ان کا جی چاہے گا اس میں (یعنی) ہر طرح کے عیش اور لطف میں ہمیشہ رہیں گے" پھر آپؑ نے "اللہ اکبر" کہا اور صلاۃ کا آغاز کر دیا۔

(۲) ابن بابویہ نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد (علیہ الرحمہ) نے، ان سے بیان کیا سائد ابن عبداللہ نے، ان سے احمد ابن محمد ابن خالد نے، ان سے القاسم ابن یحییٰ نے، ان سے ان کے دادا نے، ان سے ابو عبداللہ انصاری جعفر ابن محمدؑ نے، ان سے انؑ کے والد نے، انؑ سے انؑ کے اجداد نے اور ان سے امیر المومنین علیؑ ابن ابی

Presented by Ziaraat.com

طالبؑ نے فرمایا کہ پیغمبر اکرمؐ نے اپنے منبر سے مجھے مخاطب کیا اور ایک طویل خبر دی جس میں فرمایا ''اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ عدل کے قائم کرنے والے ہو اور اللہ کے پسندیدہ ہو، روز محشر تم میرے ساتھ ہوگے اور تمہارے شیعہ تمہارے ساتھ اور پھر باقی مخلوق۔ اے علیؑ! تم اس گھبراہٹ والے دن عرش الٰہی کے سائے میں ہوگے اور لوگ ڈرے ہوئے اور غمزدہ ہونگے اور تمہاری شان میں ہی یہ آیات ''ان کو وہ بڑی گھبراہٹ رنج نہیں دے گی اور ملائکہ ان کے استقبال کو آئیں گے اور کہیں گے یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا''

اسم(348):-

تم ''عبدالصالحون'' میں سے ہو''۔ (الانبیاء۔21:105)

(۱) محمد ابن العباس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد ابن محمد نے، ان سے بیان کیا احمد ابن الحسن نے، ان سے بیان کیا الحسن ابن مخارق نے، ان سے ابوالورد نے، ان سے ابوجعفرؑ نے کہ اللہ کے قول ''یقیناً میری زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے'' کی تفسیر میں فرمایا وہ اہل بیت محمدؐ ہیں۔

(۲) انہوں نے مزید کہا کہ محمد ابن علی نے بیان کیا مجھ سے، انہوں نے کہا کہ میرے والد نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے علی ابن حکم سے، انہوں نے سفیان ابن ابراہیم سے، انہوں نے امام محمد باقرؑ سے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا اللہ کے اس قول ''اور یقیناً ہم نے ذکر کے بعد زبور میں (بھی) لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے'' کے بارے میں تو آپؑ نے فرمایا اس سے مراد ہم ہیں، پھر میں نے کہا اور اللہ عزوجل کے قول ''بیشک اس میں ایک پیغام ہے عبادت گزار لوگوں کے لیے'' فرمایا اس میں پیغام ہے عابد لوگوں کے لیے'' یعنی ہمارے

Presented by Ziaraat.com

شیعوں کے لیے۔

(۳) انہوں نے مزید خبر دی کہ مجھ سے بیان کیا محمد ابن حمام نے، ان سے محمد ابن اسماعیل نے، ان سے عیسیٰ ابن داؤد نے، ان سے ابوالحسن موسیٰ ابن جعفرؑ نے، کہ اللہ کے قول ''یقیناً ہم نے ذکر کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میری زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے'' کی تفسیر میں فرمایا اس سے مراد اہل بیتؑ محمدؐ ہیں اور وہ جنہوں نے ان کی اطاعت کی اور یہاں ''الارض'' سے مراد جنت کی زمین ہے۔

(۴) علی ابن ابراہیم نے خبر دی کہ آپؑ نے اللہ کے قول ''یقیناً میری زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے'' کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ آخری زمانے میں امام قائمؑ کے اصحاب ہیں۔

(۵) علی ابن ابراہیم نے خبر دی کہ ابوعبداللہؑ نے آیت کی تفسیر ''یقیناً زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے'' میں فرمایا اس سے مراد قائمؑ اور ان کے اصحاب ہیں۔

(۶) علی طبرسی نے ابوجعفرؑ سے خبر دی کہ صالح بندوں سے مراد آخری زمانے میں قائمؑ کے اصحاب ہونگے۔ (البرھان۔جلد3، صفحہ 75)

Presented by Ziaraat.com

سورہ الحج

اسم(349):-

تم اللہ کا راستہ ہو اور اللہ کا قول "(اور تکبر سے) گردن موڑ لیتا (ہے) تا کہ (لوگوں کو) اللہ کے رستے سے گمراہ کر دے"۔ سورہ الحج۔22:9)

(۱) شرف الدین النجفی نے کہا کہ اللہ کے رستے کی باطنی تفسیر سے مراد پیغمبر اکرمؐ کے اہل بیتؑ ہیں۔

(۲) حماد بن عیسیٰ نے کہا کہ ہمارے کچھ اصحاب نے ہمیں خبر دی اور سلسلہ روایت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے جا ملتا ہے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ (کی شان) میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے جھگڑتا ہے (اور تکبر سے) گردن موڑ لیتا (ہے) تا کہ (لوگوں کو) اللہ کے رستے سے گمراہ کر دے اس کے لیے دنیا میں عزت ہے اور قیامت کے دن ہم اسے عذاب سوزاں کا مزہ چکھائیں گے" (21:8-9) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ ارشارہ پہلے کی جانب ہے کہ جس نے دوسرے کی جانب گردن کو موڑا، جب پیغمبر اکرمؐ نے بنی نوع انسان کے لیے علیؑ کو رہنما مقرر کیا تو پہلے نے کہا اللہ کی قسم ہم اس عہدے کو علیؑ کی جانب نہیں جانے دیں گے۔

(البرھان، جلد 3، صفحہ 78)

اسم(350):-

تم دو فریق میں سے ایک ہو جنہوں نے اپنے رب کے بارے

Presented by Ziaraat.com

میں جھگڑا کیا۔ اللہ عزوجل کا قول ''یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تو جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لیے کفر کے لباس کاٹے جا چکے ہیں ان کے سروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا''۔ (الحج۔22:11)

(۱) ابن بابویہ نے کہا مجھے خبر دی ابو محمد عمار ابن الحسن الترش نے، انہیں علی ابن محمد اسماہ نے، انہیں احمد ابن محمد الطہری نے، انہیں ابوالحسن ابن ابوالشجاع البجلی نے، انہیں جعفر ابن محمد الحفی نے، انہیں یحییٰ ابن ہاشم نے، انہیں محمد ابن جابر نے، انہیں صدقہ ابن سائد نے، انہیں النادر ابن ملک نے، انہوں نے کہا کہ میں نے حسینؑ ابن علیؑ سے اللہ کے اس قول ''یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا ہے'' کے بارے میں پوچھا تو امام حسینؑ نے فرمایا ہمؑ نے اور بنوامیہ نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا ہم کہتے ہیں کہ اللہ صادق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ کاذب ہے پس ہم اور وہ قیامت کے دن دو فریق ہیں۔

(۲) علی بن ابراہیم نے اس آیت کی تفسیر کے متعلق ابوعبداللہؑ سے خبر دی کہ دو فریق سے مراد ہمؑ اور بنوامیہ ہیں، ہم کہتے ہیں اللہ اور رسولؐ صادق ہیں جبکہ امیہ کہتے ہیں اللہ اور اس کا رسول کاذب ہیں، اور جو اس بات میں شک کرے کہ اس آیت میں بنوامیہ کی مذمت ہے تو ''ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں اور جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے گل جائے گا اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں۔ جب بھی وہ غم میں اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو اس میں واپس دھکیل دیے جائیں گے کہ چکھو (مزا) آگ کے عذاب کا'' (الحج۔22-11:12)۔ فرمایا کہ انہیں ایسی آگ میں لپٹ

Presented by Ziaraat.com

دیا جائے گا جس کے بعد کسی بھی انسان کا ہواس میں آنا بہت مشکل ہے، وہ آگ ان کی نصف تک پہنچے گی پھر سر کے وسط تک اور اللہ عزوجل کا قول ''ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں'' یہ اس چیز کی طرف اشارہ ہے جس چیز سے انہیں مارا جائے گا۔

اسم(351):-

تم طیب قول ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور ان کو طیب قول کی ہدایت دی گئی اور ان کو صراط حمید کی ہدایت دی گئی''۔ (الحج۔22:24)

محمد ابن یعقوب نے خبر دی باسناد الحسین ابن محمد سے، انہوں نے معلّٰی ابن محمد سے، انہوں نے محمد ابن اورمہ سے، انہوں نے علی ابن حسن سے، ان سے عبدالرحمٰن ابن کثیر نے، ان سے ابوعبداللہؑ نے اس آیت ''ان کو طیب قول کی ہدایت دی گئی'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا یہ آیت ''جعفر، حمزہ، عبیدہ، سلمان، ابوذر، مقداد ابن اسود اور عمار کے بارے میں نازل ہوئی کہ جنہیں امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف ہدایت دی گئی''۔

اسم(352):-

تم ان میں سے ہو جو کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔

اسم(353):-

تم ان میں سے ہو جو قیام کرتے ہیں (اللہ کی بارگاہ میں)۔

اسم(354):-

تم ان میں سے ہو جو رکوع کرتے ہیں۔

اسم(355):-

تم ان میں سے ہو جو سجدہ کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کا قول

Presented by Ziaraat.com

''اورطواف کرنے والوں ،اورقیام کرنے والوں ،رکوع کرنے
والوں اورسجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کوصاف رکھا
کرو''۔ (الحج۔22:26)

محمد ابن العباس نے کہابیان کیا مجھ سے محمد ابن ھامان نے ،ان سے محمد ابن اسماعیل العلوی نے ،ان سے عیسیٰ ابن داؤد نے ،انہوں نے کہااس آیت ''اورطواف کرنے والوں اورقیام کرنے والوں اوررکوع کرنے والوں اورسجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کوصاف رکھا کرو'' کی تفسیر میں امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا یہ آیت صرف محمدؐ اورآل محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اسم(356):-

تم عاجزی کرنے والوں میں سے ہواوراللہ عزوجل کا قول ''اور
عاجزی کرنے والوں کوخوشخبری سنادو''۔ (الحج۔22:34)

اسم(357):-

تم ان میں سے ہو''یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے توان
کے دل ڈرجاتے ہیں''۔ (الحج۔22:35)

اسم(358):-

تم ان میں سے ہو''جوصلاۃ آداب سے پڑھتے ہیں''۔

(الحج۔22:35)

اسم(359):-

تم ان میں سے ہو''اور جب ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے
ہیں''۔ (الحج۔22:35)

Presented by Ziaraat.com

اسم(360):-

تم ان میں سے ہو"جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے(اس میں سے) خرچ کرتے ہیں"۔ (الحج۔22:35)

محمد ابن العباس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد ابن ہمام نے،ان سے محمد ابن اسماعیل نے،ان سے عیسیٰ ابن داؤد نے،ان سے امام موسیٰ کاظمؑ نے اور انہوں نے اپنے والدؑ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام جعفر صادقؑ سے اللہ عزوجل کے اس قول"اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنادو" کے بارے میں دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا یہ آیت بالخصوص ہماری شان میں نازل ہوئی ہے۔

(البرھان،جلد3،صفحہ 92)

اسم(361):-

تم ان میں سے ہو جن سے اللہ دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے اور اللہ کا قول"اللہ تو مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے"۔

(الحج۔22:38)

محمد ابن العباس نے کہا بیان کیا مجھ سے محمد ابن الحسن ابن علی نے،انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے ابن ابی عمیر کی سند سے،ان سے منصور ابن یونس نے،ان سے اسحاق ابن عمار نے،اسحاق نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے اللہ کے قول"اللہ تو مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے" کے بارے میں سوال کیا تو ابوعبداللہؑ نے فرمایا ہم ہی وہ ہیں کہ اللہ جن کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے برعکس ہمارے شیعہ جسے ظاہر کر دیتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(362):-

تم ان میں سے ہو "جنہیں جھٹلایا گیا"۔(.....22:39)

اسم(363):-

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ "ہمارا رب اللہ ہے"۔ (الحج۔22:45)

اسم(364):-

اس سے مراد تم ہو "صومعہ"۔(22:40)

اسم(365):-

اس سے مراد تم ہو "گرجا"۔(22:40)

اسم(366):-

اس سے مراد تم ہو "عبادت، خانے"۔(22:40)

اسم(367):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ کا قول "مسجدیں جن میں اللہ کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے"۔ (الحج۔22:40)

اسم(368):-

تم ان میں سے ہو "یہ وہ ہیں جنہیں ہم زمین میں اقتدار دیں گے"۔ (الحج۔22:41)

اسم(369):-

صلاۃ قائم کرنے والے۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(370):-

اور معروف کا حکم دیں گے۔

اسم(371):-

اور زکوٰۃ ادا کریں گے۔

اسم(372):-

اور منکر سے روکیں گے۔ اللہ عزوجل کا قول ''جن سے خواہ مخواہ لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے کہ وہ بھی لڑیں کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے''۔ (الحج۔22:39)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے احمد ابن محمد ابن عیسیٰ سے، انہوں نے ابن محبوب سے، انہوں نے ابوجعفر الاحول سے، انہوں نے سلام ابن مستنیر سے، انہیں نے ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے اس قول ''یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھر سے ناحق نکال دیئے گئے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ اس آیت کا تعلق علیؑ، جعفرؑ، حمزہؓ اور امام حسینؑ سے ہے۔

(۲) محمد ابن العباس نے خبر دی عبدالعزیز ابن یحییٰ سے، انہوں نے محمد ابن عبدالرحمٰنؒ سے، انہوں نے مفضل سے، انہوں نے جعفر ابن الحسین الکوفی سے، انہوں نے محمد ابن زید سے، انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے مولا و آقا سے اللہ عزوجل کے قول ''یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھر سے ناحق نکال دیئے گئے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے'' کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا اس آیت کا تعلق علیؑ، حمزہؓ، جعفرؑ اور امام حسینؑ سے ہے۔

(۳) علی ابن ابراہیم نے کہا کہ میرے والد نے بیان کیا مجھ سے باسناد ابن ابی

Presented by Ziaraat.com

عمیر سے، ان سے ابن مسکان نے، ان سے ابوعبداللہؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول ''جن سے خواہ مخواہ لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے کہ وہ بھی لڑیں کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے'' فرمایا عام لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت پیغمبر اکرمؐ کی شان میں نازل ہوئی کہ جب قریش نے آپ کو مکہ سے نکلنے پر مجبور کیا، اس کے برعکس اس کا تعلق قائمؑ سے ہے جب وہ بڑھ کر خون امام حسینؑ کے انتقام کا سوال کریں گے اور یہ قول ''ہم تمہارے خون کے وارث ہیں اور تمہارے خون بہا کے طالب ہیں'' پھر اس نے اشارہ کیا امامؑ کی عبادت اور ان کی سیرت کی طرف یہ ارشاد فرما کر ''یہ وہ ہیں جنہیں ہم زمین میں اقتدار دیں گے تو صلاۃ قائم کریں گے، اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے لیے ہے''۔

(۴) کامل الزیارت میں ابوالقاسم جعفر ابن محمد ابن قولویہ نے خبر دی کہ بیان کیا میرے والد نے مجھ سے سائد ابن عبداللہ کی سند سے، ان سے احمد ابن محمد ابن عیسیٰ نے، ان سے العباس ابن معروف نے، ان سے صفوان ابن یحییٰ نے، ان سے حکیم ابن حناط نے، ان سے ضریس الکناسی نے، ان سے ابوخالد الکابلی نے، ان سے امام محمد باقرؑ نے، خالد الکابلی نے کہا میں نے امام محمد باقرؑ کو اللہ کے قول ''جن سے خواہ مخواہ لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے کہ وہ بھی لڑیں کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے'' کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ اس آیت کا تعلق امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے ہے۔

جیسا کہ امام محمد باقرؑ سے خبر دی گئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا یہ آیت مہاجرین کے تعلق سے نازل ہوئی اور اس آیت کے مصداق آلِ محمدؐ جنہیں ان کے گھروں سے

Presented by Ziaraat.com

نکلا گیا اور ڈرایا گیا۔

(۵) محمد ابن عباس نے خبر دی محمد ابن ہمام سے، انہوں نے محمد ابن اسماعیل سے، انہو نے عیسیٰ ابن جاود سے، انہوں نے ابالحسن موسیٰ ابن جعفرؑ سے، اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اللہ کے قول ''اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں) کے عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں اللہ کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں'' اس آیت کا تعلق آئمہؑ سے ہے۔ لیکن ان کا صبر اور ارادوں کی پختگی اور انتظار اللہ کے لیے ہے اور یہ سب قتل کیے جائیں گے۔

(۶) محمد ابن عباس نے خبر دی محمد ابن ہمام سے، انہوں نے محمد ابن اسماعیل العلوی سے، انہوں نے عیسیٰ ابن داؤد سے، انہوں نے موسیٰ ابن جعفرؑ سے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں اپنے بابا کے ہمراہ مسجد میں تھا کہ ایک شخص آیا میرے بابا سے ملنے، اس نے کہا اے فرزند رسول قرآن میں ایک آیت ہے جس کو میں بہت مشکل پاتا ہوں اور اسے سمجھنے سے قاصر ہوں تو میں نے جابر ابن یزید سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے مجھے آپؑ کی طرف ہدایت کی، امام نے پوچھا کونسی آیت ہے؟ اس نے کہا یہ آیت ''یہ وہ ہیں جنہیں ہم زمین میں اقتدار دیں گے تو صلاۃ قائم کریں گے، اور زکوٰۃ ادا کریں گے، اور معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے لیے ہے''، میرے والد امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ آیت ہماری شان میں نازل ہوئی فلاں، فلاں، فلاں اور فلاں ایک گروہ کے ساتھ پیغمبر اکرمؐ کی خدمت آئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسولؐ! تمہارے بعد یہ منصب خلافت کس کے سپرد ہوگا؟ اللہ کی قسم اگر اس کا تعلق

Presented by Ziaraat.com

تمہارے اہل بیتؑ سے ہوگا تو ہم اپنے مفاد کے لیے اسے ڈرائیں گے، لیکن اگر اس کا تعلق کسی اور سے ہوا جو اس کے مقابلے میں ہم سے زیادہ قریب اور مہربان ہوا تو ٹھیک ہے، یہ سن کر پیغمبر اکرمؐ غضب ناک ہوئے اور فرمایا تمہیں میرے اہلبیتؑ سے تنفر نہیں کرنا چاہیے۔ اور یاد رکھو جس نے میرے اہلبیتؑ کو ناپسند کیا اس نے مجھے ناپسند کیا اور جس نے مجھے ناپسند کیا اس نے اللہ کو ناپسند کیا یعنی یہ سب کرنا اللہ سے کفر کرنے کے مترادف ہے، اللہ کی قسم اگر اللہ زمین میں انہیں اقتدار دے تو وہ صلاۃ قائم کریں گے، اور زکوٰۃ ادا کریں گے، اور معروف کا حکم دیں گے، اور منکر سے روکیں گے، اللہ ایسے شخص کی ناک کو رگڑ دے گا اور اسے ذلیل کرے گا جو بھی مجھ سے، میرے اہلبیتؑ سے اور میرے اوصیاؑ سے بغض رکھے گا، اس کے لیے اللہ نے یہ آیت نازل کی ''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم زمین میں اقتدار دیں گے تو صلاۃ قائم کریں گے، اور زکوٰۃ ادا کریں گے، اور معروف کا حکم دیں گے، اور منکر سے روکیں گے، اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے لیے ہے'' لیکن لوگ اسے قبول کرنے سے گریزاں ہیں، سو اللہ عزوجل نے آیت نازل کی ''اور اگر یہ لوگ تم کو جھٹلاتے ہیں، ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور قوم عاد ثمود بھی (اپنے پیغمبروں) کو جھٹلا چکے ہیں اور قوم ابراہیمؑ اور قوم لوط بھی اور مدین کے رہنے والے بھی اور موسیٰؑ بھی تو جھٹلائے جا چکے ہیں لیکن میں کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر ان کو پکڑ لیا۔ تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا''۔ (22:42-44.....)

(۷) انہوں نے مزید خبر دی محمد ابن الحسین ابن حمید نے ہم سے بیان کیا، جعفر ابن عبداللہ الکوی سے، انہوں نے کثیر ابن عباس سے، انہوں نے ابی الجارود سے، انہوں نے ابوجعفرؑ سے کہ آپؑ نے اللہ کے قول ''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں

Presented by Ziaraat.com

ہم زمین میں اقتدار دیں گے تو صلاۃ قائم کریں گے، اور زکوٰۃ ادا کریں گے، اور معروف کا حکم دیں گے، اور منکر سے روکیں گے، اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے لیے ہے'' کہ بارے میں فرمایا کہ اس آیت کا صرف وصرف تعلق آلِ محمدؐ سے ہے، اللہ قائم آلِ محمدؐ کو اور ان کے اصحاب کو مشرق ومغرب پر اقتدار دے گا اور اس طرح دین اللہ پروان چڑھے گا اور باطل کے دین ناحق کو اکھاڑ پھینکے گا جیسا کہ بیوقوف لوگوں نے سچ کے ساتھ کیا تھا اور پھر کفر کا کوئی نقش باقی نہ رہے گا'' وہ معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے لیے ہے''۔

(البرھان، جلد 3، صفحہ 95-94)

ابو جارود نے کہا اس آیت صومعے، گرجے، یہودیوں کی عبادگاہیں اور مسجدیں سے مراد حدیث کی روشنی میں آئمہ ہیں۔

اور اس بات کی توثیق وتصدیق یہ خبر کرتی ہے جو شرف الدین النجفی نے آلِ محمدؐ کی شان میں نازل ہونے والی خبر روایت کی ہے، ابو جعفر الطوسی سے، انہوں نے الفضل ابن شاذان سے، انہوں نے داؤد ابن کثیر سے کہ داؤد ابن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہؑ سے کہا کتاب اللہ میں صلاۃ سے مراد آپؑ ہیں، آپؑ ہی زکوٰۃ ہیں، آپؑ ہی حج ہیں، امامؑ نے فرمایا اے داؤد ہم ہی کتاب اللہ میں صلاۃ ہیں، ہم ہی زکوٰۃ ہیں، ہم ہی صوم ہیں، ہم ہی حج ہیں، ہم ہی حرمت والا مہینہ ہیں، ہم ہی حرمت والی زمین ہیں، ہم اللہ کا کعبہ ہیں، ہم ہی اللہ کا قبلہ ہیں، ہم ہی وجہ اللہ ہیں، جس کے متعلق اللہ نے ارشاد فرمایا'' جدھر تم رخ کروگے ادھر اللہ ہی کی ذات ہے''(البقرہ۔2:115)، ہم ہی الآیات ہیں اور ہم ہی حجت کاملہ ہیں، اور ہمارے دشمنوں کے لیے کتاب اللہ میں ارشاد ہے'' وہ فحش ہیں، ظالم ہیں، ظالم وجابر

Presented by Ziaraat.com

وکدورت والے، شراب، جوا، صنم (بت) جھوٹے اللہ والے، جھوٹی الوہیت والے، تصوف والے، مردار، خون اور صوئر کے خون والے۔

اسم(373):-

تم اونچا مینار ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور (بہت سے) سوکھے کنوئیں اور اونچے مینار رقصر"۔ (الحج۔22:45)

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی محمد ابن الحسن سے، انہوں نے علی ابن محمد سے، انہوں نے سہل ابن زیاد سے، انہوں نے موسیٰ ابن قاسم البجلی سے، انہوں نے علی ابن جعفرؑ سے، انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ ابن جعفرؑ سے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ کے قول "اور (بہت سے) سوکھے کنوئیں اور اونچے مینار" کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ سوکھے کنوئیں سے مراد امام صامت اور اونچے قصر سے مراد امام ناطق ہے۔

اسم(374):-

تم ان میں سے ہو جو یقین رکھتے ہیں۔

اسم(375):-

تم ان میں سے ہو جو نیک کام کرتے ہیں۔

اسم(376):-

تم ان میں سے ہو جو شفاعت کرے گا۔

اسم(377):-

تم ان میں سے ہو اُن کے لیے رزق کریم ہے اور اللہ عزوجل کا قول "تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کے لیے بخشش اور رزق کریم ہے"۔ (الحج۔22:50)

Presented by Ziaraat.com

محمد ابن عباس نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد ابن ھمام نے باسناد محمد اسماعیل العلوی نے، انہوں نے عیسیٰ ابن داؤد سے، انہوں نے امام موسیٰ ابن جعفرؑ سے، انہوں نے اپنے والد امام جعفرؑ ابن محمدؑ سے، کہ آپؑ نے اللہ کے قول ''تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کے لیے بخشش اور رزق کریم ہے'' یہ آلِ محمدؐ کے لیے ہے لیکن وہ لوگ جنہوں نے آلِ محمدؐ کی محبت کو قطع کیا یعنی ''جن لوگوں نے ہماری آیتوں میں (اپنے زعم باطل میں) ہمیں عاجز کرنے کے لیے سعی کی، وہ اہل دوزخ ہیں'' (22:51)، پھر مزید فرمایا اس آیت کے مصداق چار لوگ ہیں، التیمی، العدوی اور دو بنوامیہ''۔ (البرھان، جلد 3، صفحہ 98)

اسم (378):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسولؐ اور نبی نہیں بھیجا مگر جب وہ آیات کی تلاوت کرتا تو شیطان اس میں دخل اندازی کرتا اور اللہ اس دخل اندازی کو دور کر دیتا ہے، پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے''۔ (الحج۔22:52)

اسم (379):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اور کافر لوگ ہمیشہ اس سے شک میں رہیں گے''۔ (الحج۔22:55)

(۱) علی بن ابراہیم نے خبر دی اس آیت کی تفسیر میں کہ شیعوں نے خبر دی امام ابوعبداللہؑ سے کہ ایک دفعہ پیغمبر اکرمؐ سخت غربت میں تھے سو وہ ایک شخص کے پاس آئے اور کہا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یقیناً ہے کھانے کو اسی دوران اس نے ایک بکری ذبح کی اور اسے بھون کر آپؐ کی

Presented by Ziaraat.com

خدمت میں پیش کر دیا تو پیغمبر اکرمؐ نے خواہش ظاہر کی کہ ساتھ میں علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ موجود ہوتے فوری ابوبکر و عمر آئے اور بعد میں علیؑ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی ''اور ہم نے اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں بھیجا مگر جب وہ آیات کی تلاوت کرتا تو شیطان اس میں دخل اندازی کرتا'' اس سے مراد اوّل و ثانی ''اور اللہ اس دخل اندازی کو روک دیتا ہے جو شیطان کرتا ہے'' یہ حصہ تب نازل ہوا جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ آئے ''پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے'' یعنی علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ذریعے اپنی آیات کو مضبوط کرتا ہے ''غرض یہ ہے کہ جو (دخل اندازی) شیطان ڈالتا ہے'' اس سے مراد فلاں، فلاں، فلاں اور فلاں ہیں ''اس کو ان لوگوں کے لیے جن کے دلوں میں بیماری ہے، شک ہے اور جن کے دل سخت ہیں'' یعنی امامت کے متعلق شک و وسوسہ ہے، پھر ارشاد فرمایا ''اور کافر لوگ اس سے ہمیشہ شک میں رہیں گے'' اس سے مراد کے وہ ہمیشہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے متعلق شک میں رہیں گے ''یہاں تک کہ قیامت ان پر ناگہاں آجائے یا ایک نامبارک دن کا عذاب ان پر واقع ہو جائے۔

(۲) محمد ابن علی نے خبر دی جعفر ابن محمد الحسنی سے، انہوں نے ادریس ابن زیاد سے، انہوں نے الحسن ابن محبوب سے، انہوں نے جمیل ابن صالح سے، انہوں نے زیاد ابن سوقہ سے، انہوں نے الحکم ابن عینیہ سے، انہوں نے امام حسینؑ سے کہ امام حسینؑ نے فرمایا اے حکم کیا تمہیں اس بات کا ادراک ہے کہ علیؑ نے کیسے قاتل کو پہچانا یا وہ کیسے لوگوں کو ان سے واسطہ امور کی خبر دیتے تھے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا، آپؑ مجھے مطلع کریں اے فرزند رسولؐ، امام حسینؑ نے فرمایا کہ اللہ کا یہ قول ''اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا اور محدث''، میں نے پوچھا

Presented by Ziaraat.com

کیا علیؑ محدث تھے؟ امام حسینؑ نے فرمایا ہاں، یقیناً اور کل آئمہ معصومینؑ اہل بیت رسولؐ سے ہیں سب کے سب محدث ہیں۔

(۳) محمد ابن حسین الصنار نے خبر دی باسناد الحسن ابن علی، ان سے بیان کیا عیسیٰ ابن ہشام نے، ان سے کرم ابن امرالکاشانی نے، ان سے ابوعبداللہ ابن ابی نے، کہا کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ کہا کوئی چیز علیؑ کے قلب میں ڈھلی ہوئی تھی؟ ابوعبداللہؑ نے فرمایا یقیناً علیؑ محدث تھے، پھر فرمایا کہ بنوقریش والے دن جبرائیلؑ ومیکائیلؑ علیؑ کے ساتھ بات کرتے ہوئے چل رہے تھے۔

اسم(380):-

تم ان میں سے ہو جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور اللہ عزوجل کا قول "اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر مارے گئے یا مر گئے ان کو اللہ اچھی روزی دے گا اور بے شک اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے"۔ (الحج۔22:58)

محمد ابن العباس نے کہا بیان کیا مجھ سے محمد ابن اسماعیل نے، ان سے عیسیٰ ابن داؤد نے، ان سے موسیٰؑ ابن جعفرؑ نے، ان سے جعفرؑ ابن محمدؑ نے فرمایا کہ اللہ کا قول "اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر مارے گئے یا مر گئے ان کو اللہ اچھا رزق دے گا اور بے شک اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے، وہ ان کو ایسے مقام میں داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے اور اللہ تو جاننے والا اور بردبار ہے" کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ آیات حضوصی طور پر امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

(آیت 59-58-22)

Presented by Ziaraat.com

اسم(381):-

اللہ عزوجل کے اس قول سے مراد آپؑ ہیں "اللہ یقیناً ان کو اچھا رزق دے گا"۔ (الحج۔22:58)

اسم(382):-

اس آیت سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور جو شخص اتنی ہی ایذا دے جتنی ایذا اس کو دی گئی ہے پھر اس شخص پر زیادتی کی جائے تو اللہ اس کی مدد کرے گا بے شک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے"۔ (الحج۔22:60)

محمد ابن العباس نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد ابن ھمام نے، ان سے محمد ابن اسماعیل نے، ان سے عیسیٰ ابن داؤد نے، ان سے موسیٰ ابن جعفرؑ نے، ان سے جعفرؑ ابن محمدؑ نے، امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میرے والد محمدؑ ابن علیؑ اس آیت کی اکثر تلاوت فرماتے تھے "اور جو شخص اتنی ہی ایذا دے جتنی ایذا اس کو دی گئی ہے پھر اس شخص پر زیادتی کی جائے تو اللہ اس کی مدد کرے گا، بے شک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے" تو میں نے کہا اے میرے بابا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میرا ایمان ہے کہ یہ آیت بالخصوص امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اسم(383):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "وہ ان کو ایسے مقام میں داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے"۔ (الحج۔22:59)

اسم(384):-

تم مناسک عبادت ہو اور اللہ عزوجل کا قول "ہر امت کے لیے ہم

Presented by Ziaraat.com

مناسک قرار دیتے ہیں جس کے مطابق وہ مناسک ادا کرتے ہیں پس وہ اس امر میں تم سے تنازعہ نہ کریں تم اپنے رب کی طرف سے دعوت دو بیشک تم ہی سیدھے راستے پر ہو"۔ (الحج۔22:67)

محمد ابن عباس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد ابن ھمام نے، ان سے بیان کیا محمد ابن اسماعیل نے، ان سے بیان کیا عیسیٰ ابن داؤد نے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے امام موسیٰ کاظمؑ نے، ان سے بیان کیا امام جعفر صادقؑ، فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "ہر امت کے لے ہم مناسک قرار دیتے ہیں جس کے مطابق وہ مناسک ادا کرتے ہیں" تو رسولؐ اللہ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا اے گروہ مہاجرین وانصار بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہر امت کے لیے ہم نے مناسک قرار دیئے ہیں جس کے مطابق وہ مناسک (عبادت) ادا کرتے ہیں" مناسک سے مراد امام ہے جو ہر امت میں ان کے نبی کے بعد ہے جس کی نشاندہی نبی کرتا ہے، خبردار امام کی اطاعت ہی دین ہے اور وہی مناسک (عبادت) ہے۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہی مناسک ہے اور یہی میرے بعد تمہارا امام ہے، میں تمہیں اسی ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہوں کیونکہ وہی صراط مستقیم ہے، لوگ اس پر تعجب کرتے ہوئے اٹھے اور کہنے لگے اللہ کی قسم ہم ضرور اس معاملے میں تنازعہ کریں گے اور ہم اس (علیؑ) کی کبھی اطاعت نہ کریں گے اور یہ سب رسولؐ اللہ نے اپنے من سے بیان کیا ہے، سو اس وقت اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی "تم اپنے رب کی طرف دعوت دو بیشک تم سیدھے راستے پر ہو اور اگر وہ تم سے جھگڑا کریں تو کہہ دو اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو، اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اس امر کے بارے میں جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ بیشک اللہ جو کچھ آسمان

Presented by Ziaraat.com

میں ہے اور زمین میں ہے جانتا ہے، بیشک یہ سب کچھ کتاب میں ہے، بیشک یہ اللہ کے لیے بالکل آسان ہے۔ (الحج۔22:67-70)

اسم(385):۔

تم ان میں سے ہو جنہیں اللہ نے چن لیا اور اللہ عزوجل کا قول "اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہچانے والے منتخب کر لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی"۔ (الحج۔22:75)

علی بن ابراہیم نے اس آیت کے معنیٰ کے متعلق درج ذیل خبر دی ہے: اللہ منتخب کرتا ہے یعنی وہ چن لیتا ہے (فرشتوں میں سے پیغام پہچانے والے) اور وہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ، اسرافیلؑ اور ملک الموت ہیں اور انسانوں میں سے انبیاءؑ اور ان کے اوصیاءؑ کو، جنہیں انبیاءؑ میں سے منتخب کیا وہ بنی نوحؑ، ابراہیمؑ، عیسیٰؑ اور محمد مصطفیٰؐ ہیں اور ان پانچ ابنیاؑ میں سے اس نے محمد مصطفیٰؐ کو منتخب کیا اور اوصیاءؑ سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اور آئمہ معصومینؑ۔

پھر علی بن ابراہیم نے کہا کہ اس آیت کی اور بھی تفاسیر ہیں۔

اسم(386):۔

اس آیت کا تعلق تم سے ہے اور اللہ عزوجل کا قول "اے لوگوں جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو"۔ (الحج۔22:77)

اسم(387):۔

اس آیت کا اشارہ تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور اپنے رب کی

Presented by Ziaraat.com

عبادت کرو"۔ (الحج۔22:77)

اسم(388):-

اس آیت سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور نیک کام کرو کہ تم کامیاب ہو جاؤ"۔ (الحج۔22:77)

اسم(389):-

اس آیت سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے"۔ (الحج۔22:78)

اسم(390):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اس نے تمہیں چن لیا ہے"۔ (الحج۔22:78)

اسم(391):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی"۔ (الحج۔22:78)

اسم(392):-

اس سے مراد تم ہو اللہ عزوجل کا قول "اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر"۔ (الحج۔22:78)

اسم(393):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے"۔ (الحج۔22:298)

Presented by Ziaraat.com

اسم(394):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر"۔ (الحج۔22:299)

اسم(395):-

اس سے مراد تم ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور تم لوگوں پر گواہ ہو"۔

(الحج۔22:78)

محمد بن یعقوب نے خبردی باسناد الحسین ابن محمد سے، انہوں نے احمد ابن عائذ سے، انہوں نے عامر ابن ادینہ سے، انہوں نے برید العجلی سے، انہوں نے ابوعبداللہؑ سے کہ انہوں نے فرمایا میں نے اللہ کے قول "اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر" سے مراد خاص طور پر ہم ہیں "اس نے ان کا نام مسلم رکھا" یعنی اللہ نے ہمارا نام مسلم رکھا اس سے پہلے "کتابوں میں جو گزر چکی ہیں" اور اس میں "یعنی قرآن میں بھی تا کہ رسولؐ آپ پر گواہ ہوں اور تم تمام مسلمانوں پر" پس رسولؐ اللہ ہم پر گواہ ہیں کہ جو اللہ عزوجل کی جانب سے ہم تک آیا ہم نے اس پیغام کو پہنچا دیا اور ہم قیامت کے دن تمام انسانوں پر گواہ ہوں گے پس جس نے تصدیق کی، قیامت کے دن ہم اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے تکذیب کی ہم اس کی تکذیب کریں گے۔

مزید خبردی باسناد علی ابن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حماد ابن عیسیٰ سے، انہوں نے ابراہیم ابن عمر الیمانی سے، انہوں نے سلیم ابن قیس ہلالی سے، انہوں نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے ہمیں متقی بنایا، ہماری حفاظت کی، ہمیں اپنی مخلوق پر گواہ مقرر کیا اور اپنی زمین میں ہمیں حجت قرار دیا، اور قرآن کو ہمارے ساتھ رکھا اور ہم کو قرآن کے ساتھ، ہم اس

Presented by Ziaraat.com

سے کبھی جدا نہ ہونگے اور وہ ہم سے کبھی جدا نہ ہوگا۔

محمد ابن العباس نے خبر دی باسناد محمد ابن ھمام سے، انہوں نے کہا کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے اپنے والد امام جعفر صادقؑ سے، کہ آپؑ نے اللہ کے قول "اے لوگوں جو ایمان لائے، رکوع کرو سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو شاید تم کامیاب ہو جاؤ" کی تفسیر میں فرمایا اس نے تمہیں حکم دیا رکوع کرو، سجدہ کرو اور اپنی عبادت کو تم پر واجب قرار دیا اور جیسا کہ "اور نیک کام کرو" اس سے مراد کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی اطاعت کرو، پیغمبر اکرمؐ کے بعد۔ "اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے"۔ اس نے تمہیں چن لیا، اے اہل بیت محمدؐ کے شیعوں "اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی" اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر "اس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے اس سے پہلے (کتابوں) میں بھی اور اس (قرآن) میں بھی" "تا کہ رسول تم پر گواہ ہوں" اے اہل بیت محمدؐ اللہ نے مسلمانوں کو تمہاری تحویل میں دیا ہے اور ان پر تمہاری اطاعت کو واجب کیا ہے "اور تم لوگوں پر گواہ ہو" تمہارے رسولؐ سے رشتہ کو انہوں نے بے رحمی سے پامال کیا، تمہارے حق کو غصب کیا اور کتاب اللہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، سو صلاۃ قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کا دامن تھام لو، اے اہل بیت و آل محمدؐ "وہ تمہارا مولیٰ ہے، بہت ہی اچھا مولیٰ ہے اور بہت ہی اچھا مددگار"۔

سلیم بن قیس ہلالی نے کہا کہ میں نے نقل کیا حدیث کی کتاب سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ عزوجل نے سورہ الحج میں ارشاد فرمایا "اے لوگ جو ایمان لائے رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو شاید تم کامیاب ہو جاؤ اور جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق

Presented by Ziaraat.com

ہے، اس نے تمہیں چن لیا اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر، اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے اس سے پہلے (کتابوں) میں بھی اور اس (قرآن) میں بھی تا کہ رسولؐ اللہ تم پر گواہ ہوں اور تم لوگوں پر،" ایسے میں سلمان اٹھے اور کہا اے اللہ کے نبیؐ وہ کون ہیں جن پر آپ گواہ ہیں؟ اور وہ کون ہیں جو لوگوں پر گواہ ہیں؟ انہیں اللہ نے چن لیا اور ان پر دین میں کوئی تنگی نہیں؟ اپنے ماں باپ ابراہیمؑ کی ملت؟ رسولؐ اللہ نے فرمایا: اس آیت کا تعلق تیرہ (۱۳) اشخاص سے ہے جو میں، میرا بھائی علیؑ اور علیؑ کی نسل سے گیارہ (۱۱) آئمہ ہیں پھر ان سب اصحاب نے کہا ہاں بے شک اے اللہ ہم نے رسولؐ اللہ کو یہ سب فرماتے سنا ہے۔

تفسیر قمی میں علی بن ابراہیم قمی نے خبر دی معصومؑ سے "اے وہ جو ایمان لائے، رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو" اور تم لوگوں پر گواہ ہو"۔ اس نے تمہارا نام مسلم رکھا، اس سے پہلے (کتابوں) میں بھی" فرمایا یہ الفاظ مخصوص ہیں اہل بیت محمدؐ سے، پھر فرمایا اور اللہ عزوجل کا قول "تا کہ رسول تم پر گواہ ہوں" یعنی آل محمدؐ پر گواہ ہیں "اور تم لوگوں پر گواہ ہو" یعنی بعد پیغمبر آل رسولؐ لوگوں پر گواہ ہیں جیسا کہ مریمؑ کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: میں ان لوگو پر گواہ ہوں جب تک کہ میں ان کے درمیان ہوں لیکن جب میں ان کے درمیان نہ ہوں گا تو تم خود ان پر نگراں ہو گے اور تم ہر چیز پر گواہ ہو" (5:17) یقیناً اللہ نے بعد پیغمبرؐ ان ہی کی آل اطہرؑ کو لوگوں پر گواہ قرار دیا ہے جب تک کہ زمین پر مخلوق باقی ہے جب وہ نہ رہے گی تو اللہ زمین کو تباہ کر دے گا یہاں تک کہ حضورؐ نے فرمایا: کہ ستارے آسمان کے رہنے والوں کی حفاظت کے لیے قرار دیئے گئے ہیں اور میرے اہلبیتؑ زمین کے رہنے والوں کے لیے۔ **(البرھان، جلد3، صفحہ 106-105)**

Presented by Ziaraat.com

اسم(396):-

اس سے مراد اسم علیؑ ہے اور اللہ عزوجل کا قول "صلاۃ قائم کرو"۔

(سورۃ الحج۔22:78)

اسم(397):-

اس سے مراد اسم علیؑ ہے اور اللہ عزوجل کا قول "اور زکوٰۃ ادا کرو"۔

(سورۃ الحج۔22:78)

اسم(398):-

اس مراد علیؑ ہیں اور اللہ عزوجل کا قول "اور اللہ کے ساتھ متمسک رہو اور وہ تمہارا مولا ہے سو وہ بہترین مولا ہے اور بہترین مددگار ہے"۔

(سورۃ الحج۔22:78)

اسم(399):-

تم ایمان والے ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور ایمان والے یقیناً فلاح پا گئے"۔ (سورۃ الحج۔23:1)

اسم(400):-

تم ان میں سے ہو جو "اور اللہ عزوجل کا قول "جو اپنی صلاۃ میں خشوع کرنے والے ہیں"۔

اسم(401):-

تم ان میں سے ہو جو "اور اللہ عزوجل کا قول "اور جو لغویات سے منہ موڑنے والے ہیں"۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(402):-

تم ان میں سے ہو جو" اور اللہ عزوجل کا قول" اور جو زکوٰۃ فاعل کرنے والے ہیں"۔

اسم(403):-

تم ان میں سے ہو" اور اللہ عزوجل کا قول" اور وہ جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کا پاس رکھنے والے ہیں"۔ (سورۃ المؤمنون۔23:8)

اسم(404):-

تم ان میں سے ہو" اور اللہ عزوجل کا قول" اور جو اپنی صلاۃ کی محافظت کرنے والے ہیں"۔ (سورۃ المؤمنون۔23:9)

اسم(405):-

تم وارثین میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول" یہی لوگ وارث ہونگے جو فردوس کی میراث پائیں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے"۔ (سورۃ المؤمنون۔23:10-11)

(۱) محمد ابن عباس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد ابن ھمام نے، انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد ابن اسماعیل نے، انہو ں نے کہا مجھ سے بیان کیا عیسیٰ ابن داؤد نے، ان سے بیان کیا امام موسیٰ ابن جعفرؑ نے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول" اور ایمان والے یقیناً فتح پا گئے جو اپنی صلاۃ میں خشوع کرنے والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، جو اپنی صلاۃ میں خشوع کرنے والے ہیں، اور جو لغویات سے منہ موڑنے والے ہیں، اور جو زکوٰۃ فاعل کرنے والے ہیں، اور وہ جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کا پاس رکھنے والے ہیں، اور جو اپنی صلاۃ کی محافظت

Presented by Ziaraat.com

کرنے والے ہیں، یہی لوگ وارث ہونگے جو فردوس کی میراث پائیں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے"۔ کی تفسیر میں فرمایا یہ آیت پیغمبر اکرمؐ، امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ، سیدۃ النساء العالمینؑ، الحسنؑ اور الحسینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

(۲) ابن بابویہ نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد ابن عمر الحافظ نے، ان سے بیان کیا حسن ابن عبداللہ التمیمی نے، ان سے بیان کیا ان کے والد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے مولا و آقا علیؑ ابن موسیٰ الرضا نے، ان سے بیان کیا موسیٰ ابن جعفرؑ نے، ان سے بیان کیا ان کے والد جعفرؑ ابن محمدؑ نے، ان سے بیان کیا ان کے والد محمدؑ ابن علیؑ نے، ان سے علیؑ ابن الحسینؑ نے، ان سے امام الحسینؑ کہ اللہ عزوجل کا قول "یہی لوگ وارث ہوں گے جو فردوس کی میراث پائیں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے" کی تاویل میں فرمایا یہ آیات میری شان میں نازل ہوئیں۔

اسم (406):-

اس آیت میں لفظ امت سے آئمہؑ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اللہ عزوجل کا قول "اور تمہاری یہ امت یقیناً امت واحدہ ہے، اور میں تمہارا پروردگار ہوں لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو"۔

(سورۃ المومنون۔ 23:52)

(۱) محمد ابن العباس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد ابن الحسین نے، ان سے بیان کیا ان کے والد نے، ان سے بیان کیا الحسین ابن محارق نے، ان سے بیان کیا ابوالورد اور ابوالجارود نے، ان سے بیان کیا امام جعفرؑ نے کہ یہ آیت "اور تمہاری یہ امت یقیناً امت واحدہ ہے" یہ مراد آل محمدؐ ہیں۔ (البرھان، جلد 3، صفحہ 113)

اسم (407):-

Presented by Ziaraat.com

تم ان میں سے ہو جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اللہ عزوجل کا قول "(حقیقت یہ ہے) جو لوگ اپنے رب کے خوف سے ہراسا ہیں"۔ (سورہ المومنوں۔ 23:57)

اسم(408):-

تم ان میں سے ہو جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

(سورہ المومنوں۔ 23:59)

اسم(409):-

تم ان میں سے ہو "اور جو اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے ہیں"۔ (سورہ المومنوں۔ 23:58)

اسم(410):-

تم ان میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور جو کچھ وہ دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے لرز رہے ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے"۔

(سورہ المومنوں۔ 23:60)

اسم(411):-

تم ان میں ہو اور اللہ عزوجل کا قول "یہی لوگ ہیں جو نیکی کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں"۔ (سورہ المومنون۔ 23:61)

اسم(412):-

تم ان میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول "اور یہی لوگ نیکی میں سبقت لے جانے والے ہیں"۔ (سورہ المومنوں۔ 23:61)

Presented by Ziaraat.com

محمد ابن العباس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد ابن ھمام نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد ابن اسماعیل نے، ان سے بیان کیا عیسیٰ ابن داؤد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا امام موسیٰ ابن جعفرؑ نے، فرمایا کہ "یہ آیات امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اوران کے بیٹوں کی شان میں نازل ہوئیں" اللہ عزوجل کا قول "(حقیقت یہ ہے کہ) جو لوگ اپنے رب کے خوف سے ہراساں ہیں، جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جو پنے کی نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں، اور جو کچھ وہ دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے لرزرہے ہوتے ہیں کہ انہی ں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے، یہی لوگ ہیں جو نیکی کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں اور یہی لوگ نیکی میں سبقت لے جانے والے ہیں"۔

(۲) علی بن ابراہیم نے کہا کہ روایت بیان کی ابوالجارود نے امام جعفر صادقؑ سے کہ انہوں نے اللہ عزوجل کا قول "یہی لوگ ہیں جو نیکی کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں اور یہی لوگ نیکی میں سبقت لے جانے والے ہیں" کی تفسیر میں فرمایا یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی اور کوئی بھی ان سے سبقت نہیں لے جاسکا اور نہ ہی لے جاسکتا ہے۔

اسم(413):۔

تم اور پیغمبر اکرم حق ہیں اور اللہ عزوجل کا قول "اگر حق ان لوگوں کی خواہشات کے مطابق چلتا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب تباہ ہو جاتے"۔ (سورہ المومنون۔23:71)

(۱) علی ابن ابراہیم نے خبر دی کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ لفظ "حق" سے

Presented by Ziaraat.com

مراد حضور اکرمؐ اور امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

اور اس بات کی دلیل اللہ عزوجل کا قول ''اور یقیناً پیغمبر اکرمؐ نے اپنے رب کی طرف سے حق تم تک پہنچادیا'' یعنی کہ پیغمبر اکرمؐ نے تم تک اللہ عزوجل کی طرف سے ولایت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ پہنچادی اور اس کا قول ''اور یہ لوگ آپؐ سے دریافت کرتے ہیں اس سے مراد مکہ کے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ علیؑ سے متعلق کہہ رہے ہیں کیا یہ حق ہے کہ وہ امام ہیں؟ کہہ دیجیے ہاں میرے رب کی قسم یقیناً یہی حق ہے'' (10:53) کہ یہی علیؑ ہی امام ہیں۔ اسی طرح سے کئی روشن دلائل ہیں اس آیت کے متعلق۔ اور اس حقیقت پر دلیل کہ ''حق'' سے مراد پیغمبر اکرمؐ اور علیؑ ہیں، اللہ عزوجل کا قول ''کہ آل محمدؐ اور امیر المومنین علیؑ قریش کی خواہشات کے مطابق چلتے تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب تباہ ہوجاتے'' آسمان ٹکڑے ہوجاتا بارش کی کمی کی وجہ سے، زمین ٹکڑے ہوجاتی خشک سالی سے، اور لوگ تباہ ہوجاتے گمراہی کی وجہ سے (یعنی آئمہ معصومینؑ سے دوری کی وجہ سے)۔

(البرھان، جلد 3، صفحہ 117)

اسم (414):-

''تم راہ راست ہو'' اور اللہ عزوجل کا قول ''اور یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ راہ راست سے ہٹ کر چلنے والے ہیں''۔

(سورہ المومنون-23:74)

(۱) علی بن ابراہیم نے خبر دی کہ اس آیت ''اور بیشک تم تو انہیں صراط مستقیم کی طرف بلاتے ہو'' (سورہ المومنون-23:74) کی تفسیر میں فرمایا یعنی تم انہیں ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف بلاتے ہو اور اس کا قول ''اور یقیناً جو لوگ آخرت

Presented by Ziaraat.com

پر ایمان نہیں رکھتے وہ راہ راست سے ہٹ کر چلنے والے ہیں" یعنی وہ امام سے ہٹ کر چلنے والے ہیں"۔

(۲) محمد ابن العباس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد ابن المفضل الاحوزی نے، ان سے بیان کیا بکر ابن محمد نے، ان سے بیان کیا ابراہیم غلام الخلیل نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا زید ابن موسیٰ نے، ان سے ان کے والد امام موسیٰ کاظمؑ نے ان سے انؑ کے والد امام ابو جعفرؑ نے، ان سے ان کے والد باقر العلومؑ نے، ان سے انؑ کے والد علیؑ زین العابدینؑ نے، ان سے ان کے والد امام الحسینؑ نے، ان سے ان کے والد علیؑ ابن ابی طالبؑ نے، کہ امیر المومنینؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول "اور یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ راہ راست سے ہٹ کر چلنے والے ہیں" کے متعلق فرمایا "وہ ہماری ولایت سے ہٹ کر چلنے والے ہیں"۔

علی ابن العباس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا جعفر الزمانی نے، ان سے حسن ابن حسین ابن علوان نے، ان سے سائد ابن زریف نے، ان سے اصبغ ابن نباتہ نے، ان سے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے، اس نے کہا کہ اللہ عزوجل کے قول "اور یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ راہ راست سے ہٹ کر چلنے والے ہیں" کے متعلق بیان فرمائیں؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اور یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ ہماری ولایت سے ہٹ کر چلنے والے ہیں۔ (البرھان، جلد 3، صفحہ 11، 7)

اسم (415):-

تم شدید عذاب کا دروازہ ہو اور اللہ عزوجل کا قول "یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیا تو پھر ان کی

Presented by Ziaraat.com

امیدیں ٹوٹ گئیں"۔ (سورہ المومنون۔ 23;77)

کتاب بصائر الدرجات میں روایت ہے کہ سعد ابن عبداللہ نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد ابن الحسین ابن ابی الخطاب نے، ان سے بیان کیا محمد ابن سنان نے، ان سے بیان کیا عمار ابن مروان نے، ان سے بیان کیا المفضل نے، ان سے بیان کیا جمیل نے، ان سے بیان کیا جابر ابن یزید نے، ان سے بیان کیا امام ابو جعفرؑ نے، کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول "یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیا تو پھر ان کی امیدیں ٹوٹ گئیں" کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ آیت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی کہ جب آپؑ زمانہ رجعت میں پلٹ کر آئیں گے۔

اسم(415):-

"تم ان میں سے ہو جن کے اعمال کے پلڑے میزان میں بھاری ہوں گے"۔

اسم(416):-

تم فلاح پانے والوں میں سے ہو اور خود فلاح ہو اور اللہ عزوجل کا قول "پس جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی نجات پانے والے ہیں"۔ (سورہ المومنون۔ 23:102)

محمد ابن عباس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد ابن ہمام، ان سے بیان کیا محمد ابن اسماعیل نے، ان سے بیان کیا عیسیٰ ابن داؤد نے، انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا ابوالحسن موسیٰ نے اپنے والد ابو جعفرؑ کی سند سے کہ جب میں نے ان سے اللہ عزوجل کے قول "پس جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی نجات پانے والے

Presented by Ziaraat.com

ہیں'' کے متعلق سوال کیا؟ تو امامؑ نے فرمایا اس سے مراد ہمؑ ہیں۔

اسم(417):-

اس سے مراد اسم علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے اور اللہ عزوجل کا قول ''کیا تم وہی نہیں ہو کہ جب میری آیات تمہیں سنائی جاتیں تو تم انہیں جھٹلاتے تھے؟''۔ (سورہ المومنوں۔23:105)

محمد ابن العباس نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد ابن ہمام نے، ان سے بیان کیا محمد ابن اسماعیل نے، ان سے بیان کیا عیسیٰ ابن داؤد نے، انہوں نے کہا کہ امام موسیٰؑ ابن جعفرؑ نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے، جو اس طرح تلاوت کرتے تھے اس آیت کی ''تم وہی نہیں ہو کہ جب میری آیات تمہیں سنائی جاتیں تھیں علیؑ کے متعلق تو تم انہیں جھٹلاتے تھے''۔

اسم(418):-

''تم ان میں سے ہو جن کو ان کے صبر کا بدلہ دیا گیا''۔

اسم(419):-

اللہ عزوجل کا قول ''آج میں نے ان کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی لوگ کامیاب ہیں''۔

(سورہ المومنوں۔24:111)

ابن شہر آشوب نے خبر دی سفیان الثوری سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے ابن مسعود سے، کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے قول ''آج میں نے ان کے صبر کا بدلہ انہیں یہ دیا کہ وہی لوگ کامیاب ہیں'' کے متعلق فرمایا یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ، جناب سیدہؑ، امام الحسنؑ اور امام

Presented by Ziaraat.com

الحسینؑ کی شان میں نازل ہوئی کہ ان ہستیوں نے ہر حال میں صبر و شکر ادا کیا۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ النور

اسم(420):-

اللہ کے فضل ورحمت کے مصداق پیغمبر اکرمؐ اور علیؑ ہیں اور اللہ عزوجل کا قول "اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی"۔

(۱) عیاشی نے خبر دی امام ابوجعفرؑ سے اور حمران نے امام ابوعبداللہؑ سے، کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول "اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا "اللہ کے فضل سے مراد پیغمبر اکرمؐ ہیں اور رحمت سے مراد علیؑ کی محبت وولایت ہے یا اس طرح کہیں کہ اس سے مراد آئمہ معصومینؑ سے محبت اور ان کی ولایت ہے۔

(۲) مزید خبر دی محمد ابن فضیل سے، انہوں نے امام ابوالحسنؑ سے، کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے قول "اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی" کے متعلق فرمایا فضل سے مراد حضور اکرمؐ ہیں اور رحمت سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

اسم(421):-

تم قریبی رشتہ داروں میں سے ہو اور اللہ عزوجل کا قول "تم میں سے جو لوگ احسان کرنے والے ہیں اور وسعت والے ہیں وہ قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور فی سبیل اللہ ہجرت کرنے والوں کو کچھ دینے میں دریغ نہ کریں"۔

علی بن ابراہیم نے روایت نقل کی باسناد ابوالجارود سے اور انہوں نے امام

Presented by Ziaraat.com

صادقؑ سے کہ آپؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''تم میں سے جولوگ احسان کرنے والے اور وسعت والے ہیں وہ قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور فی سبیل اللہ ہجرت کرنے والوں کو کچھ دینے میں دریغ نہ کریں'' کی تفسیر میں فرمایا یہاں قریبی رشتہ داروں سے مراد پیغمبر اکرمؐ کے قریبی رشتہ دار ہیں ''مسکینوں اور فی سبیل اللہ ہجرت کرنے والوں کو کچھ دینے سے دریغ نہ کریں اور انہیں عفو و درگزر سے کام لینا چاہیے'' کے متعلق فرمایا جب تم ایسا کرو گے تو اللہ تم پر رحم کرے گا اللہ عزوجل کا قول ''کیا تم خود یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے اور اللہ غفور رحیم ہے''۔ (سورہ النور۔34:22)

اسم(422):۔

تم فانوس ہو اور اللہ عزوجل کا قول ''اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے اس کے نور کی مثل ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ ہو چراغ ایک فانوس میں ہو فانوس گویا وہ موتی کی طرح تارہ ہو، وہ زیتون کے شجرہ مبارکہ سے روشن کیا جاتا ہو نہ شرقی ہو نہ غربی''۔

(سورہ النور۔24:35)

ایک اور روایت میں بیان ہوا ہے کہ آپؑ چراغ ہیں۔

اسم(423):۔

یہاں پر مراد علیؑ ہیں، اللہ عزوجل کا قول ''فانوس گویا وہ موتی کی طرح (چمکتا ہوا) تارہ ہو''۔ (سورہ النور۔24:35)

اسم(424):۔

''تم نور پر نور ہو''۔ (سورہ النور۔24:35)

Presented by Ziaraat.com

(۱) محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی ابن محمد سے، انہوں نے علی ابن عباس سے، انہوں نے علی ابن حماد سے، انہوں نے امر ابن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے، کہ فرمایا! یقیناً پیغمبر اکرمؐ نے ہدایت دی اور اس کے ساتھ ہادی چھوڑا۔ اللہ عزوجل کا یہ قول ''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثل ایسی ہے'' فرمایا میں آسمانوں اور زمین میں ہادی ہوں اس کے علم کی مثل یہ ہے جو علم مجھے دیا گیا ہے اور میرے نور سے ہی ہر شے نے ہدایت پائی ''جیسے ایک طاق میں چراغ ہو''۔

اس کے نور کی مثال محمدؐ ہیں ''مشکاۃ'' محمدؐ کا سینہ ہے ''اس میں چراغ ہے'' یعنی اس میں علم کا نور ہے ''چراغ فانوس میں ہے'' یعنی یہ نور رسولؐ اللہ سے علیؑ کے دل میں منتقل ہوا یعنی وہ جو بھی فرماتے ہیں وہ چمکتا ہوا تارا ہوتا ہے وہ زیتون کے شجرہ مبارکہ سے روشن کیا جاتا ہے نہ شرقی ہے نہ غربی'' یہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں ''قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو اگر اس کو آگ نہ بھی چھوئے'' آل محمدؐ سوال کرنے سے پہلے علم عطا کرتے ہیں ''نور پر نور ہیں'' یعنی علم و حکمت کے نور کے ساتھ امامؑ کے بعد امامؑ آل محمدؐ میں سے ہیں اور یہ آدم سے لے کر قیامت برپا ہونے تک۔

نوٹ: مترجم مثل اور مثال میں فرق یہ ہے کہ اگر کوئی کسی کی مثال ہو تو کچھ چیزیں اس چیز سے مشابہ ہوں گی اور بہت سی نہیں جبکہ مثل یہ ہے کہ میں آئینہ کے سامنے کھڑا ہو جاؤں تو آئینہ جو عکس آئے گا وہ ہو بہو میری طرح کا ہوگا اور یہی میری مثل کا مصداق ہوگا۔

(۲) محمد ابن یعقوب نے خبر دی علی ابن محمد اور محمد ابن حسن سے، انہوں نے سہل ابن زیاد سے، انہوں نے محمد ابن الحسن ابن شمعون سے، انہوں نے عبداللہ ابن عبدالرحمٰن

Presented by Ziaraat.com

الاسام سے، انہوں نے عبداللہ ابن قاسم سے، انہوں نے ساحل ابن سہل المدانی سے، انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول ''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق (مشکاۃ) ہو'' مشکاۃ سے مراد سیدۃ الانساء العالمین بی بی فاطمہ الزہراؑ ہیں ''اس میں چراغ ہے'' چراغ کے مصداق الحسنؑ اور الحسینؑ ہیں'' ''وہ فانوس میں ہے جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا'' جیسے جناب سیدہؑ نساء العالمین کے درمیان کوکبِ دری ہیں'' ''وہ شجرہ مبارکہ سے روشن ہوتا ہے'' یعنی ابراہیم سے روشن ہوتا ہے'' قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے'' قریب ہے کہ اس میں سے علم کے چشمے پھوٹیں'' ''اگر اسے آگ نہ بھی چھوئے۔ نور پر نور'' یعنی امام معصوم کے بعد امام معصوم ''اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے'' اللہ جسے چاہتا ہے آئمہ معصومینؑ کی طرف ہدایت دیتا ہے اور انہیں ولایت آئمہ معصومینؑ کے نور میں داخل کرتا ہے'' اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے''۔

(سورہ النور۔ 24:35)

(۳) ابن بابویہ نے کہا مجھ سے بیان کیا ابراہیم ابن ہارون الحسینی نے، ان سے بیان کیا محمد ابن احمد نے، ان سے بیان کیا الحسین ابن ایوب نے، ان سے بیان کیا محمد ابن غالب نے، ان سے بیان کیا علی ابن الحسین ابن ایوب نے، ان سے بیان کیا الحسین ابن سلیمان نے، ان سے بیان کیا محمد ابن مروان الذھبی نے، ان سے بیان کیا فضیل ابن یسار نے، فضیل نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے اللہ کے اس قول ''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے'' کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا بے شک وہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، میں نے کہا اس کے نور کی مثل کیسی ہے؟ فرمایا

Presented by Ziaraat.com

اس کے نور کی مثل محمدؐ ہیں، میں نے پوچھا جیسے ایک طاق (مشکاۃ) ہو، فرمایا اس سے مراد محمدؐ کا سینہ ہے، میں نے پوچھا اس میں چراغ ہے، فرمایا اس سے مراد علم کا نور ہے، جو نبوت ہے، میں نے کہا ''چراغ ایک فانوس میں'' فرمایا رسولؐ اللہ سے علم علیؑ کے دل میں منتقل ہوا۔ میں نے کہا یہ اس طرح ہے کہ (مونث اسم ضمیر کا انہ) سو انہوں نے مجھے ٹوکا اور کہا (تم کس طرح سے کا انھا پڑھتے ہو) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤ مجھے بتائیں کہ مجھے کس طرح پڑھنا چاہیے تو امامؑ نے فرمایا ایسے ''گویا وہ موتی کی طرح روشن ہو'' (یعنی مذکر اسم ضمیر کے ساتھ کا انہ) وہ زیتون کے شجرہ مبارکہ سے روشن کیا جاتا ہو نہ شرقی ہو نہ غربی'' میں نے کہا ''قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے اگر اسے آگ نہ بھی چھوئے'' فرمایا کہ آل محمدؐ سے جو امام من جانب اللہ ہیں وہ سوال سے پہلے جواب دے دیتے ہیں، میں نے کہا ''نور پر نور'' فرمایا اس سے مراد امام معصوم کے بعد معصوم ہے۔

(۴) انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابراہیم ابن ہارون نے، ان سے بیان کیا محمد ابن احمد نے، ان سے بیان کیا جعفر ابن محمد ابن الحسین الزہری نے، ان سے بیان کیا احمد ابن صبیح نے، ان سے بیان کیا ظریف ابن تفصیح نے، ان سے بیان کیا عیسیٰ ابن راشد نے، ان سے بیان کیا امام محمدؑ ابن علیؑ ابن الحسینؑ نے اللہ عزوجل کے قول ''ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ ہو'' طاق سے مراد علم کا نور ہے جو حضور اکرمؐ کے سینے میں ہے، اور اللہ عزوجل کا قول ''چراغ ایک فانوس میں ہو'' فانوس سے مراد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کا سینہ ہے جس میں حضور اکرمؐ نے تمام علم منتقل کیا اور اللہ عزوجل کا قول ''فانوس ویا وہ موتی کی طرح تارہ ہو وہ زیتون

Presented by Ziaraat.com

کے شجرہ مبارک سے روشن کیا جاتا ہو' اور اللہ عزوجل کا قول'' قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے اگر اسے آگ بھی نہ چھوئے'' فرمایا آل محمدؐ میں سے ہر امام سوال پوچھنے سے پہلے جواب دے دیتا ہے۔ اور اللہ عزوجل کا قول ''نور پر نور'' فرمایا یعنی علم وحکمت نور کے ساتھ آل محمدؐ میں سے امام معصوم اپنے بعد والے امام کی تصدیق کرتے ہوئے اس کے سپرد کرتا ہے اور یہ سلسلہ ابد سے قیامت تک ہے۔

(۵) جابر ون عبداللہ الانصاری نے بیان کیا اس طرح: میں مسجد کوفہ میں داخل ہوا تو دیکھا امیر المومنینؑ لکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے، میں نے کہا اے میرے مولا اے! امیر المومنینؑ کیا بات آپؑ کے چہرے پر مسکراہٹ کا سبب بنی؟ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا! مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اس آیت کو پڑھتا ہے مگر جیسے اس آیت کو سمجھنا چاہیے ویسے نہیں سمجھتا، میں نے کہا اے امیر المومنینؑ! کونسی آیت؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا اللہ عزوجل کا یہ قول'' آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثل ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ ہو'' طاق سے مراد محمدؐ ہیں اور اس کا قول ''چراغ'' اس سے مراد میں ہوں اور اس کا قول ''چراغ ایک فانوس میں ہو'' فانوس سے مراد الحسنؑ اور الحسینؑ ہیں اور اللہ عزوجل کا قول'' فانوس گویا وہ موتی طرح تارا ہو'' اس سے مراد علیؑ ابن الحسینؑ ہیں اور اللہ عزوجل کا قول'' وہ زیتون کے شجرہ مبارک سے روشن کیا جاتا ہے'' شجرہ مبارک سے مراد امام محمد الباقرؑ ابن علیؑ ہیں، ''زیتون'' سے مراد جعفرؑ ابن محمدؑ ہیں، اور اللہ عزوجل کا قول'' نہ وہ شرقی ہے'' سے مراد امام موسیٰؑ ابن جعفرؑ ہیں اور اللہ عزوجل کا قول'' نہ وہ غربی ہے'' سے مراد امام علیؑ ابن موسیٰ الرضاؑ ہیں، اور اللہ عزوجل کا قول'' قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے'' سے مراد امام علیؑ ابن محمدؑ ہیں اور اللہ عزوجل کا قول'' اگر اسے آگ بھی

Presented by Ziaraat.com

نہ چھوئے'' سے مراد امام علیؑ ابن محمدؑ ہیں اور اس کا قول ''نور پر نور'' سے مراد امام الحسن عسکریؑ ابن علیؑ ہیں، اور اس کا قول ''اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے'' سے مراد امام بقیۃ اللہ ابن عسکریؑ ہیں، ''اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

اسم(425):-

''آپؐ ان گھروں میں سے ہیں جن کی تعظیم کا اللہ نے حکم دیا ہے''۔

(سورہ النور۔23:36)

اسم(426):-

اللہ عزوجل کا قول ''ایسے لوگ جنہیں تجارت، خرید و فروخت، ذکر اللہ اور قیام صلاۃ اور ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتیں''۔

(سورہ النور۔23:36)

اسم(427):-

اللہ عزوجل کا قول ''اس دن سے خوف کھاتے ہیں جس میں قلب و نظر منقلب ہو جاتے ہیں''۔ (سورہ النور۔24:37)

اسم(428):-

''تا کہ اللہ انہیں ان کے بہترین اعمال کی جزا دے''۔

(سورہ النور۔24:38)

اسم(429):-

''اور اپنے فضل سے انہیں مزید بھی عطا کرے''۔

(سورہ النور۔24:38)

Presented by Ziaraat.com

محمد ابن یعقوب نے نقل کیا احمد ابن خالد کی سند سے، انہو نے محمد ابن علی سے، انہوں نے محمد ابن فضیل سے، انہوں نے ابوحمزہ الثمالی سے کہ ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا سلام ودعا کے بعد میں نے اس سے پوچھا اے شخص تم کون ہو اور کیا حاجت ہے تمہاری؟ اس نے کہا کیا تم ابوجعفرؑ محمدؑ ابن علیؑ کو جانتے ہو؟ میں نے کہا بے شک میں انہیں جانتا ہوں، تمہاری ان سے کیا حاجت ہے؟ اس نے کہا کہ میں سوال نامہ لایا ہوں، اس میں چالیس (۴۰) سوالات ہیں جن میں حق ہوگا میں ان باتوں کو اختیار کرلوں گا اور جو باطل ہونگی انہیں ترک کردوں گا؟ میں نے کہا کیا تم حق اور باطل میں فرق رکھتے ہو؟ اس نے کہا اے کوفیوں تم ناقابل برداشت لوگ ہو، تم نے کب ابوجعفرؑ کو دیکھا ہے جیسے ہی اس نے تقریر ختم کی ابوجعفرؑ آگے آئے آپؑ کے اردگرد خراسان اور دیگر علاقوں کے لوگ تھے جو حج کے متعلق آپؑ سے سوالات کررہے تھے۔

وہ شخص بھی امام ابوجعفرؑ کے برابر میں بیٹھ گیا اور میں ایسی جگہ بیٹھ گیا جہاں سے مجھے دونوں کی آواز سنائی دی کیونکہ مجمع کثیر تعداد میں تھا جب لوگ اپنے اپنے سوالات پوچھ چکے تو ابوجعفرؑ نے اپنا چہرہ اس شخص کی طرف کیا اور دریافت کیا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں البصری ہوں، ابوجعفرؑ نے کہا کیا تم بصرہ کے لوگوں کے قاضی ہو؟ اس نے کہا ہاں یقیناً، ابوجعفرؑ نے کہا وائے ہو تم پر اے قتادہ اللہ نے مخلوقات کو خلق کیا اور ان مخلوقات پر کچھ مخلوقات کو حجت قرار دیا وہ زمین میں اس کے تنے ہیں اور اس امر کے اترنے کی جگہ ہیں اس نے مخلوقات کو خلق کرنے سے پہلے انہیں چن لیا اور اس کے عرش کے سائے میں تھے، قتادہ بہت دیر خاموش رہا پھر کہا! اللہ کی قسم

Presented by Ziaraat.com

میں آج سے پہلے اتنے اضطراب میں نہیں آیا جتنا آج، حالانکہ میں کئی مرتبہ قاضیوں کی محفل میں بیٹھا ہوں، امام صادقؑ نے فرمایا! کیا تم جانتے ہو کہ تم کہاں ہوں؟ تم اس گھر میں ہو جن کی تعظیم کا اللہ نے حکم دیا ہے ایسے لوگ جنہیں محلات وخرید وفروخت، ذکر اللہ اور قیام صلاۃ اور ادائیگی صلاۃ سے غافل نہیں کرتی'' اور ان گھروں سے مراد ہم آئمہؑ ہیں، اللہ کی قسم ان گھروں سے مراد مٹی اور گارے سے بنے گھر نہیں بلکہ ہم ہیں، اس نے کہا مجھے پنیر کے متعلق بتائیں؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، اس نے کہا اس کے اندر بچھڑے کے معدے کی چوتھائی اندرونی جھلی ملائی جاتی ہے، امامؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نہ ہی یہ نس میں سے ہے نہ ہی خون اور نہ ہی ہڈی، یہ بچھڑے کے چوتھے معدے کی اندرونی جھلی ہے، اس کی مثال اس مادہ کی طرح ہے جس سے انڈہ وجود میں آتا ہے تو کیا انڈہ کھانا چاہیے؟ اس نے کہا میں انڈہ کھانے کی ممانعت کرتا ہوں۔ ابو جعفرؑ نے کہا تم کس وجہ سے ایسا کرتے ہو؟ اس نے کہا کیوں کہ یہ مادہ کی مثال ہے۔ امامؑ نے فرمایا جب مرغی کا بچہ انڈے سے باہر آجاتا ہے تو کیا تم اس کو کھاتے ہو؟ اس نے کہا ہاں کھاتا ہوں، تو امامؑ نے اس سے سوال کیا کہ بتاؤ وہ کیا چیز ہے جو انڈہ کھانے کو حرام اور مرغ کھانے کو حلال کرتی ہے؟ امامؑ نے فرمایا تم مسلمانوں کے بازاروں سے خریدا کرو اور ان کے ہاتھ سے جو دعا کرتے ہیں اور کسی کو اس بات سے مت روکنا جس کا تمہیں کل علم نہ ہو۔

اسم(430):-

''تم مومن ہو'' اور اللہ عزوجل کا قول ''جب مومنوں کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں''۔ (سورہ النور۔24:51)

Presented by Ziaraat.com

اسم(431):-

تم ان میں سے ہو جو کہتے ہیں "ہم نے سن لیا"۔(سورہ النور۔24:51)

اسم(432):-

"اور اطاعت کی"۔ (سورہ النور۔24:51)

اسم(433):-

"اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں"۔ (سورہ النور۔24:51)

اسم(434):-

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں"۔(سورہ النور۔24:52)

اسم(435):-

"تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے"۔ (سورہ النور۔24:52)

اسم(436-37):-

اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (سورہ النور۔24:51-52)

علی ابن ابراہیم کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے اور انہوں نے ابن ابی عمیر اور انہوں نے سنان اور انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہتے سنا:

یہ آیت امیر المومنینؑ کے لیے نازل ہوئی ہے اور عثمان جنہوں نے گھاس کے میدان پر پہلے سے بحث کی تھی، امیر المومنینؑ کہتے ہیں کہا تم اللہ کے فیصلے سے راضی نہیں ہو؟ عبداب رحمان ابن عوف عثمان سے کہتے ہیں تم اپنا جھگڑا اللہ کی عدالت تک نہیں لے کے جاؤ ورنہ وہ تمہیں عدالتی سزاؤں کے مطابق سزا دے گا، بلکہ تم اپنا معاملہ ابن ابی شیبہ (یہودی) کی عدالت میں لے جاؤ، عثمان امیر المومنینؑ سے کہتے

Presented by Ziaraat.com

ہیں میں صرف ابن ابی شیبہ کی عدالت کے فیصلے سے راضی ہوں، ابن ابی شیبہ کہتے ہیں تم لوگ رسولؐ پر ایمان لاتے ہو، وحی کی وجہ سے لیکن اس کے فیصلے پر شک کرتے ہو، پھر اللہ نے آپؐ پر یہ آیت نازل کی ''اور جب بلائے جائے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف کہ رسولؐ ان میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں''۔(24:47-50)، پھر اللہ نے مومنوں کا ذکر کیا، مسلمانوں کی بات کی تو یہی ہے.....تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (24:51-52)

محمد ابن العباس کہتے ہیں: محمد ابن قاسم نے عبید اور انہوں نے جعفر ابن عبداللہ مہدی اور انہوں نے احمد ابن اسماعیل اور انہوں نے العباس ابن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے سلیمان سے اور انہوں نے الکلبی سے اور انہوں نے ابوصالح سے اور انہوں نے ابن عباس کو کہتے سنا: جب رسولؐ مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے علیؑ اور عثمان کو ایک زمین کا ٹکڑا دیا، اس زمین کے اوپر کا حصہ عثمان کو دیا اور نچلا حصہ علیؑ کو دیا، علیؑ نے عثمان سے کہا ''عثمان میری زمین صرف تمہاری زمین کے لیے شائستہ ہے تو تم میری زمین خریدو اور اپنی مجھے فروخت کردو'' اس پر عثمان نے کہا ہاں میں تمہیں بیچ دیتا ہوں تو علیؑ نے وہ زمین خرید لی، اس کے ساتھیوں نے عثمان سے کہا یہ تم نے کیا کیا، تم نے اپنی زمین علیؑ کو بیچ دی؟ کیا تم نے اس سے پانی روک دیا تھا، اس کی زمین کچھ پیدا کرنے کے لیے قابل نہیں، تو اس معاملے میں تمہیں اپنی زمین اپنی مرضی سے بیچنی چاہیے، تو عثمان علیؑ کے پاس آئے اور کہا میں نے یہ زمین بنا فرق سمجھے بیچی تھی، تو علیؑ نے کہا تم نے یہ زمین اپنی مرضی سے بیچی تھی، اب تمہارے پاس کوئی اختیار نہیں کہ اس سے پیچھے ہٹو، تو عثمان نے کہا ایک بندے کو منتخب کر لیتے ہیں جو ہم دونوں کے درمیان انصاف کرے، تو علیؑ نے کہا رسولؐ کے پاس چلتے

Presented by Ziaraat.com

ہیں، اس پر عثمان نے کہا نہیں، وہ تمہارے چچا کا بیٹا ہے، تو کوئی اور بندے کو انصاف کرنے کے لیے منتخب کرو، تو اس پر علیؑ نے کہا میں اس پر راضی نہیں کہ رسولؐ کے علاوہ کسی اور کو انصاف کے لیے منتخب کروں، جبکہ وہ اس بات کے گواہ ہیں، عثمان نے اس بات کو ماننے سے منع کر دیا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی ''وہ فلاح پانے والے ہیں''۔

محمد ابن عباس کہتے ہیں: محمد ابن الحسین نے اور انہوں نے جعفر ابن عبداللہ المہدی المحمدی سے اور انہوں نے کثیر ابن عیاشی اور انہوں نے ابوالجارود سے اور انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے اس آیت کے سلسلے کے بارے میں سنا'' وہ کہتے ہیں: ہم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں کا حکم مانتے ہیں تو ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے، وہ مومن نہیں ہے''۔(47:24-48)۔

یہ آیت اس بندے کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس سے حضرت علیؑ نے زمین خریدی ہے، لیکن وہ شرمندہ ہے اپنے ساتھیوں کے اکسانے کے عمل کی وجہ سے، وہ علیؑ سے کہتا ہے مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ علیؑ نے کہا ''میں نے تم سے زمین خریدی اور تم نے اپنی زمین رضا سے مجھے اپنی بیچی، تو اس معاملے کا فیصلہ رسولؐ سے کرواتے ہیں''، ''اس پر عثمان کے ساتھیوں نے کہا تم رسولؐ کے انصاف کرنے پر راضی نہیں ہونا''، عثمان نے کہا ''ہم اپنا معاملہ ابوبکر یا عمر کے پاس لے جاتے ہیں، یا ان دونوں میں سے کسی کے پاس بھی جس سے تم راضی ہوتا کہ وہ ہمارے درمیان انصاف کروا سکے''، تو علیؑ نے کہا ''نہیں کبھی نہیں، رسولؐ کے علاوہ میں کسی اور سے انصاف کروانے کے لیے راضی نہیں''، اس کے بعد اللہ نے یہ آیت نازل کی ''وہ کہتے ہیں: ہم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں اور انہی کا حکم مانتے ہیں، اور یہ فلاح پانے والے ہیں''۔(47:24-51)۔

Presented by Ziaraat.com

اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم فلاح پاؤ گے۔ (ترجمہ)

محمد ابن العباس کہتے ہیں: محمد ابن ہمام نے اور انہوں نے محمد ابن اسماعیل سے اور انہوں نے عیسیٰ ابن داؤد ابن نجر سے اور انہوں نے امام ابوالحسن موسیٰ ابن جعفرؑ سے اور انہوں نے اپنے والد سے کہتے سنا کہ یہ آیت ''اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے منہ پھیرو تو رسولؐ کے ذمہ وہی ہے جسے اس پر لازم کیا گیا ہے''۔ اور فرمایا ''وہ ذمہ کی چیزیں کیا ہیں، سماعت، اطاعت، بھروسہ، صبر و تحمل اور جو چیزیں تمہارے ذمہ رکھی گئی ہیں جس کا عہد اللہ نے علیؑ کے متعلق لیا ہے اور جو صاف صاف قرآن میں ان کی اطاعت کے لیے الفاظ نازل ہوئے ہیں، ''اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم فلاح پاؤ گے''، اور وہ یہ ہے، اگر تم علیؑ کی اطاعت کرو گے تو تم فلاح پاؤ گے،'' اور یہ رسولؐ کے ذمہ ہے کہ یہ پیغام صاف صاف پہنچا دے'' (54:24)۔ یہ اس طرح نازل ہوئی تھی۔

اسم (43-438):-

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے، ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے''۔ (ترجمہ) (سورہ النور۔ 24:55)

محمد ابن العباس کہتے ہیں انہوں نے الحسین ابن محمد سے، انہوں نے مولا ابن محمد اور انہوں نے الوشاہ سے اور انہوں نے عبداللہ ابن سنان سے کہتے سنا: میں نے

Presented by Ziaraat.com

امام ابوعبداللہؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ''جولوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا'' تو اس پر امامؑ نے جواب دیا کہ یہ آیت علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کے بیٹوں کی امامت کی شان میں نازل ہوئی ہے، (پھر میں نے کہا اور یہ الفاظ کس کے لیے نازل ہوئے ہیں؟) ''اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا'' تو اس پر امامؑ نے جواب دیا کہ یہ الفاظ قائم (مہدیؑ) کے ظہور کے متعلق نازل ہوئے ہیں۔

اسم (444):۔

''جولوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے''۔

(سورہ النور۔24:63)

محمد ابن یعقوب کہتے ہیں کہ انہوں نے محمد ابن یحییٰ اور انہوں نے احمد ابن محمد اور انہوں نے علی ابن حاکم اور انہوں نے حسن ابن علی سے کہتے سنا: میں نے (امامؑ) ابوعبداللہؑ سے کہتے سنا: ہمارے باطن کو ظاہر کے برعکس بیان نہ کرو، اور نہ ہمارے ظاہر کو باطن کے برعکس بیان نہ کرو، یہ تمہارے لیے کافی ہے کہ تم لوگ وہ کہو جو ہم کہتے ہیں، اور اس پر خاموش ہو جاؤ جس پر ہم خاموش رہتے ہیں، تم لوگوں نے ضرور دیکھا ہوگا کہ اللہ ان کے لیے کچھ اچھا نہیں کرتا جو ہماری مخالفت کرتے ہیں، اس لیے اللہ نے ارشاد فرمایا ''جولوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو''۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ الفرقان

اسم(445-446):-

"ظالم کہتے ہیں کہ تم لوگ ایک جادوزدہ شخص کی پیروی کرتے ہو، (اے پیغمبرؐ) دیکھو تو یہ تمہارے بارے میں کس کس طرح کی باتیں کرتے ہیں سو گمراہ ہو گئے اور راستہ نہیں پا سکتے"۔(25:9)

علی ابن ابراہیم کہتے ہیں: محمد ان عبداللہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے محمد ابن الحسین اور انہوں نے محمد ابن سنان اور انہوں نے عمار ابن مروان اور انہوں نے مناحل ابن جمیل الرقی اور انہوں نے جابر ابن یزید الجوفی سے کہتے سنا کہ امامؑ ابوجعفرؑ نے فرمایا: جبرائیلؑ نے یہ آیت رسولؐ کو سنائی "کہ تم لوگ ایک جادوزدہ شخص کی پیروی کرتے ہو، (اے پیغمبرؐ) دیکھو تو یہ تمہارے بارے میں کس کس طرح کی باتیں کرتے ہیں سو گمراہ ہو گئے اور راستہ نہیں پا سکتے" سوائے علیؑ سے وفاداری اور دوستی کے، علیؑ ہی گمراہی سے بچانے والے ہیں۔

اسم(447-448):-

"تمہارا دشمن تمہارے لیے آزمائش ہے اور ہم تمہیں ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے، کیا تم صبر کرو گے، اور تمہارا پروردگار تو دیکھنے والا ہے"۔(ترجمہ) (25:20)

محمد ابن العباس کہتے ہیں: محمد ابن ہمام نے بتایا کہ انہوں نے محمد ابن اسماعیل العلوی سے اور انہوں نے عیسیٰ ابن داؤد النجر سے کہتے سنا کہ میرے استاد ابوالحسن

Presented by Ziaraat.com

موسیٰ ابن جعفرؑ نے بتایا کہ ان کے والد ابو جعفرؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو ایک جگہ جمع کیا اور دروازہ بند کر دیا اور فرمایا ''اے میرے باشندو، اے اللہ کے باشندو، اللہ نے تم پر نعمتوں کو وسیع کر دیا ہے، اور یہ جبرائیلؑ ہے تمہارے گروہ میں اس گھر میں''، اور یہ کہتا ہے کہ اللہ نے ارشاد فرمایا ''درحقیقت میں نے تمہارے لیے دشمنوں کو منتخب کر لیا ہے تا کہ تمہارا امتحان لو، اس پر تم کیا کہو گے؟'' تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا ''ہم صبر کریں گے، اے رسولؐ خدا، اللہ کے معاملات اور اس کے حکم نامے جو نازل ہوتے ہیں، جب تک اللہ کے سامنے روبرو ہو اور جب تک اللہ کی نگاہ میں کافی اجر کمائے''، اس کے بعد رسولؐ اللہ بہت روئے حتیٰ کہ ان کے رونے کی آواز پیچھے کے گھروں تک سنائی دینے لگی، پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی ''اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے، کیا تم صبر کرو گے، تمہارا پروردگار تو دیکھنے والا ہے''، اور وہ یہ کہ وہ ہر حال میں صبر کریں گے۔

اسم (449):۔

''تم بادلوں میں ہو اور جس دن آسمان ابر کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے نازل کیے جائیں گے''۔ (ترجمہ) (25:25)

علی ابن ابراہیم کہتے ہیں محمد ابن ہمام نے انہیں بتایا کہ انہوں نے جعفر ابن محمد ابن مالک سے سنا اور انہوں نے محمد ابن ہمدان سے اور انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے کہتے سنا: میں نے اللہ کی نازل کردہ اس آیت کے بارے میں پوچھا ''اور جس دن آسمان ابر کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے نازل کیے جائیں گے'' اس پر امامؑ نے فرمایا یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

Presented by Ziaraat.com

اسم(450-451):-

"اور جس دن (ناعاقبت اندیش) ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا (اور کہے گا) کہ اے کاش میں نے پیغمبرؐ کے ساتھ رشتہ اختیار کیا ہوتا، اس نے مجھ کو (کتاب) نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا، اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا"۔ (ترجمہ) (25:27-30)

محمد ابن العباس کہتے ہیں: محمد ابن القاسم نے انہیں بتایا کہ انہوں نے احمد ابن محمد الیساری سے اور انہوں نے محمد ابن خالد سے، انہوں نے حماد ابن ہرز سے اور انہوں نے (امام) ابوعبداللہؑ سے اس آیت کے بارے میں سنا "کہ اے کاش میں نے پیغمبرؐ کے ساتھ رشتہ اختیار کیا ہوتا" فرمایا یہاں پیغمبرؐ سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

محمد ابن جمہور بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حماد ابن عیسیٰ اور انہوں نے برز سے اور انہوں نے ایک آدمی سے اور انہوں نے (امام) ابوعبداللہؑ سے اس آیت کے بارے میں سنا "ہائے شامت کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا" کے یہاں دوست سے مراد پہلے اور دوسرے خلیفہ ہیں۔

اسم(452):-

"اور ہم نے اس (قرآن کی آیتوں) کو طرح طرح سے لوگوں میں بیان کیا تا کہ نصیحت پکڑیں مگر بہت سے لوگوں نے انکار کے سوا قبول نہ کیا"۔ (ترجمہ)

مانزل فی لعترۃ الطاھرہ میں شرف الدین النجفی کہتے ہیں: محمد ابن علی نے

Presented by Ziaraat.com

انہیں بتایا کہ انہوں نے محمد ابن فضیل سے اور انہوں نے ابوحمزہ سے اور انہوں نے (امام) ابوجعفرؑ سے کہتے سنا: جبرائیلؑ نے رسول کو یہ وحی سنائی ''آپ کے گروہ کے بہت سے لوگوں نے علیؑ کی وفاداری اور دوستی سے انکار کیا ہے (اور کچھ انتخاب نہیں کیا لیکن) بے ایمانی''۔

اسم (453):-

''اور کافر اپنے رب کے مقابلے میں (دوسرے کافروں) کی پشت
ناہی کرتا ہے۔'' (25:55)

محمد ابن الحسن الصفار نے عبداللہ ابن عامر سے اور انہوں نے ابوعبداللہ البرقی سے اور انہوں نے الحسن ابن عثمان سے اور انہوں نے محمد ابن الفضل سے اور انہوں نے ابوحمزہ سے کہتے سنا کہ (امام) ابوجعفرؑ نے اس آیت کے بارے میں ''اور کافر اپنے پروردگار کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے'' ارشاد فرمایا اس آیت کی تفسیر قرآن کے باطنی معنی کے طور پر یہ ہے ''علیؑ رب ہیں امامت اور ولایت میں ہے'' اور رب ہی خالق اور ناقابل بیان ہیں۔ (امام) ابوجعفرؑ اور فرماتے ہیں علیؑ محمدؐ کی نشانی ہیں اور محمدؐ نے علیؑ کی وفاداری اور ولایت کا کئی بار ذکر کیا ہے۔ کیا تم نے رسولؐ اللہ کے یہ ان الفاظ کو نہیں سنا؟: جس جس کا میں مولا اس اس کا یہ علیؑ مولا، اے اللہ ان کو دوست رکھ جن کا علی دوست ہے اور ان کو دشمن جو علیؑ کے دشمن ہیں۔

اسم (453-457):-

''اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں
اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام
کہتے ہیں، اور جو وہ اپنے پروردگار کے آگے سجدے کر کے

Presented by Ziaraat.com

اور (عجز وادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں، اور جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار دوزخ کو ہم سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے، اور دوزخ ٹھیرنے اور رہنے کی بری جگہ ہے"۔ (ترجمہ) (25:63)

محمد ابن یعقوب کہتے ہیں کہ انہوں نے محمد ابن یحییٰ سے اور انہوں نے احمد ابن محمد ابن عیسیٰ سے اور انہوں نے ابن محبوب اور انہوں نے محمد ابن نعمان سے، اور انہوں نے سلام سے کہتے ہوئے سنا: کہ میں نے (امام) ابو جعفرؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں" تو اس پر امام نے فرمایا "یہ آیت ان روحانی جانشین کی شان میں نازل ہوئی ہے جو اپنے دشمنوں سے ڈرتے ہیں۔

علی ابن ابراہیم کہتے ہیں کہ انہوں نے احمد ابن ادریس سے اور انہوں نے احمد ابن محمد سے اور انہوں نے علی ابن الحاکم سے اور انہوں نے سلیمان ابن جعفر سے کہتے سنا کہ: میں نے (امام) ابوالحسنؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں، اور جو وہ اپنے پروردگار کے آگے سجدے کر کے اور (عجز وادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں" اس پر امامؑ نے فرمایا، یہ الفاظ ان آئمہؑ کی شان میں نازل ہوئے ہیں جو اللہ سے متصل ہیں دنیا میں زندگی بسر کرتے ہوئے۔

علی ابن ابراہیم کہتے ہیں: ابوالجرود نقل کرتے ہیں کہ (امام) ابو جعفرؑ نے اس آیت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ "اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے" بے

Presented by Ziaraat.com

شک ہولازم ملزوم ہیں۔

اسم(458-468):-

''اوروہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جااڑاتے ہیں اور نہ تنگی کوکام میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم،اوروہ جوخدا کے ساتھ کسی اور معبود کونہیں پکارتے،جن نادار کوماڈالناخدانے حرام کیاہے اس کوقتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر(یعنی شریعت کے مطابق)اور بدکاری نہیں کرتے،اوروہ جوجھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب ان کوبیہودہ چیزوں کے پاس سے گزرنے کااتفاق ہوتوبزرگانہ اندازسے گزرتے ہیں اوروہ جو(خداسے)دعامانگتے ہیں کہ اے پروردگارہم کوہماری بیویوں کی طرف سے(دل کا چین)اوراولادکی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطافرمااورہمیں پرہیزگاروں کاامام بنا،ان(صفات کے)لوگوں کوان کے صبرکے بدلے اونچے اونچے محل دیئے جائیں گے۔ان(صفات کے)لوگوں کوان کے صبرکے بدلے اونچے اونچے محل دیئے جائیں گے۔اور وہاں فرشتے ان سے دعاوسلام کے ساتھ ملاقات کریں گے۔اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے،اوروہ ٹھہرنے اوررہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے۔ (25:67-76)

احمدابن محمدابن خالدالبرقی ال محاسن میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن فضیل سے اورانہوں نے علی ابن عقبہ سے اورانہوں نے سلیمان ابن خالد سے کہتے سنامیں قرآن پڑھ رہا تھاتب(امام)ابوعبداللہؑ نے کہاپڑھو''میں سورہ کے آخری

Presented by Ziaraat.com

حصے پر تھا" اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے ، جن جاندار کو مار ڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریقہ پر (یعنی شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے" تو اس پر امامؑ نے فرمایا یہ آیت ہماری شان میں نازل ہوئی ہے، بے شک اس نے ہمیں نصیحت کی ہے اگر چہ وہ جانتا ہے کہ ہم بدکاری نہیں کرتے پڑھو سلیمان! میں پڑھتے ہوئے اس آیت پر پہنچا" مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا" امامؑ نے فرمایا" ٹھہرو! یہ آیت تم لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہے: جب قیامت کے دن پشیماں مومن اللہ کے سامنے پیش ہونگے اور وہ ان کو گنوائے گا ، وہ ان کو ان کیے گئے برے عمل ایک ایک کر کے گنوائے گا، اور کہے گا تم نے فلاں فلاں عمل فلاں فلاں دن اور فلاں فلاں گھنٹے کیا تھا، تو تم کہو گے کہ میرے مالک میں اس عمل سے واقف ہوں، اور وہ تمہیں تمہارے سارے برے عمل بتائے گا اور تم کہو گے میں جانتا ہوں، پھر وہ کہے گا" میں نے تمہارے اس عمل پر دنیا میں پردہ ڈال رکھا، آج میں تمہیں معاف کرتا ہوں، میرے بندے کے سارے برے عمل کو اچھے عمل میں تبدیل کر دو، اور کہے گا چنانچہ اس کا عمل نامہ لوگوں کے سامنے سربلند کرے گا اور جلال کے عالم میں خدا کہے گا: دیکھو میرے اس بندے کے کوئی برے عمل نہیں ہے" یہ اللہ کے الفاظ ہیں" تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا"۔

اور کہا: میں پڑھتے ہوئے اس آیت پر پہنچا" اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب ان کو بیہودہ چیزوں کے پاس سے گزارنے کا اتفاق ہو تو بزرگانہ انداز سے گزرتے ہیں"، اس پر امامؑ نے فرمایا: یہ آیت ہماری شان میں نازل ہوئی ہے

Presented by Ziaraat.com

،پھر میں نے پڑھا'' اور وہ کہ جب ان کو پروردگار کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں تو ان پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے (بلکہ غور سے سنتے ہیں'' اس پر امامؑ نے فرمایا یہ آیت تم لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہے، جب ہماری فضیلت بیان ہوتی ہے تو تم لوگ اس میں شک نہیں کرتے۔

سلیمان ابن خالد کہتے ہیں کہ انہوں نے محمد ابن القاسم ابن سلام نے بتایا کہ انہوں نے عبید ابن کثیر سے اور انہوں نے الحسن ابن مزاحم سے اور انہوں نے علی ابن زید الخرسانی سے اور انہوں نے عبداللہ ابن وہاب الکوفی سے اور انہو ں نے ابو ہارون العابدی سے اور انہوں نے ابو سعیدی الخدری سے ان الفاظ کے بارے میں سنا'' اور وہ جو (خدا سے) دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا'' وہ کہتے ہیں: رسولؐ خدا نے جبرائیلؑ سے پوچھا: کون ہے میری بیویاں؟ تو اس پر جواب دیا خدیجہ، کہا اور کون ہے میری اولاد؟ تو جواب دیا فاطمہؑ، اور پوچھا کون ہے انکھوں کی ٹھنڈک؟ تو کہا الحسنؑ اور الحسینؑ، اور کہا کون ہے پرہیزگاروں کا امام؟ تو کہا امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ۔

تحفۃ الاخوان میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسولؐ کی زوجہ بی بی امہ سلما فرماتی ہیں'' وابن مسعود بے شک جنت میں سب سے اعلیٰ مقام علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کے شیعوں کا ہے جو علیؑ کو دوست اور ان کے دشمنوں سے دستبرداری رکھتے ہیں اور اس الفاظ کی طرف اشارہ کریں گے'' جنت میں بلند ترین درجہ ان لوگوں کا ہے جنہوں نے دنیا کی سختیوں پر صبر سے کام لیا''۔

Presented by Ziaraat.com

سورہ الشعرا

اسم(469):-

"اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے نشانی اتار دیں۔ پھر ان کی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں"۔(ترجمہ) (26:4)

محمد ابن العباس کہتے ہیں کہ الحسین ابن محمد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے محمد ابن عیسیٰ سے اور انہوں نے یونس سے انہوں نے اپنے ساتھی اور انہوں نے (امام) ابو جعفرؑ سے کہتے سنا، میں نے اللہ کی نازل کردہ اس آیت کے بارے متعلق پوچھا "اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے نشانی اتار دیں۔ پھر ان کی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں" اس پر امامؑ نے جواب دیا کہ امیہ کی گردنیں اس کے آگے جھکی رہے گی۔

اسم(470-471):-

"اے پروردگار مجھے علم و دانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر، اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر نیک (جاری) کر"۔ (26:83-84)

ابن بابویہ کہتے ہیں علی ابن احمد ابن محمد ابن عمران الدقاق نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے کہا کہ حمزہ ابن القاسم العلوی العباسی نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے جعفر ابن محمد ابن مالک الکوفی الفزاری نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے کہا محمد ابن الحسینی ابن زید ال زیبات نے بتایا کہ انہوں نے کہا کہ محمد ابن زیاد الازدی نے بتایا کہ انہوں نے مفضل سے کہتے سنا کہ میں نے (امام) الصادقؑ جعفر ابن محمدؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیمؑ کی آزمائش کی

Presented by Ziaraat.com

توان میں پورے اترے''اور آزمائش کے ہر پہلو کو واضح کیا پھر (امام) نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا''جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے رستہ دکھاتا ہے، اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے، اور جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا، اے پروردگار مجھے علم و دانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر''(26:78-83) یہاں نیکوکاروں سے مراد وہ ہے جو صرف اور صرف اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں، اور اپنی رائے اور خواہش کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے، تاکہ بعد کے دلائل میں سچائی کی تصدیق ہو سکے، تو اس پر (امام) نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا''اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر نیک (جاری) کر'' (26:84)، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مخصوص فرقے کے درمیان، لہٰذا اللہ نے اس کے جواب میں مقرر کر دیا ان پر اور دوسرے پیغمبروں پر'' کہ لوگوں میں میرا ذکر نیک (جاری) کرو''اور وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور اس آیت کی طرف اشارہ کیا''اور ان کو اپنی رحمت سے (بہت سی چیزیں) عنایت کیں، اور ان کا ذکر جمیل بلند کیا''۔(19:50)

اسم(472):-

''تو (آج) نہ کوئی ہمارا سفارش کرنے والا ہے اور نہ سچا دوست''۔

(26:100-101)

محمد ابن العباس کہتے ہیں کہ محمد بن عثمان نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے ابوشیبہ سے اور انہوں نے محمد ابن الحسین الخطامی سے اور انہوں نے عبادہ ابن یعقوب سے اور انہوں نے عبداللہ ابن یزید سے اور انہوں نے الحسن ابن محمد اور انہوں نے

Presented by Ziaraat.com

ابو عاصم سے اور انہوں نے عبداللہ ابن محمد ابن عمر ابن علی ابنابی طالبؑ اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے جعفرؑ ابن محمدؑ (امام) سے اس آیت کے بارے میں کہتے سنا ''یہ آیت ہماری اور ہمارے چاہنے والوں کی شان میں نازل ہوئی ہے، اللہ ہم کو اور ہم سے محبت رکھنے والوں کو ترجیح دے گا، ہم بھی سفارش کریں گے اور وہ بھی سفارش کریں گے، پس ان میں ایک شخص جوان کے حصے کا نہیں ہوگا یہ سب دیکھ کے بولے گا ''تو (آج) نہ کوئی ہمارا سفارش کرنے والا ہے نہ سچا دوست''۔

اسم (473-477):۔

''مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور خدا کو بہت یاد کرتے رہے اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے انتقام لیا اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں۔ (ترجمہ) (26:227)

علی ابن ابراہیم اپنی تفسیر میں اس آیت کے متعلق لکھتے ہیں ''اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرمارتے پھرتے ہیں۔ اور کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں، مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور خدا کو بہت یاد کرتے رہے اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں'' (26:224-227) کہ (امامؑ) نے فرمایا یہ آیت ان لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہے جو اللہ کے دین میں تبدیلیاں کرتے ہیں اور اللہ کے حکم کے خلاف جاتے ہیں، کبھی تم نے دیکھا ہے کہ کوئی شاعروں کی پیروی کرتا ہو؟ نہیں بلکل نہیں! اس سے مراد جو اپنی خواہشوں کے مطابق دین میں تبدیلیاں کرتے ہوں وہ ان کی پیروی کرتے ہیں، ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرمارتے پھرتے ہیں'' یہی وجہ ہے کہ وہ ہر جگہ غلط اعتراض

Presented by Ziaraat.com

کرتے ہیں اور ہر جگہ گمراہ کرنے والے ہیں، اس کے متعلق ارشاد فرمایا ''اور کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں'' اس کا مطلب وہ نصیحت کرتے ہیں لیکن کسی سے مشورہ نہیں کرتے، وہ دوسروں کو غلط کام سے منع کرتے ہیں لیکن خود اس سے پرہیز نہیں کرتے، وہ صحیح بولتے ہیں لیکن صحیح کام انجام نہیں دیتے، یہ وہ لوگ ہیں جو آلِ محمدؐ کے دعووں کی تردید کرتے ہیں، پھر اللہ، آلِ محمدؐ اور ان کے چاہنے والوں سے مخاطب ہیں ''مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور خدا کو بہت یاد کرتے رہے اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا'' پھر اللہ ان سے مخاطب ہے جنہوں نے اس سے دشمنی مول لی اور جنہوں نے ان کے ساتھ غلط کیا ان کے لیے فرمایا ''اور جنہوں نے انکار کیا آلِ محمدؐ کے دعووں سے وہ عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں، خدا کی قسم یہ اس طرح نازل ہوئی۔

Presented by Ziaraat.com